نیکیوں کی جزاؤں اور گناہوں کی سزاؤں سے متعلق آیات، احادیث اور حکایات کا مدنی گلدستہ

قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن

ترجمہ بنام

نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

مؤلف: فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی

(متوفی ۳۷۵ھ)

نیکیوں کی جزاؤں اور گناہوں کی سزاؤں سے متعلق آیات، احادیث اور حکایات کا مدنی گلدستہ

قُرَّةُ الْعُيُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن

ترجمہ بنام

نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

مؤلِّف:

فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

(متوفّٰی ۳۷۵ھ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن

ترجمہ بنام : نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

مؤلف : فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

مترجمین : مدنی علماء (شعبہ تراجمِ کتب)

سن طباعت (باردوم): ربیع النور ۱۴۳۱ھ بمطابق مارچ 2010ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۷ ربیع النور ۱۴۳۱ھ حوالہ نمبر: ۱۶۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''**قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن**'' کے ترجمہ

''**نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں**''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب و مفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

04 - 03 - 2010

E.mail:ilmia@dawateislami.net

فہرست

❁❁❁❁❁❁❁

{......اچھی عادتوں کی نصیحت......}

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **43** صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**امامِ اعظم** عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْرَم **کی وصیتیں**'' صَفحہ **27** پر حضرت سیدنا امامِ اعظم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْرَم نے اپنے ایک شاگرد کو یوں نصیحت فرمائی: ''تم ہر شخص کو اس کے مرتبے کے لحاظ سے عزت دینا، شُرَفاء کی عزت اور اہلِ علم کی تعظیم و توقیر کرنا، بڑوں کا ادب و احترام اور چھوٹوں سے پیار و محبت کرنا، عام لوگوں سے تعلق قائم کرنا، فاسق و فاجر کو ذلیل و رُسوا نہ کرنا، اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، سلطان کی اہانت کرنے سے بچنا، کسی کو بھی حقیر نہ سمجھنا، اپنے اخلاق و عادات میں کوتاہی نہ کرنا، کسی پر اپنا راز ظاہر نہ کرنا، بغیر آزمائے کسی کی صحبت پر بھروسہ نہ کرنا، کسی ذلیل و گھٹیا شخص کی تعریف نہ کرنا۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''گناہوں کا علاج'' کے 12 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''12 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گا۔ {۶} (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ {۷} حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {۸} جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۹} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** پڑھوں گا۔ {۱۰} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {۱۱} اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا کروں گا اور {۱۲} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ

مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینۃ العلمیۃ"** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتبِ اعلیٰ حضرت
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۶) شعبۂ تخریج

"المدینۃ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ

مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیہ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس کرۂ ارض میں بھیجا اور اس کی ہدایت کے لئے اپنے انبیاء و رُسل عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث فرمائے اور ان کے ذریعے انسان کو اپنی عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کا حکم دیا، اس پر کچھ فرائض بھی عائد کئے اور اس کے اختیارات کی کچھ حدود بھی متعین فرمائیں۔ لیکن انسان بڑا ناشکرا ہے کہ وہ زندگی کی لذتوں سے تو لطف اندوز ہوتا ہے مگر زندگی عطا فرمانے والے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی طرف کَمَا حَقُّہٗ مائل نہیں ہوتا۔

آج کے پُرفتن معاشرے میں جبکہ لوگوں کے دلوں سے خوفِ خدا ختم ہوتا جا رہا ہے اور وہ گناہوں پر دلیر ہوتے جا رہے ہیں۔ضرورت اس اَمر کی ہے کہ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔زیرِ نظر کتاب **''نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں''** محدثِ جلیل فقیہ ابو اللیث سمرقندی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی (متوفی ۳۷۵ھ) کی مختصر مگر جامع تصنیف **''قُرَّۃُ الۡعُیُوۡن وَمُفَرِّحُ الۡقَلۡبِ الۡمَحۡزُوۡن''** (مطبوعہ: دارُ احیاء التراث العربی، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء الطبعۃ الاولی) کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے جنت کی نعمتوں کا تذکرہ کیا ہے اور بعض گناہوں کے بارے میں قرآن وحدیث میں وارِد سزاؤں کا ذکر کیا ہے، مثلاً بے نمازی، زانی، شرابی، سود خور، کم تولنے والے اور

والدین کے نافرمان وغیرہ کی سزائیں۔ یہ کتاب **گناہوں کے علاج** کا بہترین نسخہ ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے قوی اُمید ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والے کے دل میں خوفِ خدا ضرور پیدا ہوگا جس کے نتیجے میں اسے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی رغبت نصیب ہوگی اور اسے اپنی جبینِ نیاز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے نیاز میں جھکانے کی توفیقِ رفیق مل جائے گی ۔لہٰذا **''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کا مقدس جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے خود بھی اس کتاب کا مطالعہ کیجئے اور حسبِ استطاعت **مکتبۃ المدینہ** سے ہدیۃً حاصل کرکے دوسروں کو بطورِ تحفہ پیش کیجئے۔

اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **پیارے حبیب** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، **اولیائے کرام** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی عنایتوں اور شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطاؔر قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی پُرخلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہ فہمی کا دخل ہے۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل اُمور کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے:

- ......سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔
- ......تمام آیاتِ مبارکہ قرآن پبلیشنگ سوفٹ ویئر سے پیسٹ کی گئی ہیں۔
- ......آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، شاہ امام **احمد رضؔا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ترجمۂ قرآن **''کنزالایمان''** سے لیا گیا ہے۔

۞......آیاتِ مبارکہ کے حوالے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......بعض مقامات پر مفید و ضروری حواشی کا التزام کیا گیا ہے۔

۞......مشکل الفاظ پر اِعراب لگانے کی سعی کی گئی ہے۔

۞......مشکل الفاظ کے معانی ہلالین (......) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......علاماتِ ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے **مدنی اِنعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

شعبہ تراجم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

۞۞۞۞۞۞۞

{...... تعریف اور سعادت ......}

حضرت سیِّدُنا امام عبداللہ بن عمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللہِ الْقَوِی (متوفی ۶۸۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔'' (تفسیر البیضاوی، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷۱، ج۴، ص ۳۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تعارفِ مُصَنِّف

ولادتِ باسعادت:

حضرت سیِّدُ نا امام ابواللیث سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ازبکستان کے شہر سمرقند میں پیدا ہوئے جسے عربی میں سمران کہا جاتا ہے۔ یہ شہر ''ماوراء النہر'' کے نام سے معروف ہے۔ اس کی مساجد اور مدارس آج بھی اس کی روشن تاریخ اور شہرت پر دلالت کرتے ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مفسر، محدث، فقیہ، حافظ، مشہور عابد و زاہد، صوفی اور ائمہ احناف میں سے ہیں۔ فقیہ اور امام الہدیٰ کے لقب سے ملقب ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اصل نام کے بجائے **فقیہ ابواللیث سمرقندی** کے نام سے مشہور ہیں۔

اساتذہ کرام:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی اساتذہ سے علمی فیض حاصل کیا، چند کے نام درج ذیل ہیں: (۱)......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد گرامی محمد بن ابراہیم توزی (۲)......فقیہ ابو جعفر ہندوانی (۳)......مفسر محمد بن فضل بلخی (۴)......خلیل بن احمد قاضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

تلامذہ:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کئی تشنگانِ علم نے علمی فیوض و برکات حاصل کئے جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: (۱) لقمان بن حکیم فرغانی (یہ آپ کی کتابوں کے راوی ہیں) (۲) ابوسہل احمد بن محمد (۳) محمد بن عبدالرحمٰن زبیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ان کے علاوہ بھی آپ کے کئی شاگرد ہیں۔

تصانیف:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) بُسْتَانُ الْعَارِفِیْن (۲) تَفْسِیْرُ الْقُرْاٰن (چار جلدیں) (۳) تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن (۴) حَصْرُ الْمَسَائِل (فِیْ الْفُرُوْع) (۵) خِزَانَۃُ الْفِقْہ (۶) دَقَائِقُ الْاَخْبَار فِیْ ذِکْرِ الْجَنَّۃِ وَالنَّار (۷) شَرْحُ الْجَامِعِ الصَّغِیْر لِلشَّیْبَانِیْ (فِیْ الْفُرُوْع) (۸) عُیُوْنُ الْمَسَائِل (۹) اَلْفَتَاوٰی (۱۰) مَبْسُوْط (فِیْ الْفُرُوْع) (۱۱) مُخْتَلَفِ الرِّوَایَۃ (فِیْ مَسَائِلِ الْخِلَاف) (۱۲) مُقَدَّمَۃٌ فِیْ الْفِقْہ (۱۳) نَوَادِرُ الْفِقْہ (۱۴) اَلنَّوَازِل (فِیْ الْفُرُوْع) (۱۵) مُقَدَّمَۃُ الصَّلٰوۃِ الْمَشْھُوْرَۃ (۱۶) تَأْسِیْسُ النَّظَائِرِ الْفِقْھِیَّۃ (۱۷) قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن (۱۸) عُمْدَۃُ الْعَقَائِد (۱۹) فَضَائِل رَمَضَان (۲۰) شِرْعَۃُ الْاِسْلَام (۲۱) تَفْسِیْرُ جُزْءِ "عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْن" (۲۲) رِسَالَۃٌ فِیْ اُصُوْلِ الدِّیْن۔

وصالِ پُرملال:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تاریخ سن وصال میں اختلاف ہے۔ صاحب جواھر المضیۃ اور صاحب تاج التراجم نے ۳۷۳ ہجری ذکر کیا ہے اور علامہ داوٗدی نے طبقات المفسّرین میں ذکر کیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا

وصال ٣٨٣ ہجری میں ہوا۔

جبکہ حضرت سیّدُ نا امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے **سیر اعلام النبلاء** میں اس بات کو ترجیح دی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ٣٧٥ ہجری میں ہوا۔

{ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ }

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۞۞۞۞۞۞۞

{......سنت کی بہاریں......}

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے حصول اور باکردار مسلمان بننے کے لئے ''**دعوتِ اسلامی**'' کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے ''**مدنی انعامات**'' نامی رسالہ حاصل کرکے اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے۔ اور اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندئ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب ''**سنتوں کی بہاریں**'' لُوٹئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں کی تربیت کے لیے بے شمار **مدنی قافلے** شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنی زندگی میں حیرت انگیز طور پر ''**مدنی انقلاب**'' برپا ہوتا دیکھیں گے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　　اے **دعوتِ اسلامی** تیری دھوم مچی ہو!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَلَاعُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

پہلا باب: بے نمازی کی سزا

﴿۱﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ (پ۵، النساء:۱۰۳)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

﴿۲﴾

وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، مریم:۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَی کا جنگل پائیں گے۔

{۳}

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ (پ۳۰، الماعون:۴،۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ارشاد فرماتے ہیں: ''جہنم میں ''وَیْل'' نامی ایک خوف ناک وادی ہے جس کی گرمی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اور یہ اس شخص کا ٹھکانا ہے جو نماز کو وقت گزار کر پڑھتا ہے۔''

مسلمان اور کافر کے درمیان فرق:

(1)...... حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمان

عبرت نشان ہے: ''مسلمان اور کافر کے درمیان نماز کو چھوڑنے کا فرق ہے۔''

پس جس مسلمان نے نماز کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔

نماز تیری میزان ہے:

(3)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''نماز تمہاری میزان ہے اور اسی پر تمہارے وزن کی انتہاء ہے۔ اگر وزن میں پورے اُترے تو نجات پاؤ گے اور اگر کمی کی تو عذاب دیئے جاؤ گے۔''

جہنم اور نفاق سے آزادی:

(4)......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے چالیس دن تک صبح کی نماز اس طرح پڑھی کہ اس کی ایک رکعت بھی فوت نہ ہوئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جہنم اور نفاق سے آزادی لکھ دیتا ہے۔''

جنت الفردوس میں محل:

(5)......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو صبح کی نماز جماعت سے ادا کرے پھر وہیں بیٹھا رہے اور طلوعِ آفتاب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے سب سے اعلیٰ جنت، جنت الفردوس میں محل بنائے گا۔''

بعض روایات میں یہ بھی ہے: ''70 محلات بنائے گا ہر محل میں سونے اور چاندی کے 70 دروازے ہوں گے۔''

نماز گناہوں کو دھو ڈالتی ہے:

(6)......سرحضور نبیٔ کریم ، رء وف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**نماز کی مثال** اس نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر جاری ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے یہاں تک کہ اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہے، اسی طرح نماز بھی گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔''

جہنم پر حرام کر دیا جائے گا:

(7)......تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے پانچوں نمازوں پر ان کے وضو، اوقات، رکوع اور سجود کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے ہمیشگی اختیار کی کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تعالیٰ کا حق ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تعالیٰ اس کے جسم کو جہنم پر حرام فرما دے گا۔''

نجات، نور اور دلیل:

(8)......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''جس نے نمازوں کی حفاظت کی تو وہ بروزِ قیامت اس کے لئے نجات، نور اور دلیل ہوگی اور جس نے نمازوں کی حفاظت نہ کی تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے نہ نجات ہوگی، نہ نور، نہ دلیل اور نہ ہی امان۔''

فرشتوں کی دُعا:

(9)......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو شخص نماز میں سجدہ کرے تو وہ اپنے چہرے

سے مٹی صاف نہ کرے کیونکہ فرشتے اس کے لئے اس وقت تک دُعاءِ مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک سجدے کا اَثر اس کے چہرے اور پیشانی پر رہتا ہے۔''

نماز کی تاکید:

(10)......حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روحِ اقدس سینہ مبارکہ میں ہی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے تھے: ''مَیں تم کو نماز اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برابر تاکید فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سلسلۂ کلام منقطع ہوگیا۔''

جہنم کے دروازے پر نام:

(11)......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو شخص جان بوجھ کر ایک فرض نماز چھوڑ دیتا ہے تو اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے کہ فلاں کا جہنم میں داخلہ لازم ہوگیا۔''

بدبخت و محروم کون؟

(12)......حضرت سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''دُعا یوں مانگا کرو: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم میں سے کسی کو بدبخت اور محروم نہ رہنے

دے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''جانتے ہو بد بخت ومحروم کون ہے؟'' صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے عرض کی: ''نہیں، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' ارشاد فرمایا: ''نماز کو ترک کرنے والا بد بخت ومحروم ہے اس لئے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔''

صحت وتندرستی میں نماز چھوڑنے کا وبال:

(13)......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ اقدس ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ صحت کی حالت میں نماز چھوڑنے والے کی توحید وامانت، صدقہ وروزہ اور شہادت قبول نہیں فرماتا اور تحقیق اللہ عَزَّوَجَلَّ، اُس کے فرشتے اور انبیاء ومرسلین عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسۡلِیۡم اس شخص سے بیزار ہیں۔''

(14)......حضور نبیٔ مُکرَّم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ صحت کی حالت میں نماز چھوڑنے والے کی طرف نہ نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ اس کو پاک کرے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے مگر یہ کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ کرلے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔''

بغیر گوشت کے چہرے:

(15)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ میری اُمت میں سے 10 طرح کے افراد پر قیامت کے دن اظہارِ ناراضی فرمائے گا اور ان کو جہنم میں

لے جانے کا حکم دے گا اور ان کے چہرے بغیر گوشت کے ہڈیاں ہوں گے۔''

عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟''

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''(۱) بوڑھا زانی (۲) گمراہ پیشوا (۳) شراب کا عادی (۴) والدین کا نافرمان (۵) چغل خور (۶) جھوٹا گواہ (۷) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا (۸) سود خور (۹) ظالم اور (۱۰) نماز چھوڑنے والا۔ ہاں! نماز چھوڑنے والے کو دُگنا عذاب دیا جائے گا۔ وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے اور ملائکہ اس کے چہرے، پشت اور پہلو پر مارتے ہوں گے۔ جنت اس سے کہے گی: نہ تُو مجھ سے ہے اور نہ میں تیرے لئے ہوں۔ دوزخ اُس سے کہے گا: تُو مجھ سے اور میرے اندر رہنے والوں میں سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ آ! میرے قریب آ! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھ میں تجھے سخت عذاب ہوگا۔'' پھر اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھولا جائے گا تو وہ تیز رفتار تیر کی مانند اس کے دروازے میں داخل ہو جائے گا۔ پس اس کے سر پر ہتھوڑے برسائے جائیں گے اور وہ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ ہوگا۔''

آسمان سے لعنت برستی ہے:

(16)......سیِّدُ المُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''تارکِ نماز کو زکوٰۃ نہ دو، نہ اس کو اپنے پاس ٹھہراؤ اور نہ ہی اس کو اپنے پاس بٹھاؤ کیونکہ اس پر آسمان سے لعنت برستی ہے۔''

عذاب سے چھٹکارے کے اسباب:

(17)......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''مَیں نے **والدین** سے **حُسنِ سلوک** کرنے والے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا جس کی موت کا وقت قریب تھا تو والدین سے حسن سلوک نے اس سے موت کی سختیوں کو دور کر دیا۔

ایک اور اُمتی کو دیکھا جس پر عذابِ قبر مسلط کیا گیا تھا۔ اس کے پاس وضو کی نیکی آئی اور اسے بچالیا۔ ایک دوسرے شخص کو دیکھا کہ دوزخ کے فرشتے اس کو دہشت زدہ کر رہے ہیں تو دنیا میں اس کے ذکرِ الٰہی اور تسبیح پر مامور فرشتے آ گئے اور اسے عذاب کے فرشتوں سے بچا لیا۔ ایک اُمتی کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اسے گھیرے ہوئے تھے اس کی نماز نے اسے بچالیا۔ ایک اُمتی کو دیکھا جس کی زبان پیاس کی شدت سے باہر لٹک رہی تھی جب بھی وہ (پانی کے) حوض کے قریب آتا تو ہجوم کے سبب حوض تک نہ پہنچ پاتا، اس کے روزوں کی نیکی آئی اور اسے سیراب کر دیا۔

اپنی اُمت میں سے ایک شخص کھڑا دیکھا جبکہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حلقہ در حلقہ تشریف فرما تھے، جب بھی وہ شخص کسی حلقہ کے قریب آتا تو فرشتے اس کو دور کر دیتے تو نماز کے لئے غسلِ جنابت کی نیکی نے آکر اسے میری ایک جانب بٹھا دیا۔ ایک اُمتی کو دیکھا جس کے سامنے، دائیں بائیں، اوپر نیچے ہر طرف اندھیرا اور تاریکی تھی اس کی **حج و عمرہ** کی نیکی آئی اور اُسے اندھیرے سے نکال کر روشنی میں داخل کر دیا۔

ایک اُمتی کو دیکھا کہ وہ ایمان والوں سے کلام کرنا چاہتا ہے لیکن ایمان والے اس سے کلام نہیں کرتے اس کی **صلہ رحمی** کی نیکی آئی اور کہا: اے گروہ مُؤمنین! اس سے کلام کرو اس لئے کہ یہ شخص صلہ رحمی کیا کرتا تھا۔ تو وہ اس سے کلام کرنے لگے اور سلام ومصافحہ بھی کرنے لگے۔

ایک اور اُمتی کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے چہرے سے دوزخ کی آگ، اس کی گرمی اور شعلے ہٹا رہا تھا تو اس کا **صدقہ** کرنے کا ثواب آیا اور اس کے چہرے پر پردہ، سر پر سایہ اور آگ سے حجاب (یعنی رکاوٹ) بن گیا۔''

اژدھوں اور بچھوؤں کی وادی:

(18)......سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جہنم میں ایک وادی ہے اس کا نام **''لَمْلَم''** ہے۔ اس میں اژدھے ہیں۔ ہر اژدھے کی موٹائی اونٹ کی گردن کی مانند ہے اور اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے۔ جب وہ سانپ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر اس کے جسم میں 70 سال تک جوش مارتا رہے گا پھر اس (بے نمازی) کا گوشت گل جائے گا اور ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی اور وہ تمام کے تمام اژدھے اس وادی میں اس کو عذاب دیتے رہیں گے اور جہنم میں ایک وادی کا نام **''جُبُّ الْحُزْن''** ہے، جس میں بچھو ہیں، ہر بچھو سیاہ خچر کی مانند ہے اس کے 70 ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے۔ جب وہ بے نمازی کو ڈنک مارے گا تو اس کا زہر سارے جسم میں سرایت کر جائے گا اور وہ اس کے زہر کی حرارت ہزار سال تک محسوس کرے

گا پھر اس کا گوشت ہڈیوں سے جھڑ جائے گا۔اس کی شرمگاہ سے پیپ بہے گی اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہوں گے۔''

{ہم جہنم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں }

اے ضعیف وناتواں بندے! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے تجھ پر توبہ لازم ہے۔ بے شک رضائے الٰہی واضح اور روشن ہے۔

۞۞۞۞۞۞۞

دوسرا باب:

شرابی کی سزا

شراب بیچنے والے پر لعنت:

(19)......تاجدارِ رسالت، پیکرِ عظمت وشرافت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''شراب، اس کے بیچنے والے، اس کے پینے والے اور خریدنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔''

قیامت میں شرابی کا حلیہ:

(20)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''شرابی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور زبان سینے پر لٹکتی ہو گی اور اس کا لعاب (یعنی تھوک) خون کی طرح بہتا ہو گا۔ قیامت کے دن لوگ اس کو پہچانتے ہوں گے۔ پس تم اس کو سلام نہ کرو۔ اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو اور

جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو (جبکہ وہ شراب کو حلال جان کر پیتا ہو) کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بت پرست کی طرح ہے۔''

ہر شراب حرام ہے:

(21)......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''ہر نشہ لانے والی چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے تو جو دنیا میں شراب پیئے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر آخرت میں جنت کی شرابِ طہور حرام فرما دے گا۔''

جنت کی خوشبو سے محروم لوگ:

(22)......شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین اشخاص جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکیں گے حالانکہ جنت کی خوشبو 500 سال کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے سوائے یہ کہ توبہ کرلیں۔ (۱) شراب کا عادی (۲) والدین کا نافرمان اور (۳) زانی۔''

مردار سے زیادہ بدبُو دار:

(23)......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''شرابی قبر سے مردار سے بھی زیادہ بدبُو دار حالت میں نکلے گا کہ اس کی گردن میں شراب کی بوتل لٹکی ہوگی اور ہاتھ میں جام ہوگا۔ سانپ اور بچھو اس کے سارے جسم پر چمٹے ہوں گے۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا۔ اس کی قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوگی جو فرعون وہامان کے قریب ہوگی۔''

شرابی کے ساتھ تعاون کا وبال:

(24)......اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے **شرابی** کو کھانے کا ایک لقمہ کھلایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم پر سانپ اور بچھو مُسلَّط کر دے گا اور جس نے اس کی کوئی حاجت پوری کی اس نے اسلام کو ڈھا دینے پر اعانت کی اور جس نے اس کو قرض دیا اس نے مسلمان کو قتل کرنے پر مدد کی اور جس نے اس کو اپنی مجلس میں بٹھایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو قیامت میں اندھا اٹھائے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اور شرابی سے نکاح نہ کرو۔ اگر بیمار ہو جائے تو عیادت نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! **شراب** وہی پیتا ہے جو توراۃ، انجیل، زبور، قرآن مجید اور جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام انبیاء کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل کیا اس کا منکر ہو اور جس نے شراب کو حلال جانا۔ مَیں اس سے بَری اور وہ مجھ سے بَری ہے۔''

(پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا) بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی عزت وجلال کی قسم بیان کر کے ارشاد فرماتا ہے: ''جس نے دنیا میں **شراب پی** وہ قیامت کے دن سخت پیاس میں مبتلا ہوگا۔ اس کا دل جل رہا ہوگا اور زبان سینے پر لٹکتی ہوگی اور جس نے میری رضا کی خاطر شراب چھوڑ دی۔ مَیں اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے نیچے جنت کی شرابِ طَہور سے سیراب کروں گا۔''

شرابی کا دردناک انجام:

(25)......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندہ جب پہلی مرتبہ شراب پیتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ جب دوسری مرتبہ پیتا ہے تو ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ جب تیسری مرتبہ پیتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ چوتھی مرتبہ پینے پر کراماً کاتبین اور پانچویں مرتبہ پینے پر جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام، چھٹی مرتبہ پینے پر اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں مرتبہ پینے پر میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام بیزار ہو جاتے ہیں اور جب آٹھویں اور نویں مرتبہ پیتا ہے تو ساتوں آسمان اور اہلِ آسمان اس سے بیزار ہو جاتے ہیں اور جب دسویں مرتبہ شراب پیتا ہے تو جنت کے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں اور جب گیارہویں مرتبہ شراب پیتا ہے تو جہنم کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ بارہویں مرتبہ پینے پر حاملین عرش (عرش اٹھانے والے فرشتے)، تیرہویں مرتبہ پینے پر کرسی، چودہویں مرتبہ پینے پر عرش اس سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اور جب پندرہویں مرتبہ شراب پیتا ہے تو اللّٰہ جبار و قہار عَزَّوَجَلَّ اس سے بیزار ہو جاتا ہے۔ پس جس شخص سے تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تمام ملائکہ اور خود ربِ جبار و قہار جَلَّ جَلَالُہٗ بیزار ہو جائے تو وہ جہنم میں گناہ گاروں کے ساتھ ہلاک ہوگا۔

(مزید ارشاد فرمایا) بلاشبہ اللّٰہ تبارک و تعالٰی اسے جہنم میں آگ کے پیالے سے پلائے گا جس سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں گی اور اس پیالے کی تپش سے اس کا گوشت ہڈیوں سے جھڑ جائے گا اور جب وہ اس پیالے سے پیئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کٹ کر اس کی شرمگاہ سے نکل جائیں گی۔ ہلاکت ہے شرابی کے لئے کہ وہ عذابِ جبار و قہار میں گرفتار ہوگا۔''

جہنمیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا:

(26)......حضرت سیِّدَتُنا اَسماء بنت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس شخص کے پیٹ میں شراب گئی۔ اللّٰہ تبارک وتعالیٰ اس کی کوئی نیکی قبول نہیں فرمائے گا اور اگر وہ **شراب چالیس دن تک** (اس کے پیٹ میں) رُکی رہی اور وہ بغیر توبہ کئے چالیس دن سے پہلے مر گیا تو کافر ہو کر مرا (جبکہ شراب کو حلال جانتا ہو) اور اگر توبہ کرلے گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر دوبارہ شراب پیئے گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ضرور اس کو ''**طِیْنَۃُ الْخَبَال**'' سے پلائے گا۔'' صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ''**طِیْنَۃُ الْخَبَال**'' کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''یہ جہنمیوں کے زخموں کا نچوڑ، خون اور پیپ ہے۔''

قبر میں شرابی کا چہرہ قبلے سے پھر جاتا ہے:

(27)......حضرت سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شرابی مر جائے تو اسے دفن کرو پھر اس کی قبر کھود کر دیکھو اگر اس کا چہرہ قبلہ سے ہٹا ہوا نہ پاؤ تو مجھے قتل کر دینا، اس لئے کہ **سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جب کوئی چار مرتبہ شراب پی لے تو اللّٰہ تبارک وتعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور اس کا نام جہنم کے سب سے نچلے درجے میں لکھ دیتا ہے اور پھر نہ اس کی نماز قبول فرماتا ہے نہ روزہ اور نہ ہی صدقہ، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے ورنہ اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور جہنم کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔''

لوہے کے گرزوں سے استقبال:

(28)......حضرت سیّدُ نا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن **زانیوں اور شرابیوں** کو دوزخ کی طرف گھسیٹا جائے گا۔ جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو اُس کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے اور عذاب کے فرشتے لوہے کے گُرزوں سے ان کا استقبال کریں گے اور ان کو دُنیا کے دنوں کی گنتی کے برابر دوزخ میں مارتے رہیں گے پھر انہیں ان کے ٹھکانے پر پہنچا دیں گے اور 40 سال تک جہنمی کے جسم کے ہر عضو پر بچھو ڈنک مارتے رہیں گے اور سانپ اُس کے سر پر ڈستے رہیں گے پھر بھی وہ اپنے مقررہ مقام تک نہیں پہنچے گا تو آگ کی لَپٹ اُسے آخری کنارے تک پہنچا دے گی اور فرشتے اسے ماریں گے تو وہ جہنم میں گر جائے گا۔

{۴} (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ (پ ۵، النساء: ۵٦)

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔

پھر وہ پیاس کی شدت سے چلاتے ہوئے کہیں گے: **ہائے پیاس! ہائے پیاس!** ہمیں پانی کا ایک ہی گھونٹ پلا دو۔ ان پر مقرر عذاب کے فرشتے جہنم کے جوش مارتے اور کھولتے ہوئے پانی کے پیالے ان کے سامنے کریں گے۔ جب شرابی پیالے کو منہ لگائے گا تو اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا۔ پھر جب وہ

کھولتا ہوا پانی اس کے پیٹ میں پہنچے گا تو اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا اور وہ اس کے پچھلے مقام سے باہر نکل جائیں گی۔ پھر آنتیں اپنی حالت پر لوٹ آئیں گی پھر دوبارہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔ تو یہ ہے شرابی کی سزا۔''

شرابی کی سزاؤں کا خوفناک منظر:

(29)......سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قیامت کے دن **شرابی** اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن میں شراب کا برتن لٹک رہا ہوگا اور اس کے ہاتھ میں لہو ولعب کا آلہ ہوگا حتی کہ وہ آگ کی سولی پر لٹکا دیا جائے گا تو ایک منادی ندا کرے گا: ''یہ فلاں بن فلاں ہے۔'' اس کے منہ سے بدبو خارج ہو رہی ہوگی اور لوگ اس پر لعنت کرتے ہوں گے۔ پھر عذاب کے فرشتے اسے آگ کی سولی سے اُتار کر جہنم میں ڈال دیں گے جہاں ایک ہزار سال تک جلتا رہے گا۔ پھر پکارے گا: ''ہائے پیاس! ہائے پیاس!'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بدبودار پسینہ بھیجے گا تو وہ پکارے گا: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے اس پسینہ کو دور فرما۔'' لیکن ابھی وہ پسینہ دُور نہ ہوگا کہ آگ آجائے گی اور اسے جلا کر راکھ کر دے گی۔

پھر اللہ تبارک وتعالٰی اس کو دوبارہ آگ میں سے پیدا فرمائے گا تو وہ کھڑا ہو جائے گا۔ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں بندھے ہوں گے۔ اسے زنجیروں کے ذریعے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ پیاس کی وجہ سے چلائے گا تو اسے کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ بھوک کے لئے فریاد کرے گا تو کانٹے دار درخت سے کھلایا جائے گا جو اس کے پیٹ میں جوش مارتا ہوگا۔

(دوزخ کے نگران فرشتے) حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آگ کی جوتیاں ہوں گی وہ شرابی کو پہنائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا یہاں تک کہ ناک اور کان کے راستے بہہ جائے گا۔اس کی داڑھیں انگاروں کی ہوں گی۔اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکلیں گے۔اس کی آنتیں کٹ کٹ کر اس کی شرمگاہ سے گر پڑیں گی۔پھر اسے چنگاریوں اور شعلوں کے ایسے تابوت میں رکھا جائے گا جس کا عذاب ہزار سال کے طویل عرصہ تک ہوگا اور اس تابوت کا دَہانہ تنگ ہوگا۔اس کے جسم سے پیپ بہتا ہوگا۔اس کا رنگ متغیر ہو چکا ہوگا۔وہ فریاد کرے گا:

''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! آگ نے میرے جسم کو کھا لیا ہے۔''

ہلاکت ہے! اس شخص کے لئے کہ جب وہ فریاد کرے گا تو اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔جب وہ ندا کرے گا تو اسے جواب نہیں دیا جائے گا۔اس کے بعد پیاس کی فریاد کرے گا تو حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام اسے کھولتا ہوا پانی پینے کو دیں گے۔شراب خور جب اسے پکڑے گا تو اس کی انگلیاں کٹ کر گر پڑیں گی اور جب اس کو دیکھے گا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں گی اور رخسار کا گوشت گر پڑے گا۔

پھر ہزار سال کے بعد تابوت سے نکالا جائے گا اور ایسے قید خانے میں ڈالا جائے گا جس میں مٹکے کی مانند سانپ اور بچھو ہوں گے۔وہ اسے اپنے پاؤں تلے روندیں گے۔پھر اس کے سر پر آگ کا پتھر رکھا جائے گا۔اس کے بدن کے جوڑوں میں لوہا چڑھا دیا جائے گا۔اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور گردن میں طوق ہوگا پھر اسے ہزار سال کے بعد قید خانے سے نکالا جائے گا تو عذاب کے فرشتے اسے پکڑ کر ''وَیْـــل'' نامی وادی کی طرف لے چلیں گے۔یہ جہنم کی وادیوں میں سے

ایک وادی ہے جو دیگر وادیوں سے زیادہ گرم اور زیادہ گہری ہے۔اس کے سانپ بچھو بھی زیادہ ہیں۔شرابی ہزار سال تک اس وادی میں جلتا رہے گا۔

پھر فریاد کرتے ہوئے ''یارسول اللہ! یارسول اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ''پکارے گا تو مؤمنین پر رحم و کرم فرمانے والے رسولِ کریم ، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی فریاد سن کر اللہ رحمٰن و رحیم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: ''اے میرے ربِ کریم عَزَّوَجَلَّ! جہنم سے میرے کسی اُمتی کی آواز آرہی ہے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''یہ تمہاری اُمت میں سے وہ شخص ہے جو دنیا میں شراب پیا کرتا تھا اور بغیر توبہ کئے مر گیا تھا۔'' حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرض کریں گے: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! یہ میری شفاعت کے قابل تو نہیں مگر تو اِسے معاف فرما دے۔''

اے بندے! گناہوں سے توبہ کر لے اور بارگاہِ اِلٰہی سے خطاؤں کو بخشوا لے۔

(30)......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: شرابی اپنی قبر سے اس حال میں اُٹھے گا کہ اس کی پنڈلیاں سوجی ہوئی ہوں گی اور اس کی زبان اس کے سینے پر لٹکی ہوئی ہو گی اور اس کے پیٹ میں آگ اس کی آنتوں کو کھا رہی ہو گی تو وہ بلند آواز سے چیخے چلائے گا جس سے ساری مخلوق گھبرا جائے گی جبکہ بچھو اس کے گوشت پوست میں ڈستے ہوں گے۔اسے آگ کے جوتے پہنا دیئے جائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولتا ہو گا۔

شرابی جہنم میں فرعون وہامان کے قریب ہو گا تو جس نے شرابی کو ایک لقمہ

کھلایا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم پر سانپ اور بچھو مُسلَّط کر دے گا اور جس نے اس کی کوئی حاجت پوری کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی اور جس نے اس کو بطورِ قرض کوئی چیز دی اس نے قتلِ مسلم پر اعانت کی اور جس نے اس کی مجلس اختیار کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اَندھا اُٹھائے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی اور شرابی سے نکاح نہ کرو۔ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! شرابی پر توراۃ، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں لعنت کی گئی ہے۔ جس نے (حلال سمجھ کر) شراب پی، اس نے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل کردہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام (احکام) کو جھٹلا دیا اور شراب کو کافر ہی حلال ٹھہراتا ہے اور مَیں (یعنی امام الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس سے بیزار ہوں۔ پھر یہ کہ شرابی پیاسا مرے گا اور وہ ہزار سال تک فریاد کرتا رہے گا: **ہائے پیاس! ہائے پیاس!** اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! شرابی قیامت میں جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرمائے گا: ''اے فرشتو! اسے پکڑلو۔'' تو اس کے سامنے 70 ہزار فرشتے ظاہر ہوں گے اور اسے منہ کے بل گھسیٹیں گے۔

(پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:) ''مَیں تمہیں مزید بتاتا ہوں کہ جس شخص کے دل میں قرآنِ مجید کی 100 آیات ہوں اور وہ شراب پی لے تو قیامت کے دن قرآنِ مجید کا ہر حرف آ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس شرابی سے جھگڑا کرے گا اور جس سے قرآنِ مجید نے جھگڑا کیا یقیناً وہ ہلاک ہو گیا۔''

شرابی کو کلمہ کی تلقین، مگر۔۔۔!

(31)......حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بیان فرماتے ہیں: ''مَیں ایک رات مسجد کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں چند عورتوں کو روتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان سے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: ''ہمارا ایک مریض ہے جسے ہم بار بار کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتی ہیں لیکن وہ کلمہ نہیں پڑھتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لے چلیں اور اس کو کلمہ کی تلقین کر کے اجروثواب کمائیں۔'' مَیں نے چل کر اس مریض کو کلمہ طَیِّبہ ''لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ'' کی تلقین کی لیکن اس نے کلمہ نہ پڑھا۔ میں نے کلمہ کو دوبارہ دُہرایا تو اس نے آنکھیں کھولیں اور کہا: ''مَیں لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کا انکار کرتا ہوں اور **دین اسلام سے بیزار ہوں**۔'' اور اسی حالت میں اس کی روح نکل گئی (وَالْعَیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی)۔

چنانچہ، مَیں وہاں سے نکلا اور عورتوں کو اس کے بارے میں بتانے کے بعد لوگوں سے کہا: ''**اے لوگو!** نہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا کیونکہ یہ کافر ہو کر مرا ہے اور اس کے گھر والوں سے پوچھو کہ یہ کون سا گناہ کیا کرتا تھا؟'' پوچھنے پر اس کے گھر والوں نے بتایا کہ ''ہمیں کسی اور گناہ کے بارے میں تو علم نہیں مگر یہ کہ یہ **شراب** پیتا تھا۔ اس لئے مرتے وقت شراب کے سبب اس کا **ایمان سلب** ہو گیا[1]۔''

......**دعوتِ اسلامی** کے **اشاعتی** ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **1250** صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحہ 809 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''**مرتے وقت معاذاللہ** اس کی زبان سے......

اے ضعیف وناتواں بندے! اپنے مہربان رب عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے بچنے کے لئے توبہ کر لے۔ افسوس ہے اس شخص پر جس نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوا۔ جب تک جسم میں روح موجود ہے توبہ میں جلدی کر اور بے شک موت کا علم تو واضح وروشن ہے اور توبہ کرنے والوں کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

جب بندہ توبہ کر لیتا ہے:

(32)......سرکارِمدینہ، قرارِقلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: جب بندہ توبہ کرتا ہے تو فرشتے آسمان کی طرف بلند ہو کر اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرا فلاں بندہ غفلت اور لہو ولعب کی نیند سے بیدار ہو چکا ہے اور تیری بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑا ہے۔'' تو اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''اے میرے فرشتو! آسمانوں اور زمینوں کو پاک نفوس کی حاضری کے لئے سجا دو اور توبہ کے دروازے کھول دو تاکہ اس کی توبہ قبول ہو جائے (اور یہ سب) اس لئے کہ توبہ کرنے والے کی روح میرے نزدیک آسمانوں اور زمینوں سے زیادہ معزز ہے۔''

......کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔'' (الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج۳، ص۹۶) بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرلے دشوار ہوتا ہے۔

بُرے خاتمے کے مزید اسباب جاننے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **''بُرے خاتمے کے اسباب''** کا مطالعہ فرمائیں۔

پس جو شخص توبہ کو لازم کرلے اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو جائے اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم

۞۞۞۞۞۞۞

تیسرا باب: زانی کی سزا

زنا کے چھ نقصانات:

(33)...... حضور نبی کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ نقصانات ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔

دنیا کے تین نقصانات: (۱) زنا، زانی کے چہرے کی خوبصورتی ختم کر دیتا (۲) اسے محتاج وفقیر بنا دیتا اور (۳) اس کی عمر گھٹا دیتا ہے۔

آخرت کے تین نقصانات: (۱) زنا، اللہ تعالیٰ کی ناراضی (۲) سخت حساب اور (۴) جہنم میں مدّتوں رہنے کا سبب ہے۔''

{۵} اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۸۰ (پ٦، المائدہ: ٨٠)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہی بری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔

آگ کی زنجیریں اور سلاخیں:

(34)...... حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: زانی قیامت کے دن اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے آگ کی طرح بھڑک رہے ہوں گے۔ وہ اپنی بدبودار شرمگاہوں کی وجہ سے مخلوق میں پہچانے جائیں گے۔ ان کی شرمگاہیں بدبودار ہوں گی۔ ان کو منہ کے بل جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا۔ جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام ان کو آگ کی ایسی قمیص پہنائیں گے کہ اگر اس کو اونچے اور مضبوط پہاڑ کی چوٹی پر لمحہ بھر کے لئے رکھ دیا جائے تو وہ جل کر راکھ ہو جائے۔ پھر حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام فرمائیں گے: ''اے عذاب کے فرشتو! ان زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو کیونکہ یہ حرام دیکھتے تھے۔ ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے جکڑ دو کیونکہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے۔ ان کے پاؤں کو آگ کی بیڑیوں سے باندھ دو کیونکہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے۔''

عذاب کے فرشتے کہیں گے: ''ہاں! ہاں! ضرور۔'' تو وہ ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو زنجیروں میں جکڑ دیں گے اور ان کی آنکھیں آگ کی سلائیوں سے داغ دیں گے تو وہ چیخ و پکار کرتے ہوئے فریاد کریں گے: ''اے عذاب کے فرشتو! ہم پر رحم کرو، ایک لمحہ کے لئے تو ہم سے عذاب کم کر دو۔'' فرشتے کہیں گے: ''ہم تم پر کیسے رحم کریں جبکہ رب العالمین قہار و جبار جَلَّ جَلَالُہٗ تم پر غضب فرماتا ہے۔''

تانبے کا لباس:

(35)......حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی آنکھوں کو جہنم کے انگاروں سے بھر دے گا اور جس نے کسی عورت سے زنا کیا

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو قبر سے پیاسا، روتا، غمگین، سیاہ چہرہ اور تاریکی کی حالت میں اٹھائے گا۔ اس کی گردن میں آگ کا طوق اور جسم پر پگھلے ہوئے تانبے کا لباس ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو اس سے کلام فرمائے گا اور نہ ہی اسے پاک کرے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

شادی شدہ سے زنا کرنے کا عذاب:

(36)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو قبر میں اس اُمت کا نصف عذاب اس مرد اور (رضامند ہونے کی صورت میں) عورت کو ہوگا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس زانی کی نیکیاں اُس عورت کے شوہر کو دے دے گا اور اس کے شوہر کے گناہ اس زانی کے ذمّے ڈال دے گا اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب شوہر کو زنا کا علم نہ ہو اور اگر اس کے شوہر کو خبر ہوئی کہ کسی نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور وہ خاموش رہا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر جنت کو حرام فرما دے گا اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت کے دروازے پر لکھ دیا ہے کہ تو ''دیُّوث''[1] پر

---

[1]......حضرت علامہ علاؤالدین حصکفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ''درمختار'' میں دیُّوث کی تعریف یہ فرمائی ہے: ''ھُوَمَنْ لَّایَغَارُ عَلٰی اِمْرَأَتِہٖ اَوْمَحْرَمِہٖ یعنی دیُّوث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی یا کسی محرم پر غیرت نہ کھائے۔'' (رد المحتار علی الدرالمختار، ج٦، ص١١٣، دار المعرفة بیروت) **نیز دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **397** صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**پردے کے بارے میں سوال جواب**'' صَفحہ **65** پر شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ **مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''جو......

حرام ہے۔ (دیُّوث وہ) جسے اپنے اہل خانہ کی ناپسندیدہ بات (یعنی گناہ) کا علم ہو اور وہ خاموش رہے ایسا شخص کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوگا اور بے شک ساتوں آسمان زانی اور دیُّوث پر لعنت بھیجتے ہیں۔''

شرمگاہوں پر آگ:

(37)......بعض آسمانی صحیفوں میں ہے: زانی قیامت کے دن اس حال میں اُٹھائے جائیں گے کہ ان کی شرمگاہوں پر آگ دہکتی ہوگی۔ ان کے ہاتھ ان کی گردنوں کے ساتھ بندھے ہوں گے۔ عذاب کے فرشتے ان کو گھسیٹتے ہوئے صدا لگائیں گے:

اے لوگو! یہ زانی ہیں جن کے ہاتھ گردنوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں میں آگ لئے ہوئے آئے ہیں۔ پھر ان کی شرمگاہوں کو وسیع کر دیا جائے گا جس سے ان کی شرمگاہوں سے نہایت ہی سخت بدبودار آگ کی بھاپ نکلے گی۔ عذاب کے فرشتے کہیں گے: ''یہ ان زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے جنہوں نے زنا کرنے کے بعد توبہ نہیں کی تھی۔ تم سب ان پر لعنت کرو جیسا کہ **اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان پر لعنت فرمائی ہے۔'' اس وقت ہر نیک و بداُن پر لعنت کرتے ہوئے کہے گا: **''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو ان زانیوں پر لعنت فرما۔''**

(38)......سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

......لوگ باوجودِ قدرت اپنی عورتوں اور مَحارِم کو بے پردگی سے منع نہ کریں وہ ''دیُّوث'' ہیں۔''

مدنی مشورہ: دیُّوث کے متعلق مزید جاننے کے لئے اسی کتاب کے صفحہ 64 تا صفحہ 67 کا مطالعہ فرمالیجئے۔

فرمانِ عبرت نشان ہے: ''شبِ معراج میں نے کچھ مَردوں اور عورتوں کو دیکھا کہ سانپوں اور بچھوؤں کے ساتھ قید ہیں اور وہ ان کو ڈس رہے ہیں۔ ہر کسی کی شرمگاہ کو سانپوں اور بچھوؤں کے درمیان گھسیٹا جا رہا ہے۔ بچھو اپنے ڈنکوں سے انہیں اذیت دے رہے ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی ایک تھیلی ہے وہ جسے بھی کاٹتے اس کے جسم میں زہریلی تھیلی اُنڈیل دیتے اور ان کی شرمگاہوں سے پیپ بہتا ہے جس کی بدبو سے جہنمی چیختے چلاتے ہیں اور وہ اپنے بالوں سے لٹکائے گئے ہیں۔ مَیں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دریافت فرمایا: ''اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟'' جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''**یہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں۔**''

ہم دوزخیوں کے عمل اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔

غیر عورت سے ہاتھ ملانے کی سزا:

(39)......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے کسی اَجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا (یعنی ہاتھ ملایا) وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہو گا اور اگر اُس مرد نے اَجنبیہ سے زنا کیا ہو گا تو اس کی ران اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: ''مَیں نے فلاں مہینے میں فلاں جگہ پر فلاں کے ساتھ ایسا ایسا (یعنی زنا) کیا تھا۔'' اس وقت اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا تو اس کا چہرہ بغیر گوشت کے ہڈی کا رہ جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس گوشت سے فرمائے گا: ''میرے حکم سے پہلی حالت پر لوٹ آ۔'' تو وہ گوشت دوبارہ اس کے چہرے پر جم جائے گا اور زانی کا چہرہ تارکول سے بھی زیادہ سیاہ

ہوجائے گا۔زانی جراءت کرتے ہوئے کہے گا:''یارب عَزَّوَجَلَّ!مَیں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا۔''اللہ تبارک وتعالیٰ زبان کوحکم دے گا:''گونگی ہوجا۔''پس وہ گونگی ہوجائے گی تو اس وقت اعضاءِ بدن بولنا شروع کریں گے۔**ہاتھ کہے گا:**''الٰہی عَزَّوَجَلَّ!میں نے حرام کوچھوا تھا۔''**آنکھ کہے گی:**''میں نے حرام کی طرف دیکھا تھا۔''**پاؤں کہیں گے:**''ہم حرام کی طرف چلے تھے۔''**شرمگاہ کہے گی:**''میں نے حرام فعل کیا تھا۔''**محافظ فرشتہ کہے گا:**''میں نے سنا تھا۔''**دوسرا فرشتہ کہے گا:**''میں نے لکھا تھا۔''اور **زمین کہے گی:**''میں نے دیکھا تھا۔''تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا:''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم!مجھے تیری حرام کاری کا علم تھا اس کے باوجود میں نے تیری پردہ پوشی فرمائی۔اے میرے فرشتو!اس کو پکڑ کر میرے عذاب میں ڈال دو اور اسے میری ناراضی کا مزہ چکھاؤ۔جس نے بے حیائی کی اس پر میرا غضب انتہائی سخت ہوگا۔''

اے لغزشوں اور عُیوب میں مبتلا شخص!غفلت سے بیدار ہوجا۔موت کے بعد کون تیری طرف سے معافی مانگے گا اور توبہ کرے گا......؟

(40)......سرکارِوالا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے:اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کواس حال میں دیکھنا پسند فرماتا ہے کہ اس کا بندہ اس کی بارگاہ میں عاجزی و اِنکساری کرتے ہوئے دُعا میں مشغول ہو۔اگر وہ اس سے مانگے تو وہ اسے عطا فرماتا ہے اور دُعا کرے تو قبول فرماتا ہے۔

آگاہ ہوجاؤ!اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:''مَیں توبہ کرنے والوں کا

دوست، مخلوق کے دھتکارے ہوؤں کا سہارا اور فریاد کرنے والوں کا فریاد رَس ہوں۔ ہے کوئی جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اسے محروم رکھا ہو۔ ہے کوئی جس نے توبہ کی ہو اور میں نے قبول نہ کی ہو اور ہے کوئی ایسا جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے اسے عطا نہ کیا ہو۔ مَیں کریم ہوں اور کرم میری طرف سے ہے۔ میں جواد ہوں اور جود وعطا میری ہی طرف سے ہے۔ مَیں اس کو بھی عطا کرتا ہوں جو مجھ سے مانگتا ہے اور اسے بھی جو نہیں مانگتا۔ میری رحمت کے دروازے سے گنہگاروں کو دھتکارا نہیں جاتا۔''

پھر تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

{٦}

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۸، الاعراف:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

چوتھا باب:

لوطی کی سزا

{٧} اَللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ مَاخَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

(پ١٩، الشعراء:١٦٥،١٦٦)

ترجمۂ کنزالایمان: کیامخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہواور چھوڑتے ہووہ جو تمھارے لئےتمہارے رب نے جوروئیں بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔

لواطت کی دنیاوی سزا:

(41)......حُسنِ اَخلاق کے پیکر،نبیوں کے تاجور،مَحبوبِ رَبِّ اَکبرصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:''جوقومِ لوط کا ساعمل (یعنی مرد سے بدفعلی) کرے تو کرنے والےاورکروانے والے دونوں کوقتل کردو۔''

عرشِ الٰہی کانپ اُٹھتا ہے:

(42)......حضرت سیِّدُ نا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَافرماتے ہیں:''**لواطت** کی سزا یہ ہے کہ لوطی کو بلندو بالا چوٹی سے پھینکا جائے پھراُوپر سے اس پر اس وقت تک پتھر برسائے جائیں جب تک مر نہ جائے اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قومِ لوط کو یہی سزادی تھی کہ ان پرآسمان سے پتھر برسائے تھے۔

اور**لواطت** کرنے والا اگر دنیا بھر کے پانی سے نہالے پھربھی (اس کا باطن) ناپاک ہی رہے گا جب تک کہ توبہ نہ کرلے۔اسی لئے شیطان بھی جب مرد کو مرد پر دیکھتا ہےتو عذاب کے خوف سے وہاں سے بھاگ جاتا ہےاور جب کوئی مرد کسی مرد پرسوار ہوتا (یعنی اس سے بدفعلی کرتا) ہےتو عرشِ الٰہی کانپ اُٹھتا ہےاور قریب

ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑے۔ ملائکہ آسمان کے کناروں کو پکڑ کر اس وقت تک ''قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾'' (پ ۳۰، اخلاص: ۱) کی تلاوت کرتے رہتے ہیں جب تک اللہ جبار وقہار عَزَّوَجَلَّ کا غضب ٹھنڈا نہیں ہوتا۔''

آگ نے لڑکے کی شکل اختیار کرلی:

(43)......منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جنگل میں کسی آگ کے قریب سے گزرے جس میں ایک شخص جل رہا تھا۔ آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس آگ کو بجھانے کے لئے پانی لائے تو اس آگ نے ایک لڑکے کی شکل اختیار کرلی اور وہ مرد آگ کی صورت میں تبدیل ہو گیا تو اس پر حضرت سیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رونے لگے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ''یارب عَزَّوَجَلَّ! ان دونوں کو ان کی اصلی حالت پر لوٹا دے تاکہ میں ان کے گناہ کے بارے میں پوچھوں۔'' تو وہ آگ ان دونوں سے دور ہو گئی۔ آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دیکھا کہ ان میں سے ایک مرد اور دوسرا لڑکا تھا۔ مرد نے عرض کی: یانبی اللہ عَلَیۡہِ السَّلَام! مَیں دنیا میں اس لڑکے کی محبت میں گرفتار تھا۔ **شہوت** نے مجھے اس حد تک پہنچا دیا کہ میں نے جمعہ کی رات اس کے ساتھ **بدفعلی** کی اور پھر دوسرے دن بھی اس کے ساتھ بدفعلی کی۔ ایک شخص ہمارے قریب آیا اور کہا: ''تم ہلاک ہو جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔'' میں نے اسے جواب میں کہا: ''مجھے نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے اور نہ ہی مَیں اس سے ڈرتا ہوں۔'' پھر جب میں اور یہ لڑکا مر گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم دونوں کو آگ کی صورت کر دیا۔ اب کبھی یہ آگ بن کر مجھے جلاتا ہے اور کبھی مَیں آگ بن کر

اِسے جلاتا ہوں اور ہمیں یہ عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا۔''

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُس کے غضب اور نارِ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

سات قسم کے لوگوں پر لعنت:

(44)......شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمکا فرمانِ عبرت نشان ہے:''سات قسم کے لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ لعنت فرماتا ہےاور قیامت کے دن ان کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گااور ان سے کہا جائے گا: جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی اس میں داخل ہو جاؤ۔''

وہ سات افراد یہ ہیں: (۱) قومِ لوط کا سا عمل کرنے اور (۲) کروانے والا (۳) ماں اور اس کی بیٹی کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرنے والا (۴) اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا (۵) عورت کے پچھلے مقام میں وطی کرنے والا (۶) مُشت زنی کرنے والا مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے اور (۷) اپنے پڑوسی کو ایذا دینے والا۔''

شیطان کا پسندیدہ عمل:

(45)......حضرت سیِّدُ نا سلیمان بن داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شیطان ملعون سے پوچھا:''تجھے کون سا عمل (یعنی گناہ) زیادہ پسند ہے؟'' ابلیسِ لعین نے کہا:''مجھے لواطت سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں اور چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل یہ ہے کہ مرد کے اُوپر مرد اور عورت کے اُوپر عورت آئے (یعنی بدفعلی کرے) اس لئے مجھے اس سے زیادہ محبوب کوئی عمل نہیں۔'' حضرت سیِّدُ نا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا:''تُو ہلاک ہوجائے! ایسا کیوں ہے؟'' اس نے کہا:''اس لئے کہ جس کو اس کی عادت پڑ جاتی

ہے اسے ایک گھڑی صبر نہیں آتا۔اسی لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا اس پر شدید غضب ہوتا ہے اور جس پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا غضب شدید ہو جائے۔ وہ اسے توبہ سے روک دیتا ہے۔"

قومِ لوط کے افعال:

(46)......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"شطرنج کھیلنا، گدھوں کی دوڑ کا مقابلہ کرانا، کتوں میں لڑائی کروانا، مینڈھوں کی آپس میں ٹکر مروانا، مرغ بازی کرنا، تہبند کے بغیر حمام میں جانا اور ناپ تول میں کمی کرنا یہ سب قومِ لوط کے افعال ہیں۔ **ہلاکت ہے** اس شخص کے لئے جو ایسے کام کرے اور ان کا سب سے بڑا گناہ عورت کا عورت سے اور مرد کا مرد سے **لواطت** (یعنی بدفعلی) کرنا تھا۔

جب انہوں نے حیاء کی چادر سروں سے اُتار پھینکی اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانیوں پر دَلیر ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سروں کے بل اوندھا گرا دیا۔ان کے شہروں کو اُلٹ دیا اور آسمان سے پتھروں کی بارش برسا کر انہیں عذاب دیا۔"

آگ کی چادریں:

(47)......حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قرآنِ مجید پڑھنے والی دو عورتوں نے میرے پاس آکر پوچھا:"کیا عورت کے عورت پر سوار ہونے (یعنی بدفعلی کرنے) کے عمل کا ذکر کتاب اللہ میں ہے؟" میں نے کہا:"ہاں! ہے اور وہ تُبَّع (نامی بادشاہ) کی قوم کے تذکرہ میں ہے۔اسی سبب سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس کی قوم کو ہلاک کر دیا تھا۔" اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب نبی، حضرت سیِّدُنا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خبر دی کہ"ایسی عورتوں کے

لئے آگ کی قمیصیں، آگ کی چادریں، آگ کے کمر بند، آگ کے سر پوش اور آگ ہی کے موزے تیار کئے گئے ہیں۔"

ایک اور حدیث پاک میں یوں آیا ہے کہ "جب عورت، عورت سے بدفعلی کرتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتے کو حکم فرماتا ہے کہ وہ ان کے لئے آگ کی چادریں اور قمیصیں اور آگ کے موزے تیار کرے۔" اور اس سے بڑھ کر یہ عذاب ہوگا کہ اس عورت کو بچھوؤں سے بھری آگ میں پھینک دیا جائے گا اور عورت کے ساتھ اس کے پچھلے مقام میں وطی کرنا (مرد سے) **لواطت** کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے اور ایسا تو کافر ہی کرتا ہے۔"

جس گھر میں زنانہ مرد ہو اس پر لعنت:

(48)......حضور نبی کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس گھر پر لعنت فرماتا ہے جس میں زنانہ مرد (یعنی عورتوں جیسی وضع قطع اپنانے والا مرد) داخل ہوتا ہے۔"

(49)......حضور نبی پاک، صاحبِ لَوْ لاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ، مردانی عورتوں (یعنی مردوں جیسی وضع قطع اپنانے والیوں) اور زنانے مردوں (یعنی عورتوں جیسی وضع قطع اپنانے والوں) پر لعنت فرماتا ہے۔"

قومِ لوط کی بستی میں پھینک دیا جاتا ہے:

(50)......حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص قومِ لوط کا سا عمل کرتے ہوئے مر جائے تو وہ اپنی قبر میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہر پاتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا

ہے جس کی شکل وصورت اُچک لینے والے پرندے کی مانند ہوتی ہے۔ وہ اسے اپنے پنجوں سے اُچک کر قومِ لوط کی بستی میں پھینک آتا ہے تو وہ جہنم میں ان کے ساتھ سنگسار ہوگا اور اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے: ''آیِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ'' یعنی یہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس ہے۔''

بے سر کے بچے:

(51)......نوحضور پرنور، شافعِ یوم النشو ر صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: قیامت کے دن ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر نہیں ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جاننے کے باوجود ان سے پوچھے گا: ''تم کون ہو؟'' وہ عرض کریں گے: ''ہم مظلوم ہیں۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ پوچھے گا: ''تم پر کس نے ظلم کیا؟'' وہ عرض کریں گے: ''ہمارے باپوں نے، کیونکہ وہ دنیا میں مَردوں سے بدفعلی کر کے ہمیں ان کے پچھلے مقام میں ڈال دیا کرتے تھے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''ان کے باپوں کو جہنم میں ڈال دو اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو: ''آیِسِیْنَ مِنْ رَّحْمَتِی'' یعنی یہ سب میری رحمت سے مایوس ہیں۔''

اے بندے! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے، اس سے پہلے کہ تیرے اعضاء تیرے خلاف گواہی دیں اور تیری زبان کو حلق سے نکال لیا جائے تُو اس کی رحمت سے محروم ہونے سے بچ اور نافرمانیوں، خطاؤں اور گناہوں سے توبہ کر لے۔ وہ مالک ومولیٰ عَزَّوَجَلَّ تمہیں، تمہارے ناموں سے بلائے گا جو کسی وقت بھی کسی کام سے بے خبر نہیں۔ اے نافرمان بندے! اس کی بارگاہ میں گڑگڑا کر گناہوں سے توبہ کر لے بے شک وہ کرم فرمانے والا، حلم والا اور غفور ورحیم ہے۔

پانچواں باب: # سُود خور کی سزا

{٨} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً۪ (پ٤، ال عمران:١٣٠)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! سود دُونا دُون نہ کھاؤ۔

{٩}

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۲۷۸) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ (پ٣، البقرۃ:٢٧٨، ٢٧٩)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ناراضی مول لینے والا:

سود خور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنگ کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے جنگ کا اعلان فرماتا ہے۔ **ہلاکت ہے** اس شخص کے لئے جس کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان جنگ ہو اور اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہو۔

گھروں جیسے پیٹ:

(52)......سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ میں نے اپنے سر کے اوپر سے گرج اور کڑک دار بجلی کی مثل ایک آواز سنی اور کچھ مردوں کو دیکھا جن کے پیٹ گھروں کی مانند (بڑے بڑے) تھے جن میں سانپ اور بچھو جوش مارتے نظر آرہے

تھے۔مَیں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دریافت کیا:''یہ کون ہیں؟''تو انہوں نے عرض کی:''یہ سود خور ہیں۔''

گویا اپنی ماں سے زنا کیا:

(53)......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:''جس نے سود کھایا اگرچہ ایک ہی درہم ہو تو گویا اس نے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کیا۔''

سودی لین دین کرنے والوں پر لعنت:

(54)......سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:''عذاب کے فرشتے سود کھانے والوں کو اس طرح پچھاڑے دیں گے جس طرح سخت بخار والا پچھاڑے کھاتا ہے۔''

(55)......تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَحسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے:''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سود لینے والے، سود دینے والے، سود کے گواہ اور سود کے لکھنے والے اور گودنے اور گدوانے والی (اس سے مراد سُوئی سے جسم کو چھید کر اس میں رنگ یا سرمہ بھرنا ہے) اور حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے [1] اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔''

......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب''بہارِ شریعت'' جلد دوم صفحہ 180 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:''نکاح بشرط التحلیل (حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح کرنا) جس کے بارے میں حدیث پاک میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب وقبول میں حلالہ کی......

بیماریاں اور خون ریزیاں عام ہوجائیں گی:

(56)......حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''آخری زمانے میں چار بری خصلتیں عام ہوں گی: (۱) سود کھانا (۲) خرید وفروخت میں جھوٹی قسم کھانا (۳) ناپ اور (۴) تول میں کمی کرنا۔ جب یہ برائیاں عام ہوں گی تو لوگوں میں کئی طرح کے امراض پھیل جائیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو خونریزی میں مبتلا کردے گا۔''

{۱۰} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَؕ۝۶ ترجمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (پ ۳۰، المطففین: ٦)

(یعنی سب کھڑے ہوں گے) سوائے سود خور کے کہ وہ کھڑا ہونا چاہے گا لیکن مجنون اور مخبوط الحواس (یعنی بے ہوش) ہوکر گر پڑے گا یہاں تک کہ لوگ حساب سے فارغ ہوجائیں گے۔

پیٹ کو آگ سے بھر دیا جائے گا:

(57)......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس شخص نے جتنا سود کھایا ہوگا

......شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہِ تحریمی ہے۔ زوجِ اول وثانی (یعنی پہلا شوہر جس نے طلاق دی اور دوسرا جس سے نکاح کیا) اور عورت تینوں گناہ گار ہوں گے مگر عورت اس نکاح سے بھی بشرائط حلالہ شوہرِ اول کے لیے حلال ہوجائے گی اور شرط باطل ہے اور شوہرِ ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں اور اگر عقد میں شرط نہ ہوا گرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیتِ خیر ہو تو مستحقِ اجر ہے۔''

(الدرالمختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ٥، ص ٥١، وغیرھا)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے پیٹ کو اُتنا ہی آگ سے بھرے گا اور اگر اس نے (سود سے) کوئی مال کمایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا اور سود خور اس وقت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور لعنت میں رہتا ہے جب تک اس کے پاس ایک بھی سودی قیراط (یعنی دینار کا بیسواں حصہ) موجود ہوتا ہے۔''

سود نیکیاں مٹاتا اور گناہ بڑھاتا ہے:

(58)......شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ذیشان ہے: ''سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی برابر برابر ہونا چاہئے اور جو زائد (یعنی سود) ہے اس سے سود لینے والے کو جہنم میں داغا جائے گا اور سود نیکیوں کو ختم کرتا، عبادات کو باطل کرتا اور گناہوں کو بڑھاتا ہے۔ اور جس روزہ دار نے سود کے مال سے افطار کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا روزہ قبول نہیں فرمائے گا اور جس نے اس حال میں نماز پڑھی کہ اس کے پیٹ میں حرام (یعنی سود) تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا اور اگر اس سودی مال سے صدقہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا صدقہ قبول نہیں فرمائے گا اور سود خور پر بروزِ قیامت کوئی لمحہ ایسا نہ گزرے گا کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر لعنت نہ فرمائے۔''

یاد رکھئے! حق تعالیٰ کا سود خور سے اعلانِ جنگ ہے اور وہ اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا نہ اس سے کلام فرمائے گا۔ پس اے بندے! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ میں اپنی کمزوری پر نظر ڈال کہ کون مغلوب ہوگا اور جہنم میں ڈالا جائے گا۔

کم تولنے والے کی سزا:

(59)......حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے خود جہنم روزانہ پانچ مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اگر اس میں پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی تپش سے پگھل جائیں۔ نماز میں سستی اور ناپ تول میں کمی کرنے والے اس وادی میں قید کئے جائیں گے۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس نے زمین و آسمان کے برابر چوڑائی والی جنت کو ایک یا دو دانے (یعنی معمولی چیز) کے بدلے بیچ دیا۔''

سیاہ چہرہ:

(60)...... حضور نبیِّ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''**کم تولنے والا بروزِ قیامت** اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ، زبان باہر نکلی ہوئی اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ اس کی گردن میں آگ کا ترازو ہوگا (پھر اس کو دو پہاڑوں کے درمیان بٹھا کر) اس سے کہا جائے گا: یہاں سے یہاں تک تولو۔ یوں اس کو دونوں پہاڑوں کے درمیان **پچاس ہزار سال** تک عذاب دیا جاتا رہے گا۔''

(61)...... حضرت سیِّدُ نا علاَّمہ **قاضی عیاض** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ''کچھ چہرے قیامت کے دن کم تولنے کی وجہ سے سیاہ ہوں گے۔''

پانچ سے بچنے کے لیے پانچ سے بچو:

(62)...... حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''**اے لوگو!** پانچ باتوں سے بچنے کے لئے پانچ باتوں سے بچو:

(۱) جو قوم **کم تولتی** ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں مہنگائی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۲) جو قوم **بدعہدی** کرتی ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے دشمنوں کو ان پر مُسلَّط کر دیتا ہے۔

(۳) جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بارش کا پانی روک لیتا ہے اور

اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جاتا۔(۴) جس قوم میں فحاشی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو طاعون کے مرض میں مبتلا کردیتا ہے۔(۵) جو قوم قرآنِ پاک کے بغیر فیصلہ کرتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو زیادتی (یعنی غلط فیصلے) کا مزا چکھاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ڈر میں مبتلا کردیتا ہے۔''

حرام کے ایک درہم کا وبال:

(63)......حضور نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: ''پُل صراط کی پشت پر آگ کے آنکڑے ہوں گے۔ جس نے حرام کا ایک بھی درہم لیا ہوگا وہ آنکڑے اس کے پاؤں کو پکڑ لیں گے تو وہ اس وقت تک پُل صراط سے نہیں گزر سکے گا جب تک اس درہم کا مالک بدلے میں اس کی نیکیوں میں سے نہ لے لے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس (مالکِ درہم) کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے اور وہ جہنم میں گر پڑے گا۔ اس سے پہلے کہ تمہاری نیکیاں چھین لی جائیں جو مال ظلماً (یعنی ناحق) لیا ہے اسے اس کے مالک کو لوٹا دو۔''

بھیانک آواز:

(64)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے کوئی شے چوری کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن میں آگ کا طوق ہوگا اور جس نے حرام کی کوئی شے کھائی اس کے پیٹ میں آگ بھڑ کائی جائے گی اور وہ جس وقت اپنی قبر سے اُٹھے گا ساری مخلوق اس کی بھیانک آواز سے کانپ اُٹھے گی یہاں تک کہ

خدائے اَحکم الحاکمین عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کے درمیان جو فیصلہ فرمانا ہے فرمادے۔''

اے کمزور وناتواں بندے! توبہ کے ذریعے اپنے گناہوں کی بیماری کا علاج کرلے اور اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگ، تاکہ وہ تجھے (گناہوں کی بیماری سے) شفاء دے دے تو ممکن ہے کہ وہ تجھ پر رحم فرمائے اور تجھے اپنا قُرب عطا فرمائے۔ اس سے پہلے کہ تجھے عذاب میں مبتلا کرکے غمگین ورُسوا کیا جائے اور تیری زبان گونگی ہوجائے اور تیرے دل پر مہر لگ جائے۔ تُو اپنی آخرت کا زادِراہ خوب اکٹھا کرلے کیونکہ تھوڑا زادِراہ تجھے کافی نہ ہوگا۔

۞۞۞۞۞۞۞

چھٹا باب: نوحہ[1] کرنے والی کی سزا

{۱۱} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم ہی وارث ہیں۔

اپنے مینڈھے کو ذبح کرتے وقت جس طرح قصاب کی ناراضی اچھی نہیں ہوتی (بلا مثال وبلا تشبیہ) اسی طرح اپنے بندے کو موت دیتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اس بندے کے لئے اچھی نہیں ہوتی۔

[1] ......دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِشریعت'' جلداوّل صفحہ253 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونا جس کو بَین کہتے ہیں، بالاجماع حرام ہے یوہیں واویلاوامصیبتا (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کے چلاّنا۔'' (الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، الجزء الاول، ص۱۳۹، وغیرھا)

کپڑے پھاڑنے پر وعید:

(65)......صحیح مسلم شریف میں ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں اس شخص سے بیزار ہوں جس نے جھوٹی قسم کھائی، (کسی کے مرنے پر) کپڑے پھاڑے اور چوری کی۔''

{۱۲}

وَالَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

(پ۱۹، الفرقان: ۷۲)

ایک قول یہ ہے کہ جھوٹی گواہی سے مراد ''نوحہ کرنا یعنی میت پر رونا پیٹنا'' ہے۔

قیامت میں رونے پیٹنے کی اجرت:

(66)......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''**نوحہ** کرنے والی عورت اپنی قبر سے اس حال میں اُٹھے گی کہ اس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود ہوں گے اور اس پر خارش کا کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت کی چادر اور تارکول کا لباس ہوگا۔ وہ اپنے ہاتھوں کو سینے پر رکھے چیختی چلاتی کہے گی ''ہائے بربادی'' فرشتے کہیں گے: اٰمِین (یعنی ایسا ہی ہو)۔ پھر اس کو رونے پیٹنے کی اُجرت (یعنی بدلے) میں جہنم کی آگ دی جائے گی۔''

نوحہ کرنے والی پر لعنت:

(67)......سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''**نَوحہ** کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔''

کبھی نہیں روؤں گی:

(68)......ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا: ''کیا تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک زمانے میں مہاجرین کی عورتیں **نَوحہ** کرتی تھیں؟'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''نہیں۔'' پھر ارشاد فرمایا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک عورت روتی ہوئی بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَاالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضر ہوئی جس کا باپ، بیٹا اور بھائی جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے اِستفسار فرمایا: ''تجھے کس مصیبت نے رُلایا ہے؟'' اس نے عرض کی: ''میرے گھر کے تمام مرد فوت ہو گئے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے۔'' اس نے عرض کی: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب میرے لئے جنت ہے تو مَیں آج کے بعد کبھی نہیں روؤں گی۔''

(پھر حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ارشاد فرمایا:) جبکہ اس زمانے کی عورتیں چہروں کو نوچتی، گریبان چاک کرتی اور بالوں کو اکھیڑتی ہیں۔

دو بری آوازیں:

(69)......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک آوازوں میں بُری آوازیں دو ہیں: (۱) مصیبت کے وقت رونے پیٹنے والی کی آواز اور (۲) خوشی

کے وقت باجوں کی آواز۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''باجا بجانے والے اور سننے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔''

نوحہ کا دلّال:

{۱۳} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ (پ۲۶، الذّٰریٰت: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے اَموال، نعمت وخوشی کے وقت گانے والیوں اور مصیبت کے وقت رونے پیٹنے والیوں کو دیتے ہیں۔ جب کوئی اس حال میں مرتا ہے کہ اس پر قرض بھی ہوتا ہے اور اس کے پاس لوگوں کی امانتیں بھی ہوتی ہیں اور اس کے ذمے لوگوں پر ظلم وستم کے مؤاخذے (یعنی مطالبے) بھی ہوتے ہیں تو وہ اپنی روح نکلنے کے وقت دہشت زدہ اور بارگاہِ ربُّ العالمین میں حاضر ہوتے وقت مصائب سے دوچار ہوتا ہے۔ اپنے گناہوں کے بوجھ کے ہلکا ہونے کی تمنا کرتا ہے اور شیطان قبر تک اس کے ساتھ جاتا ہے۔ پھر جب فرشتے اس کے گناہوں کے سبب اس کو جھڑکتے اور عذاب کی وعید سناتے ہیں تو اس کو سن کر شیطان کہتا ہے: ''اے فلاں! کیا تُو مجھے جانتا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَیں تیری سزا وعذاب میں مزید اضافہ کراؤں گا۔ وہ گناہ جو تُو نے نہیں کیا اس پر بھی تیری پکڑ ہوگی۔'' پھر شیطان اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور گویا کہ **نوحہ کا دلّال** بن کر کہتا ہے: ''تمہارے مُردوں پر تمہارا ماتم زیادہ آسان ہے، فلاں کی مثل غم بھی زیادہ ہو اور رونا بھی بہت زیادہ ہو اور فلاں کی طرح چیخ و پکار اور رونا پیٹنا بھی

ہو۔تم نوحہ کرنے والی فلانی عورت کو بلالاؤ اور اسے پیسے دے کر **نوحہ** کراؤ۔''

تو میت کے گھر والے نوحہ کرنے والی کو اُجرت پر لاتے ہیں اور وہ بغیر کسی مصیبت کے روتی ہے اور اپنے آنسوؤں کو دراہم (یعنی روپیوں) کے عوض بیچتی ہے اور زندہ لوگوں کو گھروں کے اندر فتنہ میں اور مُردوں کو قبروں کے اندر عذاب میں مبتلا کرتی، ان کا اجر وثواب روکتی اور ان کے (گناہوں کے) بوجھ میں اضافہ کرتی ہے اور میت کی خوبیاں مبالغہ کے ساتھ بیان کرتی ہے جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ میت اور اہل میت پر ناراض ہوتا ہے۔

اور اُس مردے کی قبر میں جہنم کی 70 کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں جن میں سے سیاہ کتے میت کے پاس آتے ہیں اور اسے نوچ ڈالتے ہیں اور عذاب کے فرشتے اس کے سر کو کوٹتے اور ضربیں لگاتے ہیں۔ مردہ کہتا ہے: ''**ہائے ہلاکت!** یہ عذاب کہاں سے آ گیا؟'' ملائکہ کہتے ہیں: ''یہ تیرے گھر والوں کی طرف سے تیرے لئے تحفہ ہے۔'' مردہ کہتا ہے: ''اللہ تعالیٰ ان کو میری طرف سے جزائے خیر نہ دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کو بھی ایسے ہی عذاب دے جیسے انہوں نے مجھے عذاب میں مبتلا کیا ہے۔''

ملائکہ کہتے ہیں: ''ضرور ہر ایک کو اسی طرح عذاب دیا جائے گا۔'' مردہ کہتا ہے: ''نوحہ تو انہوں نے کیا، (میری) خوبیاں مبالغہ کے ساتھ بیان تو انہوں نے کیں، منہ پر طمانچے تو انہوں نے مارے، مجھے کس گناہ کے سبب عذاب دیا جارہا ہے؟'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے فرماتا ہے: ''تیرا گناہ یہ ہے کہ تُو نے اپنے گھر والوں سے وعدہ نہ لیا تھا کہ وہ تیرے مرنے کے بعد مجھ سے جنگ نہیں کریں گے۔ اور جو

اپنے عزیز واقارب کو اس بات کی وصیت کرنا بھول جائے گا کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جنگ نہ کریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو عذاب دے گا۔'' (1)

تارکول کالباس:

(70)......شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافرمانِ عبرت نشان ہے:''نوحہ کرنے والی اگراپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو بروزِ قیامت اس حال میں اُٹھے گی کہ اس پر تارکول کالباس اور خارش کی قمیص ہوگی۔(جس پر نوحہ کیا گیا اُس)مردہ کے علاوہ کسی کو بھی دوسرے کے گناہوں کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جاتا اور مردے کواس کے گھر والوں کے رونے کے برابر عذاب دیا جاتا ہے۔''

جب گھر والے کہتے ہیں:''اے ہماری عزت! اور اے ہماری وجاہت! تیرے بعد ہمارا کون ہوگا؟''پس میت اپنی قبر میں اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے اور عذاب کے فرشتے اہلِ میت کے ہر کلمہ پر میت کو ایک ضرب لگاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جوڑ ٹوٹ جاتے ہیں اور فرشتے اسے کہتے ہیں:''کیا تُو ویسا ہی تھا جیسا کہ تیرے گھر والوں نے کہا؟ کیا تو ان کو رزق دیتا تھا؟ یا تُو ان کا امیر یا کفیل تھا؟''تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے:''یارب عَزَّوَجَلَّ! مَیں تو بہت کمزور وناتواں تھا اور تُو ہی وہ پاک ذات ہے جو مجھے بھی اور ان کو بھی رزق دیتا ہے۔''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:''مَیں نے تجھے اس لئے سزا دی کیونکہ تُو

---

(1)......فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ''(میت کو عذاب اس صورت میں ہوگا)جبکہ اس نے رونے کی وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور اس نے منع نہ کیا ہو یا یہ مطلب ہے کہ ان کے رونے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے۔''
(انوارالحدیث،میت پررونے کابیان،ص۲۱۸،ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

نے (مرنے سے پہلے) اِن کو اس (نوحہ) سے **منع نہیں** کیا تھا۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرم کیوں نہ آئی:

(71)......حضرت سیِّدُ نا ابواُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، کہ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بروزِ قیامت **نوحہ** کرنے والی کو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک راستے پر کھڑا کیا جائے گا جبکہ اس کے کپڑے تارکول کے ہوں گے اور اس کے چہرے پر آگ کا نقاب ہوگا۔ فرشتے میت کو گھسیٹ کر لائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی روح کو اس کے جسم میں واپس لوٹا دے گا۔ پس اُسے نوحہ کرنے والی کے سامنے لٹا دیا جائے گا۔ اور عذاب کے فرشتے اس سے کہیں گے: ''اس پر نوحہ کر جیسے دنیا میں تُو نے اس پر نوحہ کیا تھا۔'' وہ کہے گی: ''مجھے آج کے دن شرم آتی ہے۔'' فرشتے اسے مارتے ہوئے کہیں گے: ''اے مَلْعُوْنَہ (یعنی لعنت کی گئی عورت)! دُنیا میں تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے **شرم کیوں نہ آئی**، کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری آواز سن رہا ہے؟'' پھر نوحہ کرنے والی (اس کے علاوہ) دوسری بات کہے گی تو اس کی ٹانگ کاٹ دی جائے گی، پھر کوئی اور بات کہے گی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا جس پر وہ چلائے گی: ''ہائے! میری ہلاکت۔''

اور **میت** کہے گی: ''میرا کیا گناہ ہے؟'' فرشتے کہیں گے: ''تیرا گناہ یہ ہے کہ تُو نے مرنے سے پہلے ان کو (نوحہ کرنے سے) منع نہیں کیا تھا۔'' پھر فرشتے اسے ایسی مار ماریں گے کہ اس کے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تمام اعضاء بدن سے کٹ کر گر پڑیں گے اور جب بھی فرشتے اسے ایک ضرب لگائیں گے تو وہ

اس زور سے چیخے گا کہ ساری مخلوق رو پڑے گی اور وہ ہمیشہ چیختا چلّاتا رہے گا اور سات مرتبہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ اہلِ خیر سے ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرما دے گا اور اگر اہلِ شر سے ہوا تو جہنم میں ڈال دے گا۔

پھر **نوحہ** کرنے والی کو آگ کا نیزہ، آگ کی زرہ اور آگ کی ڈھال دی جائے گی اور آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے اور عذاب کے فرشتے اُسے کہیں گے: ''اے مَلْعُوْنَه! چل! آج اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کر جس طرح دُنیا میں جنگ کیا کرتی تھی تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ آج کے دن کون مغلوب، ذلیل، خائب و خاسر اور آگ میں ڈالا جائے گا؟'' **نوحہ** کرنے والی کہے گی: ''ہائے! میری ہلاکت و بربادی!'' پھر اس کو اور جو اس کے ساتھ (نوحہ کرنے میں) شریک تھے، ان کو اور جو اس کے اس فعل پر راضی تھے، ان سب کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا اور اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

ہائے بربادی! ہائے ہلاکت!

(72)......حضور نبیِّ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے **نوحہ** کے کلمات کہے اور وہ سات ہوئے تو وہ قیامت کے روز اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر تارکول کی چادر، خارش کا لباس اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت کا کُرتا ہوگا اور وہ اپنے ہاتھوں کو سر پر رکھے ہوئے کہے گی: ''ہائے بربادی! ہائے ہلاکت۔'' تو جو فرشتہ اسے گھسیٹ رہا ہوگا، کہے گا: ''آمین (یعنی ایسا ہی ہو)۔'' یہاں تک کہ اسے (جہنم کے نگران فرشتے) حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کر دے گا۔

(73)......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نوحہ کرنے والیوں کی جہنم میں دو صفیں بنائے گا ایک صف جہنمیوں کی دائیں جانب اور ایک بائیں جانب اور وہ اس طرح جہنمیوں پر بھونکیں گی جیسے کتّے بھونکتے ہیں۔''

آنسوؤں پر اُجرت:

(74)......امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک عورت کو (نوحہ کی مثل) اشعار گاتے ہوئے سنا تو اس کو درّے سے اتنا مارا کہ اس کی اوڑھنی اُتر گئی۔ لوگوں نے عرض کی: ''یا امیر المؤمنین! کیا اس کے لئے عزت وعظمت نہیں ہے؟'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں! اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صبر کا حکم فرماتا ہے اور یہ روکتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بے صبری سے منع فرماتا ہے اور یہ اس کا حکم دیتی ہے اور اپنے آنسوؤں پر اُجرت لیتی ہے۔''

کفر کے مترادف تین باتیں:

(75)......حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تین باتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کفر کرنے کے مترادف ہیں: (۱) گریبان پھاڑنا (۲) بال نوچنا یا (فرمایا) رخسار پیٹنا اور (۳) نوحہ کرنا۔''

مزید فرمایا: ''فرشتے **نوحہ** کرنے والی اور گانا گانے والی کے لئے دعائے رحمت نہیں کرتے، اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نوحہ کرنے والی، گانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرماتا ہے اور رخساروں پر طمانچے مارنے والی، اپنی

مصیبت پر چیخنے چلانے والی، نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرماتا ہے۔"

(76)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عورتوں کو جنازے کے پیچھے چلنے کی اُجرت لینا جائز نہیں۔"

ہم میں سے نہیں:

(77)......سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں) جو اپنے منہ پر طمانچے مارے، گریبان چاک کرے اور زمانۂ جاہلیت کی طرح واویلا مچائے۔"

{۱۴} اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر اُن پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

شعلے، پہلوؤں کو کھا ڈالیں گے:

(78)......شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: "**پُل صراط** جہنم پر اس طرح رکھا جائے گا جس طرح نہر کے دائیں اور بائیں کنارے پر پل رکھا جاتا ہے۔ اگر (گزرنے والا) مسلمان نمازی ہوا تو اس کی دائیں جانب ایک پردہ حائل ہو جائے گا اور اگر مصیبتوں اور آفات پر صبر کرنے والا بھی ہوا تو اس کی بائیں جانب بھی ایک پردہ حائل ہو جائے گا اور اگر نہ نمازی ہوا نہ صابر تو **پُل صراط** عبور کرتے وقت جہنم کے

شعلے اس کے پہلوؤں کو کھاڈالیں گے۔ تم صبر و نماز سے مدد طلب کرو تاکہ تم سے آگ کے شعلے دور کر دیئے جائیں۔''

صابرین کے لئے اُخروی انعامات:

(79)......سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''قیامت کے دِن جب منادی ندا کرے گا کہ ''کون ہے جس کا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر قرض ہے؟'' تو مخلوق کہے گی: ''ایسا کون ہے جس کا قرض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ہو؟'' فرشتے کہیں گے: ''وہ جسے (دنیا میں) ایسی مصیبت میں مبتلا کیا گیا جس سے اس کا دل غمگین ہوا، آنکھوں سے آنسو بہے لیکن اس نے ثواب کی امید پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے صبر کیا۔ آج وہ کھڑا ہو جائے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنا اَجر لے لے۔''

چنانچہ (دُنیا میں) مصیبت و آفات میں مبتلا ہونے والے بہت سے لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ فرشتے کہیں گے: ''**دعوی بغیر دلیل کے معتبر نہیں ہوتا**، تم اپنے اعمال نامے ہمیں دکھاؤ۔'' فرشتے اعمال نامے دیکھیں گے تو جس کے نامۂ اعمال میں (اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرنے والا) غصہ اور فحش کلام پائیں گے اس سے کہیں گے: ''چل! بیٹھ جا! تو صبر کرنے والوں میں سے نہیں۔'' اسی طرح جب عورت کے نامۂ اعمال میں غصہ کرنا پائیں گے تو اسے بھی ان لوگوں میں سے واپس بھیج دیں گے۔ صابر مردوں اور صابرہ عورتوں کو لیں گے اور انہیں عرش کے نیچے لے جا کر بارگاہِ ربُّ العزت میں عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! یہ تیرے صابر بندے ہیں۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''ان کو شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی (جنت میں ایک درخت کا نام ہے) کے پاس لے جاؤ۔'' وہ انہیں اس درخت کی طرف لے جائیں گے جس کی جڑ سونے کی اور پتے چاندی کے ہوں گے اور اس کا سایہ اتنا وسیع ہوگا کہ ایک گھڑ سوار اس کے نیچے 100 سال تک چلتا رہے۔ صبر کرنے والے اس کے سائے میں بیٹھ جائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ یکے بعد دیگرے ہر مرد وعورت پر تجلّی فرمائے گا اور ان سے اس طرح کلام فرمائے گا جیسے کوئی دوست اپنے دوست سے گفتگو کرتا ہے۔ چنانچہ، ارشاد فرمائے گا:

''**اے میرے صابر بندو!** مَیں نے تمہیں آزمائش میں اس لئے نہیں ڈالا تھا کہ تم میرے نزدیک ادنی تھے بلکہ اس لئے کہ تمہیں اپنی بارگاہ میں بزرگی دوں۔ میں نے چاہا کہ دنیا میں تمہیں آزمائش میں ڈال کر تمہارے گناہوں کو مٹا دوں اور جن درجات تک تم اپنے اعمال کے ذریعے نہیں پہنچ سکتے تھے (مصیبت میں مبتلا کر کے) تمہیں وہ بلند درجات عطا کر دوں۔ تم نے میری رضا کی خاطر صبر کیا اور مجھ سے حیا کی اور میرے فیصلے پر غصے کا اظہار نہیں کیا تو آج مَیں نہ تمہارے لئے میزان رکھوں گا اور نہ تمہارے اعمال ناموں کو کھولوں گا۔

{ ۱۵ }

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ (پ ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

لہٰذا میں تم سے حساب نہیں لوں گا۔'' پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ فقراء سے اس طرح ارشاد فرمائے گا: ''**اے میرے فقراء بندو!** میں نے تمہیں فقر میں تمہاری عزت کم

کرنے کے لئے مبتلا نہ کیا تھا اور نہ ہی میرے نزدیک دنیا (کے مال ودولت) کی کچھ اہمیت وعزت ہے اور میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ جو کوئی دُنیا کی کسی چیز کا مالک ہوا، مَیں اس سے اس کا حساب لوں گا اور اس سے پوچھوں گا کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ (اے گروہِ فقراء!) میں نے تمہارے لئے فقر کو پسند کیا تا کہ تم سے حساب آسانی سے لیا جائے اور تمہیں پورا پورا اَجر وثواب دیا جائے اور جس نے دنیا میں تمہیں ایک گھونٹ پانی پلایا، ایک لقمہ ہی کھلایا یا پھٹا پرانا کپڑا ہی پہنایا وہ آج (قیامت کے دن) تمہاری **شفاعت** میں ہے۔''

{ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرمائے۔ اٰمین }

بچے کی موت پر صبر کا انعام:

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس عورت سے جس کا بچہ فوت ہو گیا تھا اس طرح ارشاد فرمائے گا: ''**اے میری بندی!** مَیں تیرے بچے کی موت کا فیصلہ لوح محفوظ میں کر چکا تھا اور جب مَیں نے اس کی روح قبض کی تو تیرے دل نے جزع وفزع نہ کی اور نہ ہی تیرا دل تنگ ہوا تو سُن! آج میری رضا وخوشنودی کی تجھے خوشخبری ہو اور تجھے اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے زندگی والے گھر یعنی جنت میں اکٹھا کر دیا گیا جہاں نہ موت ہے اور نہ ہی غم وملال اور ایسے مقام میں کہ جہاں سے کبھی نکلنا نہیں۔''

قیامت میں جھنڈے لہرائے جائیں گے:

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نابیناؤں اور کوڑھ، جزام اور ہر طرح کی بیماری والوں پر بھی لطف وکرم فرمائے گا اور وہ اپنا اجر پا کر انتہائی خوش ہوں گے ان کے لئے ایسے جھنڈے ہوں گے جیسے حکماء وامرا کے ہوتے ہیں۔ تو جس نے ایک بَلا (یعنی مصیبت) پر صبر کیا ہو گا

اس کے لئے ایک جھنڈا لہرایا جائے گا اور جس نے دو قسم کی بلاؤں پر صبر کیا ہوگا اس کے لئے دو جھنڈے اور جس نے تین قسم کی مصیبتوں پر صبر کیا ہوگا اس کے لئے تین جھنڈے گاڑھے جائیں گے اور جو اس سے زیادہ بلاؤں میں مبتلا ہوگا اس کے لئے اسی قدر جھنڈے بلند کئے جائیں گے۔ فرشتے ان کو عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار کر کے ان کے سامنے جھنڈے لہراتے ہوئے جنت کی طرف لے چلیں گے۔ لوگ ان کو دیکھ کر کہیں گے: ''کیا یہ شہداء اور انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں؟'' فرشتے کہیں گے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ شہداء ہیں نہ انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ یہ تو عام لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کے مصائب پر صبر کیا اور آج کے دن نجات پا گئے۔''

لوگ تمنا کریں گے کہ ''کاش! ہم بھی مصائب و آلام میں مبتلا ہوئے ہوتے اور ہمارے گوشت **قینچیوں** سے کاٹے جاتے تاکہ ہمارے لئے بھی ان کے ساتھ حصہ ہوتا۔'' پھر جب وہ صابر بندے جنت کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو (خازنِ جنت) حضرت رضوان عَلَیۡہِ السَّلَام آکر پوچھیں گے: ''یہ کون ہیں؟'' فرشتے ان سے کہیں گے: ''دروازہ کھولئے۔'' حضرت رضوان عَلَیۡہِ السَّلَام اِسۡتِفسار کریں گے: ''ان کا حساب کس وقت ہوا، انہوں نے کب نجات پائی حالانکہ ابھی تو چند لوگ ہی قبروں سے اُٹھے ہیں اور ابھی تک تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اعمال نامے بھی نہیں کھلوائے اور نہ ہی میزان رکھا ہے؟'' ملائکہ کہیں گے: ''یہ صبر کرنے والے ہیں ان پر حساب نہیں۔ اے **رضوان**! ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو تاکہ یہ چین وسکون کے ساتھ اپنے مَحَلَّات میں بیٹھیں۔'' تب حضرت رضوان عَلَیۡہِ السَّلَام

ان کے لئے جنت کا دروازہ کھولیں گے تو وہ اپنے جنتی گھروں میں داخل ہو جائیں گے۔ خُدَّام کلمہ پڑھتے اور تکبیر کہتے ہوئے خوشی ومسَّرت سے ان کا استقبال کریں گے، اور وہ 500 سال تک جنت کے بلند درجات پر فائز رہیں گے اور مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے تک ان کا مشاہدہ کرتے رہیں گے تو صبر کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔''

صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کون سی چیز میزان کو بھاری کردے گی؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**صبر** اور جس کا صبر جتنا زیادہ ہوگا اس کے لئے پُل صراط اتنا ہی چوڑا ہوگا۔''

پل صراط اعمال کے مطابق ہوگا:

(80)......تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، مَحبوبِ رَبُّ العزت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''ہر انسان **پُل صراط** کو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز نہ پائے گا صرف ہلاک ہونے والے ہی پُل صراط کو اس حالت میں پائیں گے۔ یقیناً لوگ پُل صراط کو اپنے اعمال کے مطابق پائیں گے مصائب پر صبر اور عبادات پر استقامت کے مطابق کسی کے لئے تو وہ جزیرے کی چوڑائی کے برابر ہوگا، کسی کے لئے ایک ہاتھ کے برابر اور کسی کے لئے چار انگل کے برابر ہوگا جبکہ کسی کے لئے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اور یہ اسی کے لئے ہوگا جس نے صبر کو اختیار نہ کیا ہوگا۔ جس میں صبر نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔''

عرش کے نیچے سونے کا گھر:

(81)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: جب کوئی بچہ فوت ہوجاتا ہے اور ملائکہ اس کی روح کو لے کر (آسمان کی طرف) بلند ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کچھ جاننے کے باوجود اِسْتِفْسَار فرماتا ہے: ''اے میرے فرشتو! جب تم نے میری بندی سے اس کا بچہ، اس کے دل کا ٹکڑا لیا تو میری بندی کو کیسا پایا؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ تیری آزمائش پر راضی اور تیری نعمتوں کا شکر ادا کر رہی تھی۔'' تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''میری بندی کے لئے میرے عرش کے نیچے سونے کا گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الصَّبْر رکھو۔'' اور ایک دوسری حدیث میں ہے: ''اس گھر کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھو۔''

نابیناؤں کے لئے خلعتِ خاص:

(82)......حُسنِ حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے اپنے ایک بچے کے مرجانے پر صبر کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے اس کے نامۂ اعمال میں اُحد پہاڑ کے وزن کے برابر اَجر لکھ دیتا ہے اور جس نے دو بچوں کے مرجانے پر صبر کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت میں) اسے ایسا نور عطا فرمائے گا جو اُس کے آگے آگے ہوگا اور محشر کی ظلمت و تاریکی میں اس کے لئے روشنی کرے گا اور جس نے اپنے تین بچوں کے مرجانے پر صبر کیا تو جہنم کو عبور کرتے وقت اُس کے لئے اِس کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور جس نے اپنی ایک آنکھ کے ضائع ہونے پر صبر کیا تو وہ شخص سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا

دیدار کرے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نابیناؤں کو خلعتِ خاص سے نوازے گا اور تمام مصیبت زدوں سے پہلے ان کے لئے جھنڈے لہرائے جائیں گے اور جس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے پر صبر کیا ہوگا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے عرش کے نیچے گھر بنائے گا جس میں وہ نعمتیں ہوں گی جن کی کوئی تعریف نہیں کرسکتا۔

اور جو نماز کے اہتمام کے لئے وضو وغسل کی مشقت پر صبر کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے اس کے جسم کے ہر بال کے عوض ایک نیکی لکھ دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس وضواور غسل میں ٹپکنے والے پانی کے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کرتا رہے گا اور اس کا اَجر اس (وضواور غسل کرنے والے) کے لئے ہوگا اور جس نے لوگوں کے تکلیف دینے پر صبر کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے جہنم اور اس کے دھوئیں کی تکلیف کو روک دے گا اور جہنم کا ایک دروازہ "بَابُ التَّشَفِّیْ" ہے اس میں وہی داخل ہوگا جس نے اپنے غصے پر قابو نہ پایا اور جس نے اپنا غصہ دبایا اور اپنا حق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا وہ جب پُلِ صراط سے گزرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر وہ دروازہ بند کردے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اَذیّت دینے والے کی نیکیاں اِس کے نامۂ اعمال میں منتقل فرمادے گا اور اِس کے گناہ اُس کے نامۂ اعمال میں منتقل کردے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا ہی اچھا فیصلہ فرمانے والا ہے۔

اور جو اپنے چھوٹے بچوں کی موت پر صبر کرے اور رضائے الٰہی کے لئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ، لَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ط (یعنی ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا، کوئی طاقت ہے نہ قوت مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔) کہے، ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس

سے راضی ہو جاتا ہے اور اس چھوٹے بچے کو باپ کے لئے وقت پر کام آنے والا بنا دیتا ہے جو اسے قیامت کے بڑی پیاس والے دن حوض پر سیراب کرے گا۔''

ریشمی جُبّے اور نوری رومال:

(83)......شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:''قیامت کے دن لوگ قبروں سے بھوکے پیاسے اُٹھیں گے تو جس شخص نے گرمی کے دنوں میں نفلی روزے رکھے ہوں گے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت کے کھانے اور جنتی مشروبات بھیجے گا۔اس کا روزہ آئے گا اور حوض سے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے جام بھر بھر کر اسے خوب سیراب کرے گا اور جس شخص کا بچہ نابالغی کی حالت میں فوت ہو گیا اور اُس نے اِس پر صبر کیا ہو گا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرنے والے الفاظ بول کر اس سے جنگ نہ کی ہو گی تو وہ بچہ اپنے والد (کی مغفرت) کے لئے جھگڑے گا اور اس کو سیراب کرے گا۔ بے شک مسلمانوں کے تمام بچے حوض کے اِردگرد حور و غلماں کے ساتھ ہوں گے۔ ان پر ریشمی جُبّے اور نوری رومال ہوں گے۔ان کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں اور سونے کے پیالے ہوں گے اور وہ اپنے والدین کو سیراب کریں گے۔مگر وہ شخص جس نے اپنے بچوں کی موت پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے شکوہ کیا ہو گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بچوں کو اسے سیراب کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔''

جنت کے دروازے پر چیخ:

ایک روایت میں ہے:مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن موقف (یعنی میدان محشر) میں اکٹھے ہوں گے۔اس وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں سے فرمائے گا:

’’انہیں جنت میں لے جاؤ۔‘‘ جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہوں گے تو خازنِ جنت حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام کہیں گے: ’’مرحبا! خوش آمدید! اے مسلمانوں کے بچو! تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی حساب نہیں۔‘‘ وہ پوچھیں گے: ’’ہمارے ماں باپ کہاں ہیں؟‘‘ خازنِ جنت عَلَیْہِ السَّلَام کہیں گے: ’’تمہارے والدین تمہاری طرح نہیں ہیں اس لئے کہ ان پر گناہ، مؤاخذے (یعنی لوگوں کے مطالبے) اور برائیاں ہیں۔ ان سے ان افعال کا حساب ومؤاخذہ ہوگا۔‘‘ بچے کہیں گے: ’’انہوں نے تو ہمارے مرجانے پر صبر کیا تھا تاکہ آج کے دن انہیں اَجر وثواب عطا کیا جائے۔‘‘ خازنِ جنت عَلَیْہِ السَّلَام اس پر کوئی جواب نہ دیں گے تو بچے جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر ایک چیخ ماریں گے اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کچھ جاننے کے باوجود فرمائے گا: ’’یہ چیخ کیسی ہے؟‘‘ تو ملائکہ عرض کریں گے: ’’اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کے بچے کہتے ہیں کہ ہم اپنے والدین کے بغیر جنت میں نہیں جائیں گے۔‘‘ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ’’انہیں ان کے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہونے دو۔‘‘ چنانچہ، سب بچے اپنے اپنے والدین کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

خوشخبری ہے صبر کرنے والوں کے لئے اور **خرابی** ہے بے صبری کرنے والوں کے لئے کہ وہ کیسے اپنی بے صبری اور کم ہمتی سے اَجر وثواب کو کھو دیتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا والے کاموں کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے فیصلوں پر شکوہ وشکایت سے بچائے اور ہمیں اپنے فضل واحسان سے اپنا محبّ اور دوست بنائے۔ اس کی بارگاہ میں دعا ہے:

{۱۶}

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۸،الاعراف:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

۞۞۞۞۞۞۞

ساتواں باب: زکوٰۃ[1] ادا نہ کرنے والے کی سزا

{۱۷} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ (پ ۱، البقرۃ:۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

{۱۸}

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۴﴾ (پ ۹،الانفال:۴،۳)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

مال آگ کی سلاخیں بن جائے گا:

(84)......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

[1] ......زکوۃ کے فضائل وفوائد اور احکام ومسائل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ''مکتبۃ المدینہ'' کی مطبوعہ 149 صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ زکوۃ'' کا مطالعہ فرمالیجئے۔

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مسلمان جب مالک نصاب ہوجائے اور سونے کا نصاب بیس 20 مثقال (یعنی ساڑھے سات تولے تقریباً87 گرام 48 ملی گرام سونا) ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ نصف مثقال (یعنی اڑھائی فیصد تقریباً2 گرام 187 ملی گرام سونا) زکوٰۃ ادا کرے اور جو چاندی کے دوسو درہم کا مالک ہوجائے تو اس پر اس کی زکوٰۃ واجب ہے جبکہ وہ اس کے قبضے میں ایک سال سے ہوں اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر وہ اس مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو (قیامت کے دن) سارا مال آگ کی سلاخیں بن جائے گا۔''

{۱۹} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍۙ۝۳۴ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۝۳۵

(پ۱۰،التوبہ:۳۴،۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

اہل محشر کانپ اٹھیں گے:

(85)......حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو مالکِ نصاب ہوا اور زکوٰۃ ادا نہ کی قیامت کے دن اس کا مال

ایک اژدھے کی شکل میں آئے گا۔اُس کی آنکھوں میں آگ کے انگارے ہوں گے اور اس کے دانت لوہے کے ہوں گے۔ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے پیچھے دوڑے گا اور اس سے کہے گا: ''اپنا بخل کرنے والا دایاں ہاتھ مجھے دے تا کہ میں اسے کاٹ کر جدا کر دوں۔'' تو وہ بھاگے گا۔ اژدھا کہے گا: ''گناہوں (کی سزا) سے بھاگ کر جانے کا ٹھکانا کہاں؟'' چنانچہ وہ اسے پکڑ کر اس کا دایاں ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹ کر نگل جائے گا۔ پھر ہاتھ دوبارہ آجائے گا (جیسا کہ پہلے تھا) پھر اژدھا اس کے بائیں ہاتھ کو کاٹ کھائے گا اور جب بھی وہ اپنے دانتوں سے اسے کاٹے گا تو وہ درد سے ایسی چیخ مارے گا جس سے **اَہلِ محشر کانپ اٹھیں گے**۔ وہ اژدھا اس کے ہاتھ کو کاٹ کر کھاتا رہے گا اور وہ ہاتھ بھی دوبارہ آتا رہے گا یہاں تک کہ وہ کٹے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا ہوگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا حساب سختی سے لے گا۔ پھر اس کو جہنم کا حکم سنا دیا جائے گا۔ وہ اژدھے سے پوچھے گا: ''تُو کون ہے؟'' وہ جواب دے گا: ''مَیں تیرا مال ہوں جس کی زکوٰۃ ادا کرنے میں تُو بخل کیا کرتا تھا تو آج مَیں تیرا دشمن ہوں، مَیں تجھے ہمیشہ عذاب دیتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے معاف کر دے اور فقراء (اپنے حق کے معاملہ میں) تجھ سے چشم پوشی کر لیں۔'' پھر اسے سر کے بل اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

آگ کے سینگ:

(86)......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری

جان ہے! جو بھی بکریوں، گایوں اور اونٹوں کا مالک بنا اور اس نے ان کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن وہ جانور جیسے دنیا میں تھے اس سے زیادہ طاقتور اور قوی ہو کر آئیں گے۔ ان کے سینگ آگ کے ہوں گے وہ اپنے (زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے) مالک کو اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گے اور اپنے ناخنوں سے نوچیں گے یہاں تک کہ اس کا پیٹ چاک کر ڈالیں گے اور اس کی پیٹھ چھیل دیں گے وہ فریاد کرے گا مگر کوئی اس کی فریاد کو نہ پہنچے گا۔ پھر وہ جانور درندوں اور بھیڑیوں کی شکل میں اسے جہنم میں عذاب دیں گے۔''

صدقہ کیا ہوا مینڈھا:

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مَیں عالمِ شباب (یعنی جوانی) میں جہالت کی وجہ سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا میرے پاس کافی بھیڑ بکریاں تھیں جن کی مَیں زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا۔ ایک دن کسی فقیر نے مجھ سے ضرورت وحاجت بیان کی تو میں نے اسے ایک مینڈھا دے دیا۔ اس رات جب میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ میری تمام بھیڑ، بکریاں میری طرف آ کر مجھے سینگوں سے مار رہی ہیں اور مَیں رو رہا ہوں اور بھاگ بھی نہیں سکتا اور نہ وہاں کسی مدد کرنے والے کو پاتا ہوں۔ اتنے میں وہی مینڈھا آ گیا جسے میں نے فقیر پر صدقہ کیا تھا۔ وہ ان کو مجھ سے ہٹانے لگا۔ جب بھی اس ریوڑ میں سے کوئی جانور مجھے سینگ مارنے کے لئے آگے بڑھتا تو وہ مینڈھا سامنے کھڑا ہو جاتا اور اسے سینگ مار مار کر مجھ سے دُور کر دیتا لیکن چونکہ وہ زیادہ تھے اور یہ اکیلا، اس لئے وہ اس پر غالب آ جاتے قریب تھا کہ وہ مجھے ہلاک کر دیتے اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی اور

خوف سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جا رہا تھا۔ مَیں نے اسی وقت عزم کر لیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَیں ضرور اس صدقہ کئے ہوئے مینڈھے میں اضافہ کروں گا۔ چنانچہ، مَیں نے اپنے جانوروں میں سے دو تہائی صدقہ کر دیا اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے توبہ کر لی اور بے شک میں نے صدقہ نہ کی ہوئی بکریوں کی اپنے ساتھ عداوت اور صدقہ کی ہوئی بکریوں کا اپنے ساتھ عجیب معاملہ دیکھا۔''

دیُّوث پر جنت حرام ہے:

(87)......حضور نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ ''تُو **بخیل، زکوٰۃ** ادا نہ کرنے والے اور **دیُّوث** پر حرام ہے۔'' صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **دیُّوث** کون ہوتا ہے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ جو اپنے اہل کی طرف سے بدکاری کو جاننے کے باوجود خاموش رہے۔''

آسمانوں میں نام:

(88)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''**جو اپنے مال کی پوری پوری زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرتا ہے** تو آسمانِ دُنیا میں اس کا نام **کَرِیْم**، دوسرے آسمان میں **جَوَاد**، تیسرے میں **مُطِیْع**، چوتھے میں **سَخِی**، پانچویں میں **مَقْبُوْل**، چھٹے میں **مَحْفُوْظ**، ساتویں میں **مَغْفُوْر** یعنی جس کے گناہ بخش دیئے گئے اور عرش پر اس کا نام **حَبِیْبُ اللّٰہ** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دوست) رکھا جاتا ہے۔

اور جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کی تو آسمانِ دنیا میں اس کا نام **بَخِیل** (یعنی کنجوس)، دوسرے آسمان میں **شَحِیح** (یعنی انتہائی حریص)، تیسرے میں **مُمسِک** (یعنی صدقہ روکنے والا)، چوتھے میں **مَفتُون** (یعنی فتنے میں مبتلا)، پانچویں میں **عَاصِی** (یعنی نافرمان)، چھٹے میں **مَنُوع** یعنی جس کے لئے نہ مال میں برکت ہو نہ ہی نیکی سے کچھ حصہ ہو اور ساتویں آسمان میں اس کا نام **مَطرُود** (یعنی ٹھکرایا ہوا) رکھا جاتا ہے اور اس کی نماز بھی مردود ہے کہ مقبول نہ ہوگی بلکہ اس کے منہ پر ماردی جائے گی۔''

6 دن کی زندگی 70 سال کردی گئی:

منقول ہے کہ ایک خوبصورت نوجوان حضرت سیِّدُ نا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس سلام کرنے حاضر ہوا۔ اسی رات اس کی شادی ہوئی تھی۔ اُس وقت ملک الموت حضرت سیِّدُ نا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی: ''اے داؤد عَلَیْہِ السَّلَام! کیا آپ اس نوجوان کو جانتے ہیں؟'' آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ''ہاں! یہ مومن نوجوان مجھ سے محبت کرتا ہے اور یہ اس وقت تک اپنے گھر میں داخل ہونا پسند نہیں کرتا جب تک مجھے دیکھ نہ لے اور سلام نہ کرلے۔'' حضرت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے داؤد عَلَیْہِ السَّلَام! اس کی عمر کے صرف چھ دن باقی رہ گئے ہیں۔'' اس بات پر حضرت سیِّدُ نا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بہت غمگین ہوئے۔ مگر سات مہینے گزر گئے اور اس نوجوان کو موت نہ آئی۔ پھر جب ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سیِّدُ نا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضر

ہوئے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان سے فرمایا: ''تم نے کہا تھا کہ اس کی عمر کے صرف چھ دن باقی ہیں؟'' انہوں نے عرض کی: جی ہاں، لیکن جب چھ دن گزر رے اور میں نے اس کی روح قبض کرنا چاہی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے ملک الموت! میرے فلاں بندے کو چھوڑ دے اس لئے کہ جب یہ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے یہاں سے نکلا تھا تو اس نے ایک لاچار و محتاج فقیر کو دیکھا اور اسے اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ مال دے دیا۔ فقیر نے خوش ہو کر اس کے لئے لمبی عمر کی دعا کی اور یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا رفیق بنائے۔ لہٰذا مَیں نے راضی ہو کر ان 6 دنوں کو 60 سال میں بدل دیا ہے اور اس پر 10 سال مزید بڑھا دیئے ہیں تم اس کی روح اس مدت کے پورا ہونے تک قبض نہ کرنا اور مَیں نے لکھ دیا ہے کہ یہ نوجوان جنت میں داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام) کا رفیق ہوگا۔''

{پاکی ہے اسے جو کریم اور بہت زیادہ دینے والا ہے}

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر 70 لعنتیں:

(89)......سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''ہر دن آسمان سے 72 لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہودیوں پر دوسری نصاریٰ پر اور باقی 70 لعنتیں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں پر نازل ہوتی ہیں۔ ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔ اس کا ادا کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حبیب بن جاتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے اور مال ورثاء کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔ اب خواہ ورثاء اس مال کی زکوٰۃ ادا کریں یا نہ کریں ملائکہ اس مرنے والے کے لئے قیامت تک نیکیاں لکھتے رہتے ہیں اور وہ عذابِ قبر اور عذابِ جہنم

سے نجات پا کر جنت میں داخل ہوگا اور ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وہ مال اور اس کا مالک خبیث ہیں اور اس کا گناہ قیامت تک صاحبِ مال کو ہوتا رہے گا اگرچہ وہ مال ایسے ورثاء کے پاس چلا جائے جو اس کی زکوٰۃ ادا کریں۔

اور جو بندہ اپنے **مال کی زکوٰۃ** خوش دلی سے ادا کرتا ہے تو وہ مال قیامت کے دن نور کا ہار بن کر اس کی گردن میں آ جائے گا اور وہ نور مؤمنین پر اس قدر روشنی کرے گا کہ وہ اس کی روشنی میں پُل صراط سے گزر کر جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جو کوئی اپنے مال کی **زکوٰۃ ادا نہیں کرتا** تو وہ مال آگ کا ایسا طوق بن کر اس (یعنی صاحبِ مال) کی گردن میں آ پڑے گا کہ اگر اسے دنیا میں رکھ دیا جائے تو ساری دنیا جل کر راکھ ہو جائے، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور سمندر خشک ہو جائیں۔''

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے اُس کی پناہ مانگتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قبولیت، مغفرت اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

۞۞۞۞۞۞۞

علم سیکھنے سے آتا ہے

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

(المعجم الکبیر، ج۱۹، ص۵۱۱، الحدیث:۷۳۱۲)

آٹھواں باب: قاتل اور قطع رحمی کرنے والے کی سزا

{۲۰} اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیۡمًا ﴿۹۳﴾

(پ ۵،النساء: ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

خودکشی کا عذاب:

(90)......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:''سب گناہوں سے بڑا گناہ کسی کو ناحق قتل کرنا ہے۔جس نے چھری سے خودکشی کی ملائکہ جہنم کی وادیوں میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ وہ چھری گھونپتے رہیں گے۔وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور میری شفاعت سے مایوس رہے گا اور اگر اس نے بلند جگہ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کی ہوگی تو فرشتے بھی ہمیشہ ہمیشہ اس کو جہنم کی وادیوں میں بلند چوٹی سے گراتے رہیں گے اور قتل کرنے والوں کو آگ کے کنوؤں میں قید کیا جائے گا اور اگر رسی سے لٹک کر خودکشی کی ہوگی تو ہمیشہ کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس آگ کی شاخوں میں لٹکا رہے گا۔اگر کوئی کسی جان کو ناحق قتل کرے تو یہ کھلی گمراہی ہے۔فرشتے اس کو آگ کی چھریوں سے ذبح کرتے رہیں گے۔جب بھی وہ اس کو ذبح کریں گے تو اس

کے حلق سے تارکول سے بھی زیادہ سیاہ خون بہے گا۔ پھر وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جائے گا اور پھر ذبح کیا جائے گا۔ یہ سزا اس کو ہمیشہ ہمیشہ دی جائے گی اور قاتلوں کو آگ کے کنوؤں میں قید کیا جائے گا۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔''

(نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِک یعنی ہم اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں)

اسی طرح اس عورت کو سزا دی جائے گی جو اپنے پیٹ کے بچے کو (بلا اجازت شرعی) ساقط کردے (یعنی گرادے)۔

{۲۱} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۙ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۚ﴿۹﴾ (پ۳۰، تکویر: ۸،۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے کس خطا پر ماری گئی۔

50 ہزار سال تک عذاب:

(91)......سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَطْرُوح (یعنی گرایا ہوا بچہ) قیامت کے دن آئے گا اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مثل ہوگی۔ وہ فریاد کرے گا: ''میں مظلوم ہوں۔'' پھر وہ اپنی ماں کو لے کر آئے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرے گا: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تُو اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟'' اللہ تبارک وتعالٰی اس کی ماں سے فرمائے گا: ''تُو نے اس کو کیوں قتل کیا تھا۔ کیا تو یہ سمجھتی تھی کہ میں اسے رزق نہیں دوں گا؟ بے شک میں نے کسی بھی جان کا قتلِ ناحق حرام کیا تھا۔ (پھر فرشتوں سے فرمائے گا) اے میرے فرشتو! اس کو (دوزخ کے نگران فرشتے) مالک (عَلَیْہِ السَّلَام) کے سپرد کردو تاکہ وہ اسے ''جُبُّ الْاَحْزَان''

میں قید کر دے۔'' سخت و مضبوط فرشتے اس کو پکڑلیں گے کیونکہ فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے یہ تو وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق اور زنجیریں ڈال کر منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لے جائیں گے اور حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام اُس کو ''جُبُّ الْاَحْزَان'' میں پھینک دیں گے۔ یہ آگ سے بھرا ایک گہرا کنواں ہے۔ اس آگ کا نام ''نَارُ الآبَار'' ہے۔جب جہنم سرد ہونے پر آتا ہے تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیا جاتا ہے۔جہنم اس کی حرارت سے پھر بھڑکنے لگتا ہے۔ اس میں درندے، بھیڑیئے، سانپ اور بچھو ہیں جو جہنمیوں کو کاٹتے اور ڈستے ہیں اور اس میں عذاب کے فرشتے ہیں، جن کے ہاتھوں میں آگ کے نیزے ہیں۔وہ ان سے قاتلوں کو گھائل کرتے رہیں گے۔اس عورت کو اس گڑھے میں **پچاس ہزار سال** تک عذاب دیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بارے میں جو چاہے گا فیصلہ فرمادے گا۔

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب اور عذاب سے اُس کی پناہ مانگتے ہیں۔

چڑیا کو اذیت دینے پر عذاب:

(92)......تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ اس جان کو قتل کرنا ہے جس کا قتل اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام فرما دیا ہے اور کسی جان کو ناحق اَذیت دینا حلال نہیں اگرچہ چڑیا ہی ہو کہ اگر کوئی شخص اس سے کھیلا یہاں تک کہ وہ مرگئی اور اسے حاجت کے لئے ذبح نہ کیا تو وہ قیامت کے دن کانوں کو

پھاڑ دینے والی کڑک کی مثل آواز سے بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہوگی: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اس سے پوچھ کہ اس نے بلاوجہ مجھے اَذیت کیوں دی اور مجھے قتل کیوں کیا تھا؟'' اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! مَیں تیرا حق ضرور دلاؤں گا اور سن لو! کوئی ظالم مجھ سے نہ بچ سکے گا۔ مَیں ہر اس شخص کو عذاب دوں گا جس نے ناحق کسی جان کو اَذیت دی اور مَیں ہر مظلوم کو ظالم سے پورا پورا بدلہ دلاؤں گا۔''

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''مَیں ہی بدلہ دینے والا بادشاہ ہوں۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! آج کے دن کسی پر ظلم نہ ہوگا اور آج کے دن کوئی ظالم مجھ سے نہ بچ سکے گا اگرچہ ایک طمانچہ ہو یا ہاتھ کی مار ہو یا ہاتھ کو مروڑا ہو اور مَیں سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کو بھی بدلہ دلاؤں گا اور لکڑی سے ضرور پوچھوں گا کہ تُو نے لکڑی کو خراش کیوں لگائی؟ اور پتھر سے ضرور پوچھوں گا کہ تُو نے پتھر کو تکلیف کیوں دی؟''

اور وہ شخص کہ جس پر مظلوم کا حق ہے اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کر دے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو **مظلوم کے گناہوں کا بوجھ** اس کے سر ڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(93)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''سب سے بڑا گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور کسی جان کو ناحق قتل کرنا ہے اور جیسے میں، مشرک کی شفاعت نہیں کروں گا اسی طرح قتلِ ناحق کرنے والے کی بھی شفاعت نہیں کروں

گا اور جس طرح مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا اسی طرح قاتل بھی جہنم میں ہمیشہ رہے گا (البتہ اگر قاتل کا خاتمہ ایمان پر ہوا تو مراد طویل مدت ہے) اور جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ مشرکین پر سخت غضب فرمائے گا اسی طرح قاتل پر بھی غضبِ شدید فرمائے گا اور جس طرح قیامت کے دن مشرک پر لعنت فرمائے گا اسی طرح قاتل پر بھی لعنت فرمائے گا اور جب قاتل پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی لعنت پڑے گی تو وہ جہنم کے مختلف طبقات پر قتل کیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دھنس جائے گا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس طرح مشرکین کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے اسی طرح قاتل کے لئے بھی بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

{۲۲} (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

(پ ۵، النساء: ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔

سوائے اس قاتل کے جو توبہ کرلے۔ چنانچہ، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{۲۳}

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ (پ۱۹، الفرقان: ٦٨ تا ٧٠)

اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اگر کسی عورت نے جان بوجھ کر اپنے بچے کو ساقط کیا اور پھر اپنے گناہ کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری سے گڑگڑا کر توبہ کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے کیونکہ ربِّ غفور و رحیم عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ مغفرت نشان ہے:

{ ۲۴ }

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۲۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا (ہے)۔

اور جَنِین (یعنی پیٹ کا بچہ)(1) ضائع کرنے کی دِیت (یعنی خون بہا) اگر صورت بن چکی ہو تو 600 درہم اس کے ورثاء یعنی باپ اور بھائیوں کے لئے ہوگی۔ پس قتل کرنے والوں سے دیت کا مطالبہ کیا جائے گا یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

......(1) ''بہارِ شریعت'' جلد سوم، حصہ 18 کے صَفْحَہ 59 پر ہے: ''کسی نے کسی حاملہ عورت کو ایسا مارا یا ڈرایا یا دھمکایا یا کوئی ایسا فعل کیا جس کی وجہ سے ایسا مرا ہوا بچہ ساقط ہوا جو آزاد تھا۔ اگر چہ اس کے اعضاء کی خلقت مکمل نہیں ہوئی تھی بلکہ صرف بعض اعضاء ظاہر ہوئے تھے تو مارنے والے کے عاقلہ پر مرد کی دیت کا بیسواں حصہ یعنی پانچ سو درہم ایک سال میں واجب الاداہوں گے ساقط شدہ بچہ مذکر ہو یا مونث اور ماں مسلمہ ہو یا کتابیہ یا مجوسیہ، سب کا ایک ہی حکم ہے۔'' (مطبوعہ: مکتبہ رضویہ)

لئے ایک مومن غلام آزاد کیا جائے گا۔‘‘

{۲۵} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ (پ ۵، النساء: ۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے تو وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

{۲٦} اور ارشاد فرماتا ہے:

اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ (پ ٦، المائدۃ: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلا لیا اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا۔

یعنی اگر ایک ہزار افراد ایک **قتل** میں شریک ہو جائیں تو ان میں سے ہر ایک قتل کے جرم میں برابر کا شریک ہے اور سب پر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا اور جس نے کسی جان کو مجبوری کی حالت میں روٹی کا ایک ٹکڑا یا لقمہ کھلا کر یا پیاس کے وقت ایک گھونٹ پانی پلا کر یا اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت دور کر کے اس پر احسان کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق پر احسان کیا۔‘‘

حُسنِ مُعاشرت

گھر والوں سے اچھا سلوک:

(94)......شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں، بچوں، غلاموں اور لونڈیوں سے **اچھا سلوک** کرتا ہے۔''

(95)......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''اپنی عورتوں، اَولاد اور جو بھی اس کی پرورش میں ہے، ان سے حسنِ سلوک کرنے والے کو راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کا درجہ عطا کیا جائے گا۔''

زکوٰۃ کے بعد افضل صدقہ:

(96)......حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''زکوٰۃ کے بعد افضل صدقہ وہ درہم ہے جو تُو اپنی جان پر خرچ کرے تاکہ لوگوں کے سامنے سوال کرنے سے بچے اور وہ درہم ہے جو تُو اپنے بچوں، غلاموں اور باندیوں پر خرچ کرے تاکہ وہ لوگوں کے محتاج نہ ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا اَجر 70 گنا بڑھا کر لکھے گا۔''

(97)......حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے **حلال روزی** کی طلب میں تھکاوٹ کی حالت میں شام کی تاکہ وہ خود کو لوگوں سے سوال کرنے سے بچائے تو وہ شام ہی کو بخش دیا جائے گا۔''

مرغی سے بھی حسن سلوک کرو:

(98)......حضور نبیِّ مُکَرَّم ،نُورِ مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''اگر کوئی کسی کا کفیل (یعنی پرورش کرنے والا) ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔'' ایک شخص نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! میری نہ اولاد ہے نہ بیوی اور نہ ہی خاندان، صرف ایک مرغی ہے۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو نے اس کے دانہ پانی میں ایک دن بھی کوتاہی کی تو اللہ تبارک وتعالیٰ تجھے حسنِ سلوک کرنے والوں میں نہ لکھے گا۔''

اپنی عورتوں پر ظلم نہ کرو:

(99)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''تم پر یہ لازم ہے کہ اپنی عورتوں پر نرمی ومہربانی کرو اور ان پر ظلم اور تنگی نہ کرو اس لئے کہ جب عورت پر ظلم کیا جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا ہی ناراض ہوتا ہے جیسا کہ یتیم پر ظلم کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے۔''

(100)......سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور مَیں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں اور عورتوں کی عزت صرف شریف آدمی ہی کرتا ہے اور اُن کی اہانت وتوہین صرف کمینہ شخص ہی کرتا ہے۔''

مرد اور عورت سے کیا سوال ہوگا؟

(101)......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مرد سے سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا پھر اس کی عورتوں، غلاموں اور لونڈیوں کے متعلق سوال ہوگا۔ لہٰذا اگر زندگی میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک اور احسان کیا ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اس پر احسان فرمائے گا اور عورت سے سب سے پہلے اس کی نماز کے متعلق پوچھا جائے گا پھر اس سے اس کے شوہر اور پڑوسیوں کے حقوق کے متعلق بازپُرس ہوگی۔''

گھر والوں کو ایذا پہنچانے والے کی پکڑ:

(102)......مروی ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھ میں بدخلقی کی صفت ہے۔ مَیں اپنی زوجہ اور گھر والوں کو زبان سے ایذا دیتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے گھر والوں کو ایذا دینے والے کا کوئی عذر اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول نہیں فرمائے گا اور نہ ہی اس کی کوئی نیکی قبول کی جائے گی اگرچہ اس نے ہمیشہ روزے رکھے ہوں اور بہت زیادہ غلام اور باندیاں آزاد کی ہوں اور وہ شخص سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا۔ اسی طرح جب عورت اپنے شوہر کو ایذا یعنی تکلیف دیتی ہے تو اس وقت تک اس کی نہ نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی نیکی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی کر کے اس کے ساتھ اچھی زندگی نہ گزارے۔ یقیناً قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سب سے ایک دوسرے کے متعلق پُرسش فرمائے گا۔''

بیوی کو نماز کا حکم دو:

(103)......تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مرد پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نماز پڑھنے کا حکم دے اور اس کے ترک پر سرزنش کرے۔''

(104)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''عورتوں کے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدیوں کی صورت میں ہیں۔تم نے ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد و پیمان پر لیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلمہ (یعنی حکم) کے ذریعے ان کی شرمگاہیں تم پر حلال ہوئیں۔تم ان کے لباس اور نفقہ (یعنی خرچ اور کھانا وغیرہ) میں وسعت رکھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے رزق میں وسعت فرمائے گا اور تمہاری عمر میں برکت عطا فرمائے گا اور (یادرکھو) تم جیسا کرو گے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی ویسا ہی بدلہ تمہیں دے گا۔''

ٹیڑھی پسلی:

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی زوجہ حضرت سیِّدَتُنا سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے خُلق کی شکایت کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی: ''مَیں نے عورت کو ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا ہے اور وہ یوں کہ عورت یعنی حوا (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) کی ٹیڑھی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور ٹیڑھی پسلی کو اگر تم سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے۔لہٰذا اسے برداشت کرو اور وہ جیسی بھی ہو اس

کے ساتھ گزارہ کرو۔ ہاں! اگر دین میں کمی دیکھو تو ضرور پوری کرو۔''

شوہر پر بیوی کے بعض حقوق:

(105)......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبرصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیویوں اور لونڈیوں کو وضو، اس کی نیت، تَیَمُّم، حیض ونفاس اور جنابت سے غسل، اِستحاضہ کے احکام اور وضو ونماز کے فرائض وسنن کی تعلیم دے اور (خصوصاً) **عقائدِ اہلسنّت** سکھائے۔ غیبت، چغلی اور نجاست سے بچنے، فضول گوئی سے خاموشی، ذکر وآداب بجالانے پر استقامت اور گناہ اور برائی سے اجتناب کی تعلیم دے اور اگر اپنی کم علمی کی وجہ سے ان کو سکھانے سے قاصر ہے تو (کسی اور سے) پوچھ کر بتائے، ورنہ ان کو رخصت دے کہ وہ مسائل واحکام کے متعلق کسی اور (محرم) سے پوچھیں اور مرد کو اپنی عورتوں کو ایسی جگہ جانے سے منع نہیں کرنا چاہئے جہاں وہ اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باتیں سن کر اپنے **دین کے احکام** کو جان سکیں اور جہنم میں جانے سے بچ جائیں۔''(1)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے:

(106)......شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔''

اس علم سے مراد دین کے فرائض کا علم ہے۔

......اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلّ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوت اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے لئے مختلف شہروں میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں جن میں دین کے بنیادی احکام اور سنتیں سکھائی جاتی ہیں۔ تمام اسلامی بہنوں سے شرکت کی مدنی التجاء ہے۔

گھر والوں کو آگ سے بچاؤ:

مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنی زوجہ، اولاد، غلاموں اور باندیوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے ان کو کھانا کھلانا، کپڑے مہیا کرنا اور دینی (فرض) اُمور کی تعلیم دینا بھی اس پر لازم ہے اور یہ سب حلال طریقہ سے کرے اور اس کے لئے ان معاملات میں کسی بھی وجہ سے کوتاہی جائز نہیں جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

{۲۷}

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۟

(پ۲۸، التحریم: ٦)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اُس پر سخت کرّے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

(اس آیتِ کریمہ میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو (جہنم کی) آگ سے بچائے اور اپنے گھر والوں کو بھی اسی طرح اس سے بچائے جس طرح خود کو بچاتا ہے۔''

ہر حاکم سے سوال ہوگا:

(107)......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بروزِ قیامت ہر حاکم سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے۔ اُس سے اُن کے متعلق پوچھا جائے گا اور عورت

اپنے شوہر کے مال میں حاکم ہے۔اس سے اس کے متعلق باز پُرس ہوگی۔''

گھر والوں کو علم دین سکھانا لازم ہے:

(108)......حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم، صاحب کوثر و تسنیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وقت آدمی کا سب سے بڑا گناہ اس کے گھر والوں کی جہالت (یعنی علمِ دین سے محرومی) ہوگا۔''

(109)......منقول ہے کہ مرد سے تعلق رکھنے والوں میں پہلے اس کی زوجہ اور اس کی اولاد ہے۔ یہ سب (یعنی بیوی بچے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہوکر عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اس شخص سے ہمارا حق لے کر دے۔ کیونکہ اس نے کبھی ہمیں دینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں علم نہ تھا۔ پھر اس شخص کو حرام کمانے پر اس قدر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا۔ پھر اس کو میزان کے پاس لایا جائے گا۔فرشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے عیال میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: **''میری نیکیاں کم ہیں۔''** تو وہ اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا۔ پھر دوسرا آکر کہے گا: **''تُو نے مجھے سود کھلایا تھا۔''** اور اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا۔اس طرح اس کے گھر والے اس کی ساری نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اہل وعیال کی طرف حسرت ویاس سے دیکھ کر کہے گا: ''اب میری گردن پر وہ گناہ و مظالم رہ گئے ہیں جو مَیں نے تمہارے لئے کئے تھے۔'' (اس وقت) فرشتے کہیں گے: ''یہ وہ (بدنصیب) شخص ہے جس کی نیکیاں اس کے گھر والے لے گئے اور یہ ان کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔''

پس مرد پر واجب ہے کہ وہ حرام سے بچے اور اپنے گھر والوں سے حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آئے۔

۞۞۞۞۞۞۞

صلہ رحمی اور قطع رحمی کا بیان

صلہ رحمی رزق کو بڑھاتی ہے:

(110)......حضور نبیِٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''صلہ رحمی رزق کو بڑھاتی اور عمر میں اضافہ کرتی ہے۔ صلہ رحمی عرش سے لٹکی ہوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجا کرتی ہے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اسے ملا جو مجھے ملائے اور تُو اسے کاٹ جو مجھے کاٹے۔'' تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! مَیں ضرور اس کو ملاؤں گا جو تجھے ملائے گا اور ضرور اسے قطع کروں گا جو تجھے قطع کرے گا۔''

بہن سے رشتہ توڑنے والے کو سزا:

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک نیک وصالح عجمی شخص میرا دوست تھا اور وہ مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں رہائش پذیر تھا۔ ساری ساری رات بَیْتُ اللّٰہ (یعنی خانہ کعبہ) کا طواف کرتا رہتا اور ہمیشہ قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ عرصۂ دراز تک اس کا یہی معمول رہا۔ میں نے اُسے کچھ سونا بطورِ امانت دیا اور خود یمن چلا گیا۔ میں جب واپس لوٹا تو وہ مر چکا تھا۔ میں نے اس کی اولاد سے اپنی امانت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا:

''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم جو کہتے ہو ہمیں اس کی کچھ خبر نہیں اور نہ ہمیں اس امانت کا علم ہے۔'' مجھے بے حد دُکھ ہوا۔ خیر! میری ملاقات حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے ہوئی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے بھائی! تمہیں کیا پریشانی ہے؟'' میں نے سارا ماجرا کہہ سنایا تو انہوں نے فرمایا: ''جمعہ کو آدھی رات کے وقت جب **مَطَاف** (یعنی طواف کی جگہ) میں کوئی نہ ہو تو تم رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر با آوازِ بلند پکارنا: اے فلاں! تو اگر وہ واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مقبول وصالح بندہ ہوا تو اس کی روح تجھ سے کلام کرے گی اس لئے کہ ارواحِ مومنین رکن ومقام کے درمیان جمع ہوتی ہیں۔'' وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کی رات آئی تو میں نے آدھی رات کے وقت رکن اورمقام کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارا: ''اے فلاں!'' لیکن کسی نے مجھ سے کوئی کلام نہ کیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت سیِّدُ نا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو بتایا تو آپ نے پڑھا: ''اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا۔'' اور فرمایا: ''وہ عجمی شخص جہنمی تھا لیکن تم ایسا کرو کہ یمن چلے جاؤ۔ وہاں ایک کنواں ہے جس کا نام ''بِئْرِ بَرَھُوْت'' ہے اس کنوئیں میں عذاب دیئے جانے والوں کی روحیں جمع ہوتی ہیں اور وہ کنواں جہنم کے منہ پر ہے۔ تم آدھی رات کے وقت کنوئیں کے کنارے کھڑے ہو کر یوں ندا کرنا: اے فلاں کی روح! تو اس کی روح تجھ سے کلام کرے گی۔'' (یمن پہنچنے کے بعد) میں اس کنوئیں کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ آدھی رات کے وقت میں نے دیکھا کہ دو شخصوں کو لا کر اس

کنوئیں میں اتارا گیا۔ دونوں رو رہے تھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' دوسرے نے جواب دیا: ''میں ایک **ظالم شخص** کی روح ہوں جو دنیا میں بادشاہ کا پہرے دار تھا اور حرام کھاتا تھا۔ **ملک الموت** عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے اس کنوئیں میں پھینک دیا اور اب مجھے اس میں عذاب دیا جائے گا۔'' دوسرے نے کہا: ''مَیں **عبدالملک بن مروان** کی روح ہوں جو نافرمان اور ظالم شخص تھا۔ اب مجھے اس کنوئیں میں عذاب دینے کے لئے لایا گیا ہے۔'' جب میں نے ان دونوں کی چیخ وپکار سنی تو گھبراہٹ کی شدت سے میرے بدن کے رَونگٹے کھڑے ہوگئے۔ پھر میں نے اس کنوئیں میں جھانک کر با آوازِ بلند پکارا: ''اے فلاں!'' تو اس شخص کی آواز آئی: **لَبَّیْکَ** (یعنی میں موجود ہوں) اور وہ اس حالت میں تھا کہ اسے عذاب دیتے ہوئے مارا پیٹا جا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: **''اے میرے بھائی!** وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تیرے پاس رکھوائی تھی؟'' اس نے جواب دیا: ''وہ امانت فلاں جگہ فلاں زینے کے نیچے مدفون ہے۔'' پھر میں نے پوچھا: ''اے میرے بھائی! کس گناہ کے سبب تجھے بدبختوں کے مقام پر لایا گیا؟'' اس نے جواب دیا: **میری بہن** کے سبب، اس لئے کہ میری ایک غریب بہن مجھ سے کہیں دور سرزمینِ عجم میں رہتی تھی۔ میں اس کی پرواہ کئے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول ہوگیا اور مکہ مکرمہ میں رہنے لگا اور اس مدت میں نہ مجھے اس کی کوئی فکر ہوئی اور نہ میں نے اس کے بارے میں (کسی آنے والے سے) کچھ پوچھا۔ جب میں مرگیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسی بات پر میری پکڑ فرمائی اور مجھ سے فرمایا: ''تو اس کو کیسے بھول گیا؟ اس کے پاس کپڑے نہیں تھے اور تو کپڑے پہنے ہوئے

زندگی گزارتا تھا، وہ بھوکی رہتی اور تو سیر ہو کر کھاتا تھا۔ وہ پیاسی رہتی اور تو سیر ہو کر پیتا تھا۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! مَیں **قطع رحمی** کرنے والے پر رحم نہیں کروں گا۔ اسے لے جاؤ اور ''**بِئرِ بَرَہُوت**'' میں ڈال دو۔'' تو ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے اس کنوئیں میں ڈال دیا اور آہ! اب مجھے عذاب دیا جارہا ہے۔'' اے میرے بھائی! تم میری بہن کے پاس جا کر اس سے (میرے لئے) معافی کی درخواست کرو اور اس عذاب سے میرے چھٹکارے کے لئے'' کچھ کرو'' ممکن ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر رحم فرمائے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں قطع رحمی کے علاوہ میرا کوئی اور گناہ نہیں ہے۔''

وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''(پہلے میں) اس جگہ گیا (جہاں امانت مدفون تھی) اور اس کو کھودا۔ اس سے ایک تھیلی نکلی جس میں میری امانت موجود تھی۔ وہ اسی حالت میں تھی جیسی میں نے اپنے ہاتھ سے باندھی تھی۔ پھر میں اپنی امانت لے کر عجم کے شہر چلا گیا۔ وہاں جا کر اس کی بہن کے متعلق لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔ بالآخر! جب میری اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے اسے اول تا آخر سارا ماجرا کہہ سنایا تو وہ رونے لگی۔ پھر میں نے اس کے بھائی کے چھٹکارے کے لئے اس سے کہا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محتاجی کی شکایت کرنے لگی۔ میں نے کچھ دنیاوی مال اسے دے دیا اور وہاں سے لوٹ آیا۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ صلۂ رحمی کو اختیار کرے۔''

صلہ رحمی کرنے والے کے لئے عالیشان محلات:

(111)......حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ

عالیشان ہے: میں نے جنت میں سونے ،موتی ،یاقوت اور زبرجد کے محلات دیکھے جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: ''یہ محلات وٹھکانے کس کے لئے ہیں؟'' تو انہوں نے عرض کی: ''اس شخص کے لئے جو صلہ رحمی کرے، سلام کو عام کرے، نرمی سے گفتگو کرے، یتیموں پر نرمی کرے اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو وہ نماز پڑھے۔''

صابر شوہر اور صابرہ بیوی کا اجر:

(112)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنی بیوی کے بُرے اخلاق پر صبر کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح اَجر وثواب عطا فرمائے گا اور جس عورت نے اپنے شوہر کی بد اخلاقی پر صبر کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثل اَجر عطا فرمائے گا اور جس عورت نے اپنے شوہر پر ظلم کیا اور اس سے ایسی بات کا مطالبہ کر کے اس کو اذیت دی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا تھا تو رحمت وعذاب کے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں اور اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا اور جس عورت نے اپنے شوہر کی اذیت وتکلیف پر صبر کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو حضرت آسیہ (فرعون کی مومنہ بیوی) اور حضرت مریم بنت عمران رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی طرح اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ بے شک اللہ اَصْدَقُ الصَّادِقِیْن ارشاد فرماتا ہے: جس نے صلہ رحمی کی میں اس کی عمر میں اضافہ کروں گا۔ اس کے مال میں برکت دوں گا۔ اس کے گھر کو آباد

کروں گا۔ موت کی سختیاں اس پر آسان کردوں گا اور جنت کے دروازے اس کو پکاریں گے: ہماری طرف آجاؤ۔''

رحمت سے محروم:

(113)......سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قطع رحمی کرنے والے پر رحمت نازل نہیں ہوتی۔''

ہم محرومی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں اور اس سے قبولیت و مغفرت کا اور دوزخ کی آگ سے امان کا سوال کرتے ہیں۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

مدنی قافلوں اور فکرِ مدینہ کی برکتیں

''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنتوں کی تربیت کے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر اور روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے ''**مدنی انعامات**'' کا رسالہ پر کرکے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ''**پابندِ سنت**'' بننے، ''گناہوں سے **نفرت**'' کرنے اور ''**ایمان کی حفاظت**'' کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

نواں باب: والدین کے نافرمان کی سزا

{۲۸} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾

(پ ۱۵، بنیۤ اسرآئیل: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

والدین سے اچھے سلوک کا تاکیدی حکم:

(114)......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اگر کلامِ عرب میں لفظ''اُف'' کے علاوہ کوئی اور ایسا لفظ ہوتا جس میں لفظ''اُف'' کے مقابلے میں کم تکلیف کا معنی ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ نہ فرماتا: ''فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ'' (بلکہ وہی کم تکلیف والا لفظ فرماتا) بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا تاکیدی حکم ارشاد فرمایا ہے۔''

والدین کے نافرمان پر غضبِ الٰہی:

(115)......سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''والدین کا نافرمان اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے یہاں تک کہ وہ اس (نماز وروزہ) میں یکتا ومنفرد ہو جائے مگر اس کا انتقال اس حال میں ہو کہ اس کے والدین اس پر ناراض ہوں تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔''

(116)......تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جہنم میں **والدین کے نافرمان** اور شیطان کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔''

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ:

(117)......اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات جب مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے اَمینِ وحی جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے عرض کی: ''**یہ والدین کے نافرمان ہیں۔**''

انگاروں کی برسات:

(118)......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے اپنے **والدین کو گالی دی** اس کے سر پر جہنم میں اس قدر آگ کے انگارے برسیں گے جس قدر آسمان سے زمین پر بارش کے قطرے برستے ہیں۔''

ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی، جہنم کی آگ اور اس میں داخل کرنے والے ہر عمل سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔

نافرمان اولاد کی دوزخ میں چیخ وپکار:

(119)......شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: ''مجھے کوئی شے اس قدر غمگین نہ کرے گی جس قدر **والدین**

کے **نافرمانوں** کا عذاب رنج وغم میں ڈالے گا۔ (قیامت کے بعد) میں جنت میں ہوں گا کہ مار پیٹ کی وجہ سے والدین کے نافرمانوں کی چیخ وپکار اور ان کے رونے کی آواز سنوں گا۔ میرے دل میں ان کے لئے شفقت بھر آئے گی تو میں عرش کے نیچے سجدے میں جا کر ان کے حق میں شفاعت کروں گا۔'' (اس وقت) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اے محمد! اپنا سر اٹھالیجئے! کیونکہ میں **والدین کے نافرمانوں** کو اس وقت تک جہنم سے نہیں نکالوں گا جب تک ان کے والدین ان سے راضی نہ ہو جائیں۔'' تو میں اپنی جگہ لوٹ آؤں گا اور ان سے توجُّہ ہٹ جائے گی۔ اس کے بعد دوبارہ آ کر اُن کی چیخ وپکار سنوں گا تو پھر عرش کے نیچے سجدہ کروں گا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے فرمائے گا: ''اے محمد! اپنا سر اٹھالیجئے! اے میرے محبوب! آپ نے جب بھی مانگا میں نے عطا کیا مگر **والدین کے نافرمانوں** کو جہنم سے نہیں نکالا جائے گا جب تک کہ ان کے والدین ان سے راضی نہ ہو جائیں۔''

میں دوبارہ اپنی جگہ لوٹ جاؤں گا اور وہ مجھے بھلا دیئے جائیں گے۔ میں ایک مرتبہ پھر اس طرف آؤں گا تو ان کا سخت گریہ اور رونا سن کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کروں گا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! (جہنم کے نگران فرشتے) مالک (عَلَیْہِ السَّلَام) کو حکم فرما کہ وہ ان کے طبقے کا دروازہ کھولیں تاکہ میں ان کا عذاب دیکھ سکوں کیونکہ میں ان کی بہت زیادہ چیخ وپکار سنتا ہوں۔'' تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میں مالک کو اس کا حکم دے چکا ہوں۔''

(آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں) میں اسی وقت مالک (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس جاؤں گا تو وہ میرے لئے دروازہ کھول دیں گے۔ میں

دیکھوں گا کہ کچھ لوگ آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے ہیں اور عذاب کے فرشتے ان کی پیٹھوں اور رانوں پر آگ کے کوڑے برسا رہے ہیں اور ان کے پاؤں کے نیچے سانپ، بچھو گھوم پھر رہے اور انہیں ڈس رہے ہیں۔ میں ان پر رحم کی وجہ سے رو پڑوں گا اور تیسری مرتبہ عرش کے نیچے آ کر سجدہ کروں گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''یہ **نافرمان**، والدین کی رضا مندی کے بغیر جہنم سے نہیں نکل سکتے۔'' تو میں عرض کروں گا: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! ان کے والدین کہاں ہیں؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''وہ جنت میں اپنے ٹھکانوں میں ہیں۔ ان میں سے بعض مقامِ اَعراف (جنت وجہنم کے درمیان ایک مقام) میں۔ بعض جنت الماویٰ میں اور دوسرے بعض ان کے علاوہ دوسری جگہوں میں ہیں۔'' میں عرض کروں گا: ''اے میرے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! مجھے ان کے جنّتی والدین کی پہچان عطا فرما۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ان کی پہچان عطا فرمائے گا۔ میں ان کے پاس جا کر ان سے کہوں گا: ''کاش! تم اپنی اولاد کو دیکھتے۔ ان پر عذاب کے فرشتے مقرر کئے گئے ہیں جو ان کو عذاب دے رہے ہیں۔ مجھے ان کے رونے اور چیخنے نے غم میں مبتلا کر دیا ہے۔'' تو والدین ان تکالیف کو یاد کریں گے جو دنیا میں ان کی اولاد کی طرف سے انہیں پہنچی ہوں گی۔ ایک **ماں** کہے گی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اس کو عذاب ہی میں رہنے دیں کیونکہ اس نے میری توہین کی۔ مجھے گالی دی۔ میرا دل دکھایا اور اس کے پاس مال و دولت کی کمی نہ تھی مگر میں رات بھوکی گزارتی۔ میرے پاس تن ڈھانپنے کے بھی کپڑے نہ تھے اور اس کی بیوی عمدہ اور مہنگے کپڑے پہنتی تھی۔'' ایک باپ عرض

کرے گا: ''آپ اُسے عذاب ہی میں رہنے دیں کیونکہ میں جب کبھی اُس کو اچھی بات کی تلقین کرتا تھا تو وہ مجھے مارتا تھا اور مجھے اپنے گھر سے نکال دیتا تھا اور یہ اس کا معمول تھا یعنی وہ ایسا کرتا رہتا تھا۔'' الغرض دنیا میں جو گزرا، ان کے دلوں میں اس کی رنجش باقی ہوگی۔ میں ان سے فرماؤں گا: ''دنیا تو گزر گئی اور جو ہونا تھا ہو گیا، اب انہیں معاف کر دو اور میں نے تمہارے پاس قدم رنجا فرما کر تمہیں عزت دی ہے لہٰذا تم بھی ان سے درگزر کرو۔''

اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اے میرے محبوب! اے محمد! آپ ان کے لئے مشقت نہ اٹھائیں۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں والدین کی دلی رضا مندی کے بغیر ان کی اولاد کو جہنم سے نہیں نکالوں گا۔'' تو میں عرض کروں گا: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! ان کے **والدین** کو حکم دے کہ یہ میرے ساتھ چل کر اپنی اولاد کے عذاب کو دیکھیں۔ امید ہے انہیں اُن پر رحم آجائے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو میرے ساتھ چلنے کا حکم فرمائے گا۔ وہ جہنم کی طرف آئیں گے تو مالک (عَلَیْہِ السَّلَام) ان کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیں گے۔

جب وہ اپنی اولاد اور ان کے عذاب کو دیکھیں گے تو رونا شروع کر دیں گے اور کہیں گے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمیں معلوم نہ تھا کہ انہیں اس قدر سخت عذاب ہو رہا ہے۔'' والدین میں سے ہر ایک اپنی اولاد کے لئے چیخ و پکار کرے گا اور جب ان کی اولاد اپنے ماں باپ کے رونے کی آواز سنے گی تو ان میں سے ہر کوئی اپنی ماں سے کہے گا: ''**اے میری ماں**! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے اور عذاب نے مجھے ہلاک کر دیا ہے۔ **اے میری ماں**! تُو تو کبھی یہ برداشت نہیں کرتی

تھی کہ میں دھوپ یا اس کی تپش میں ایک گھڑی بھی بیٹھوں یا مجھے کانٹا چبھ جائے۔ **اے میری ماں** !(آج) تو نے کیسے میرے عذاب کو سن کر اس پر صبر کر لیا۔ کیا تو میری کھال اور ہڈیوں پر رحم نہیں کھائے گی؟'' اس وقت ان کے **والدین** روتے ہوئے عرض کریں گے: ''اے ہم سے محبت کرنے والے، اے سراپا حسن و خوبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان کی **شفاعت** فرمائیے۔''

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے **والدین** سے فرمائے گا: ''چونکہ میں نے تمہاری ہی وجہ سے ان پر غضب کیا لہٰذا اب تمہاری ہی سفارش سے ان کو جہنم سے نکالوں گا۔'' وہ عرض کریں گے: ''اے ہمارے معبود و مالک عَزَّوَجَلَّ! ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر اپنا **فضل** و احسان فرما۔'' تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کے والدین سے فرمائے گا: ''کیا تم دونوں اپنی اولاد سے راضی ہو گئے؟'' وہ عرض کریں گے: ''جی ہاں۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حکم فرمائے گا: ''جس کے والدین اسے نکالنے پر راضی ہیں اس کو جہنم سے نکال دو اور جو راضی نہیں ان کی اولاد کو عذاب میں ہی رہنے دو یہاں تک کہ میں ان کے بارے میں جو چاہوں فیصلہ فرمادوں۔'' پھر مالک (عَلَیْہِ السَّلَام) ان کو جہنم سے اس حال میں نکالیں گے کہ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے تو ان پر نہرِ حیات کا پانی بہایا جائے گا۔ اس سے ان پر نیا گوشت، کھال اور بال اُگ آئیں گے پھر وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

لمبی عمر پانے کا نسخہ:

(120)......سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''میں تمہیں نماز اور والدین کے ساتھ **حسنِ**

سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ بے شک اس سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی زندگی تین سال باقی رہ جاتی ہے اور وہ اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تین سالوں کو 30 سال کر دیتا ہے اور اگر وہ اپنے والدین کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عمر کے 30 سالوں کو تین سال یا (فرمایا) تین دن کر دیتا ہے۔''

پھر ارشاد فرمایا: ''گھر والوں اور رشتے داروں کے ساتھ حسنِ سلوک عمر کو زیادہ کرتا ہے اور ان پر ظلم، عمر اور رزق میں کمی کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب کا سبب ہے۔ اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ قطع رحمی کرنے والے کو دنیا میں عذاب نہ دے تو اس کے عذاب کو موت کے بعد تک مؤخر فرما دیتا ہے اور اس کی روح کو قیامت تک جہنم کے منہ پر واقع ''بئر برھوت'' (نامی کنوئیں) میں قید رکھا جائے گا۔''

پسلیاں ٹوٹ پھوٹ جائیں گی:

(121)......حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے والدین کی نافرمانی کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی اور والدین کے نافرمان کو جب قبر میں دفن کر دیا جائے گا تو قبر اس کو اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی اور قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب اِن تین اشخاص کو ہوگا (۱) والدین کا نافرمان (۲) زانی اور (۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرانے والا۔''

نافرمان کو قبر میں گدھا بنا دیا گیا:

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''ایک رات میں قبرستان میں داخل ہوا۔ میں نے ایک قبر دیکھی جس سے دُھواں نکل رہا تھا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ قبر شَق ہوئی اور اس سے ایک سیاہ فام فرشتہ نمودار ہوا۔ جس کے ہاتھ میں لوہے کا گُرز ہے اور وہ اس سے ایک گدھے کے سر پر ضربیں لگا رہا ہے اور وہ گدھا رینکتا ہے۔ پھر وہ (گدھا) آگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا قبر سے باہر آ گیا تو عذاب کے فرشتے نے اس کو واپس قبر میں دھکیل دیا اور خود بھی اس کے پیچھے قبر میں داخل ہو گیا اور قبر بند ہو گئی۔

مجھے بڑا تعجب ہوا اور مَیں سوچ میں پڑ گیا۔ پھر ایک عورت سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے اس واقعہ کے متعلق اس سے دریافت کیا تو اس نے بتایا: ''یہ شخص زنا کرتا اور شراب پیتا تھا۔ اس کی ماں جب اسے سمجھاتی تو یہ اس سے جھگڑتا اور کہتا: ''گدھے کی طرح چیختی رہ۔'' جب یہ مر گیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبر میں اس کو گدھا بنا دیا اور اب ہر رات عذاب کا فرشتہ اس کو قبر سے نکالتا ہے اور اس کو مارتے ہوئے کہتا ہے: ''اے گدھے! رینک (یعنی گدھے کی طرح چیخ)۔'' پھر اسے زنجیروں سے گھسیٹتے ہوئے قبر میں دھکیل دیتا ہے اور قبر بدستور بند ہو جاتی ہے۔''

لہٰذا مومن کو چاہئے کہ وہ رحمتِ الٰہی سے دوری اور عذاب سے ڈرتا رہے اور خود کو مشقتوں اور سختیوں کا عادی بنائے۔

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب، جہنم اور جہنمیوں کے عمل سے اُس کی پناہ مانگتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

دسواں باب: گانے باجے کی ممانعت[1]

باجوں سے بچنے والوں کے لئے خوشخبری:

(122)......حضور نبی مُکَرَّم، نُو رِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: ''قیامت کے دن عرش کے نیچے سے ندا کی جائے گی: ''کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنی سماعت کو لہو ولعب، **باجوں** اور بیکار باتوں سے بچایا کرتے تھے کہ آج میں ان کو اپنی حمد وثناء سناؤں اور خبر دوں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم۔''

شب قدر میں بھی نظر رحمت سے محروم:

(123)......نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مجھے **باجوں** کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لَیْلَۃُ الْقَدْر (یعنی شبِ قدر) میں بھی باجے بجانے والوں پر نظر رحمت نہیں فرماتا۔'' نیز شَبَابَۃ (یعنی سیٹی بجانا) بھی حرام ہے۔

موسیقی کی آواز سنیں تو کیا کریں؟

(124)......حضرت سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ رَضِیَ

---

[1] ......**گانے باجے** کی ہولناکیوں، تباہ کاریوں اور **گانوں کے کفریہ اشعار** کے متعلق علم سیکھنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے **اشاعتی** ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ امیر اہلسنّت بانیٔ دعوت اسلامی حضرتِ علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کے رسالے ''**گانے باجے کی ہولناکیاں** (بیاناتِ عطاریہ حصہ اول، صفحہ 111 تا 157)'' اور ''**گانوں کے 35 کفریہ اشعار**'' (بیاناتِ عطاریہ حصہ دوم، صفحہ 358 تا 390۔ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 512 تا 524)'' کا مطالعہ فرمالیجئے۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کسی چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو اپنی انگلیوں سے کانوں کو بند فرمالیا اور راستے سے ایک طرف ہٹ کر تیز تیز چلنے لگے پھر (کچھ دور جا کر) دریافت فرمایا: ''اے نافع! کیا بانسری کی آواز آنا بند ہوگئی؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں!'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی انگلیاں کانوں سے ہٹالیں اور دوبارہ راستے پر آ گئے اور فرمایا: ''میں نے **سَیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بانسری کی آواز کبھی بھی نہیں سنی۔''

سیٹی اور تالی بجانے کی ممانعت:

{۲۹} اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً (پ۹، الانفال: ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کعبہ کے پاس اُن کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی۔

مفسرین کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''**مُکَاء**، منہ سے سیٹی بجانا اور تَصْدِیَۃ تالی بجانا اور گانا ہے۔'' اور فرماتے ہیں کہ ''زمانہ جاہلیت میں جب عید کا دن ہوتا تو (کافر) لوگ عبادت گاہوں میں گانے گاتے اور سیٹیاں بجایا کرتے تھے تو حق تبارک وتعالیٰ نے ان کے اس فعل کی مذمت فرمائی اور ان کو دردناک عذاب کی وعید سنائی۔''

باجا بجانے اور سننے والا ملعون ہے:

(125)......شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''باجا بجانے والے اور سننے والے

دونوں **ملعون** ہیں۔جس نے دنیا میں گانے باجے سنے وہ جنت میں خوش کرنے والی آوازوں کو سننے سے ہمیشہ محروم رہے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے۔(پھر ارشاد فرمایا: خوش الحانی میں)حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز 900 مزامیر کی آوازوں کے برابر ہوگی۔جس دن اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیدار ہوگا اس دن وہ اپنی آواز سنائیں گے تو اُس خوش کن آواز کے لئے اس دنیاوی آواز کوسننا ترک کردو۔''

{۳۰} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ (پ۲۶،ق:۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کے لئے ہے اُس میں جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

۞۞۞۞۞۞۞

چھ افراد پر لعنت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ''چھ طرح کے لوگوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اُن پر لعنت فرماتا ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، چھ اشخاص یہ ہیں (۱) کتاب اللہ میں اضافہ کرنے والا (۲) تقدیر کو جھٹلانے والا (۳) میری امت پر ظلم کے ساتھ تسلط کرنے والا کہ اس شخص کو عزت دیتا ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ذلیل کیا اور اسے ذلیل کرتا ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عزت عطا فرمائی (۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حرم (یعنی حرمِ مکہ) کو حلال ٹھہرانے والا (۵) میرے اہل بیت کی حرمت جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے اس کو پامال کرنے والا اور (۶) میری سنت کو چھوڑنے والا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، الحدیث: ۵۷۱۹، ج۷، ص۵۰۱)

جنت کا بیان

{......نیکیوں کی جزائیں...... }

موت، خوبصورت مینڈھے کی شکل میں:

(126)......حضور نبیٔ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب قیامت کے دن جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو خوبصورت مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اور ایک منادی ندا کرے گا: ''اے جنتیو! چڑھ آؤ اور اے جہنمیو! چڑھ آؤ۔'' تو اہل جنت اور اہل جہنم سب چڑھ آئیں گے۔ ان سے کہا جائے گا: ''کیا تم جاننا چاہتے ہو یہ کیا ہے؟'' تو وہ کہیں گے! کیوں نہیں۔'' کہا جائے گا: **''یہ موت ہے۔''** پھر اس مینڈھے کو جنت و دوزخ کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور منادی ندا کرے گا: ''**اے جنتیو!** تم جنت میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کوئی موت نہیں اور **اے جہنمیو!** تم دوزخ میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کوئی موت نہیں۔'' اس وقت جہنمیوں کو بہت زیادہ حسرت ہوگی اور وہ روتے ہوئے (جہنم کی طرف) لوٹ جائیں گے اور جنتی بہت خوش ہوں گے اور اپنے محلات کی طرف لوٹ جائیں گے۔

قرآن اور حدیث سننے والوں کے لئے نعمتیں:

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جنتیوں کے لئے گانے والی حورعین بھیجے گا اور وہ جنت کے باغات میں سفید چمکدار موتی کے ایوانوں میں بیٹھے ہوں گے جس کا طول یعنی لمبائی 100 سال کی مسافت ہوگی اور اس کی چوڑائی 500 سال کی مسافت ہوگی

اور سب عورتیں خاتونِ جنت حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس بیٹھی ہوں گی اور ایک دوسرے ایوان میں تمام مرد حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضور بیٹھے ہوں گے۔ ان کے لئے بچھونے بچھائے جائیں گے اور مسندیں لگائی جائیں گی۔ پھر وہ حور آگے بڑھ کر ان کو ایسی خوش کن آواز میں حق تعالیٰ کی حمد سنائے گی کہ اس سے اچھی آواز کسی سننے والے نے کبھی نہ سنی ہوگی اور اس میدان میں ایسے درخت ہوں گے جن کی ہر ٹہنی میں 90 قسم کے ساز ہوں گے ملائکہ ان درختوں کو اس حور کے سامنے کردیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس حور سے فرمائے گا: ''میرے ان بندوں کو (میری حمد وثناء کے نغمے) سناؤ جنہوں نے دنیا میں میری خاطر گانوں (اور باجوں) سے اپنے کانوں کو بچائے رکھا اور جو دنیا میں **میرے کلام (یعنی قرآنِ مجید) اور میرے حبیب** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **کی احادیث کو سن کر خوش ہوتے تھے آج ان کے لئے میرے ہاں خوشی اور عزت ہے۔''**

پھر حورِ عین حق تبارک وتعالیٰ کی تسبیح، اس کی حمد، بزرگی اور وحدانیت کے نغمے گائے گی اور عرش کے نیچے سے ان سازوں پر ایسی ہوا چلے گی کہ سب لوگ حق تعالیٰ سے ملاقات کی خوشی ومسرت میں جھوم اٹھیں گے اور وجد میں آجائیں گے۔ فرشتے ان کی طرف سونے کی کرسیاں بڑھائیں گے جن پر سونے کی کڑھائی والے بچھونے (یعنی کور) ہوں گے اور وہ سبز باریک ریشم کے ہوں گے جن کا اَستر (یعنی اندرونی حصہ) قنادیز (یعنی خالص ریشم) کا ہوگا جنّتی ان کرسیوں پر بیٹھ جائیں گے۔ ملائکہ کہیں گے کہ حق تبارک وتعالیٰ تم سے فرماتا ہے: ''تم نے دنیا میں نماز وعبادت کی جو مشقت اٹھائی وہ کافی ہے۔ اب تم جھوم جھوم کر اپنے اعضاء کو مشقت

میں نہ ڈالو اور ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ۔ یہ کرسیاں تمہیں لے کر پلک جھپکنے کی مثل ناز وفخر سے چلیں گی۔ ان میں روح اور پر ہیں۔'' چنانچہ، وہ کرسیوں پر بیٹھ جائیں گے اور کرسیاں پلک جھپکنے کی مانند ان کو لئے جھومتی رہیں گی۔ اگر حورِعین کا نغمہ دھیما ہو گا تو وہ کرسیاں بھی آہستہ آہستہ جھومیں گی اور اگر نغمہ پُرجوش ہو گا تو کرسیاں بھی پرجوش ہو جائیں گی اور اہل جنت خوشی کے مارے خود سے بیگانے ہو جائیں گے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''خوش آمدید'' فرمائے گا:

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو حسبِ مراتب یہ (نعمت) عطا فرمائے گا اور ان کو ایسا صاف ستھرا لباس عطا فرمائے گا جو اس کے نورِ رحمت سے ملمع ومزیّن ہو گا جس کی کڑھائی ونقش ونگار سونے کا ہو گا۔ اس نقش ونگار کے وسط میں لکھا ہو گا: ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذِہِ الْخِلْعَۃُ نُسِجَتْ بِرَسْمِ فُلَانَۃِ بِنْتِ فُلَانَۃ اَوْ فُلَانِ بْنِ فُلَان (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، یہ لباس فلانی کی بیٹی فلانی یا فلاں کے بیٹے فلاں کی تکریم کے لئے بنایا گیا ہے)۔'' جب وہ لباس پہنیں گے تو لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں گے۔ حق تبارک وتعالیٰ علیحدہ علیحدہ ہر مرد وعورت پر سلامتی نازل فرمائے گا اور ان سے فرمائے گا: ''میری اطاعت کرنے والے بندوں کو ''خوش آمدِید!'' میں تم سے راضی ہو گیا ہوں کیا تم بھی مجھ سے راضی ہو؟'' وہ عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! تمام تعریفیں اور شکر تیرے لئے ہے۔ ہم کیسے راضی نہ ہوں کہ تو نے ہمیں اس قدر عزت سے نوازا۔'' حق تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: ''تم نے میری حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کیا۔ جس کا میں نے تمہیں حکم دیا اس پر عمل کیا۔ میرے لئے روزہ رکھا۔ میرے لئے نماز پڑھی۔ تم

میرے قُرب سے دوری کے خوف سے روتے تھے اور میری مخالفت نہیں کرتے تھے۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اب میں تمہیں اتنا عطا کروں گا جو تمہیں کافی ہوگا۔ اے میرے محبوب بندو! اے میرے مطیع وفرمانبردار اور مجھ سے محبت کرنے والے بندو! اب تم اپنے محلات کی طرف لوٹ جاؤ۔''

تو وہ محلات ان کے لئے کھولے جائیں گے ہر کسی کو ایک محل ملے گا اور ہر محل کے 70 ہزار دروازے ہوں گے۔ ہر دروازہ پر 70 ہزار درخت ہوں گے۔ ہر درخت کی 70 ہزار ٹہنیاں ہوں گی۔ ہر ٹہنی پر 70 ہزار اقسام کے پھل ہوں گے۔ ایک پھل دوسرے پھل سے (ذائقے میں) جداگانہ ہوگا۔ ہر درخت کا تَنا سونے کا اور پتے چاندی کے ہوں گے۔ ہر پھل مٹکے کے برابر ہوگا۔ درختوں کی ہر دو قطاروں کے درمیان سونے کے 70 تخت ہوں گے۔ ہر تخت کی لمبائی 300 گز ہوگی۔ جب وہ اس پر بیٹھنا چاہیں گے تو تخت اتنا جھک جائے گا کہ ایک ہاتھ کی اونچائی پر آجائے گا اور جب وہ ٹھیک طرح سے بیٹھ جائیں گے تو بلند ہوجائے گا جیسے ہوا میں پہاڑ بلند ہوتا ہے۔ اگر ان کے دل میں یہ بات آئے گی کہ وہ تخت ان کو لے کر چلے تو وہ جنت کی زمین پر چلنا شروع کردے گا اور اگر وہ چاہیں گے کہ وہ ان کو لے اُڑے تو وہ درختوں کے درمیان اُڑنا شروع کردے گا۔

اور وہ اپنے سروں کے اوپر سے جو چاہیں گے پھل توڑ کر کھائیں گے۔ ہر تخت پر 70 ہزار بچھونے ہوں گے۔ ان پر خالص ریشم کے سرہانے اور گاؤ تکیے ہوں گے۔ ہر تخت کے ارد گرد 70 خدّام ہوں گے۔ ہر خادم کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہوگا جو 70 ہزار موتیوں سے جڑا ہوگا۔ ہر پیالے میں مختلف اقسام کے مشروب

ہوں گے اور ہر **ولی** کے لئے 70 حورعین اور خدمت گار باندیاں ہوں گی۔ ہر حور پر 70 حلّے ہوں گے۔ ایسا لگے گا کہ عنقریب ان کا نور آنکھوں کو اُچک لے گا اور 70 ہزار اقسام کے زیورات ہوں گے جو موتیوں اور جواہرات سے جڑے ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا **ولی** ان میں سے جس سے چاہے گا نفع اٹھائے گا۔''

{۳۱} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں اس میں ان کا رزق ہے صبح وشام۔ (پ۱۶، مریم: ۶۲)

جنتی انگشتریاں اور کنگن:

(127)......تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جنت میں صبح کے وقت ایک فرشتہ محل کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ خادم پوچھے گا: ''کون ہے؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والا فرشتہ کہے گا: ''تمہارے سردار مرد یا عورت کے لئے نمازِ صبح کے بدلے ہدیہ لایا ہوں۔'' چنانچہ وہ دروازہ کھولے گا۔ فرشتہ داخل ہو کر کہے گا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر سلام بھیجتا ہے اور تم سے فرماتا ہے: ''تم دنیا میں میری طرف صبح کی نماز بھیجا کرتے تھے تو میں قبول فرمالیا کرتا تھا حالانکہ میں نے تمہیں جزا نہ دکھائی تھی۔'' (پھر فرشتہ کہے گا) اور اب یہ ہدیہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری طرف نمازِ صبح کی جزا کے طور پر بھیجا ہے۔ پھر وہ فرشتہ سونے کا دسترخوان بچھائے گا اس پر 70 طشتریاں ہوں گی۔ دس سونے کی، دس چاندی کی، دس یاقوت کی، دس زمرد کی، دس موتی کی، دس مرجان کی اور دس عقیق کی۔ ہر طشتری میں ایسا کھانا ہوگا کہ دوسرے کھانے سے مشابہت نہ رکھتا

ہوگا اور اس پر برف سے زیادہ سفید روٹی ہوگی۔ یہ سب اُس ذات کی قدرت سے ہوگا جو کسی چیز کو فرماتا ہے: **کُــنْ** (یعنی ہوجا) تو وہ ہوجاتی ہے۔ وہ طشتریاں ریشم کے سبز رومالوں سے ڈھکی ہوں گی۔

پھر ایک اور فرشتہ آئے گا۔ اس کے پاس سونے کا طباق ہوگا جس میں **اللہ** عَـزَّوَجَـلَّ کی طرف سے پھل، شاہی تاج، ہار، کنگن، پازیب اور انگشتریاں (یعنی انگوٹھیاں) ہوں گی۔ ہر جنتی کو دس انگشتریاں دی جائیں گی جن کے نگینوں پر سبز نور سے ایک عبارت لکھی ہوگی۔ انگوٹھے کی انگشتری کے نگینے پر لکھا ہوگا: **''اے بندے! میں تجھ سے راضی ہوں۔''** دوسری انگلی کی انگوٹھی کے نگینے پر لکھا ہوگا: ''تم میرے لئے ہو اور میں تمہارے لئے۔'' تیسرے پر: ''تم میرے قُرب سے کبھی نہ اکتاؤ گے۔'' چوتھے پر: ''ہمیشہ رہنے والے گھر میں تم میرے قُرب سے لذت اٹھاؤ گے۔'' پانچویں پر: ''تم نے دنیا میں کھیتی بوئی اور آخرت میں کاٹی۔'' چھٹے نگینے پر: ''تم نے میری خاطر لمبے لمبے سجدے کئے جب کہ لوگ غافل تھے۔'' ساتویں نگینے پر: ''آج تمہارے لئے میرے مشاہدے اور دیدار کی خوش خبری ہے۔'' آٹھویں نگینے پر:

{۳۲}

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت: ۶۱)

ترجمۂ کنزالایمان: ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔

نویں نگینے پر:

{۳۳}

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ (پ ۱۳، الرعد: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

اور دسویں نگینے پر:

{۳۴}

سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔ (پ۲۳، یٰس:۵۸)

لکھا ہوا ہوگا۔''

حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ہر مرد و عورت کو دس دس انگوٹھیاں پہنائیں گے اور تین تین کنگن بھی پہنائیں گے جن میں ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا اور تیسرا موتیوں کا ہوگا۔ ہر کنگن پر سبز نور سے لکھا ہوگا: ''لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوں۔ آج تم بغیر دربان اور بغیر وزیر کے اپنی حاجتیں میری بارگاہ میں پیش کرو۔ اے میرے بندو! طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ 0 (پ ۲۴، الزمر:۷۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے۔''

جنتی زیور تسبیح بیان کرے گا:

پھر ان کے سروں پر عزت کا شاہی تاج رکھا جائے گا اور جنت کے زیورات دنیا کے زیورات کی طرح بھاری نہ ہوں گے اور دنیا کے زیور سے تو شور کی آواز آتی ہے جبکہ جنت کا زیور دھیمی دھیمی اور خوش کن آواز میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرے گا جس سے سننے والے خوشی سے جھوم اٹھیں گے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میرے اطاعت گزار بندوں کو 'مَرْحَبَا' '' اے میرے **فرشتو!** ان کو خوشی کے نغمے سناؤ۔'' چنانچہ ملائکہ جائیں گے اور اُن کے لئے جنت کی گانے والی حورِعین کو لائیں گے اور ٹہنیوں اور درختوں پر سیٹیاں نصب کریں گے

ہر درخت کی ہر ٹہنی پر 70 ہزار جنّتی ساز ہوں گے۔ عرش کے نیچے سے ہوا چل کر ان جنتی سازوں میں داخل ہو گی تو ان سے ایسے نغمے سنے جائیں گے جن سے اچھے نغمے سننے والوں نے نہ سنے ہوں گے۔

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ حورِعین سے فرمائے گا: ''میرے بندوں کو خوشی کے نغمے سناؤ کیونکہ یہ میری رضا کے لئے دنیا میں گانوں کی آواز سے اپنے کانوں کو بچاتے تھے۔ میرے ذکر اور میرے کلام (یعنی قرآنِ مجید) کو سن کر لطف اندوز ہوا کرتے تھے تو تُم ان کو اپنی آواز میں میری حمد و ثنا سناؤ۔'' حورعین گائیں گی اور ساز بھی ان کے ہم آواز ہو کر بجتے ہوں گے۔ لوگ مقامِ قرب میں اسے سن کر خوشی سے مست و بے خود ہو جائیں گے۔ جب وجد و سرور سے افاقہ ہو گا اور سیر ہو جائیں گے تو عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم دنیا میں تیرا ذکر اور تیرا پیارا کلام پسند کیا کرتے تھے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''ہاں! بے شک میرے پاس تمہارے لئے وہ سب کچھ ہے جس کی تمہیں جنت میں خواہش ہے اور تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔''

جنت میں زبور شریف کی تلاوت:

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اے داؤد (عَلَیْہِ السَّلَام)! تو وہ عرض کریں گے: ''لَبَّیْکَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْن (یعنی اے تمام جہانوں کے مالک میں حاضر ہوں)۔'' پھر ارشاد فرمائے گا: ''اے داؤد (عَلَیْہِ السَّلَام)! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم منبر پر کھڑے ہو کر میرے محبوب بندوں کو ''زبور شریف'' کی دس سورتیں سناؤ۔'' چنانچہ، حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام منبر پر تشریف فرما ہو کر زبور شریف کی دس سورتوں کی

تلاوت فرمائیں گے۔ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز جو کہ گانے والی جنتی حوروں کی آواز سے بھی بڑھ کر خوبصورت ہوگی اس سے اہل جنت خوشی ومسرت سے وجدوسرور میں آجائیں گے جیسے مدہوشی میں ہوں اور حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز (خوش الحانی میں) 90 مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی۔ جب اہل جنت کو (وجد سے) سیر ہوکرافاقہ ہوگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اے میرے بندو! کیا تم نے اس سے اچھی آواز کبھی سنی تھی؟'' تو وہ عرض کریں گے: ''نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آج تک ہمارے کانوں نے نہ تیرے نبی حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز کی مثل آواز سنی تھی اور نہ اس سے بہتر اور پیاری آواز سنی تھی۔''

جنت میں صاحبِ قرآن کی تلاوت:

پھر ارشاد فرمائے گا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں تمہیں اس سے بھی زیادہ اچھی آواز سناؤں گا۔ اے میرے محبوب! اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! منبر پر تشریف فرما ہوکر سورۂ یٰسٓ اور سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کیجئے۔'' تو سلطانِ دوجہان، صاحبِ قرآن، صاحبِ حسنِ صوت ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تلاوت فرمائیں گے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز حضرت سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز سے 70 گنا زیادہ خوش کن ہوگی۔ سارے جنتی، ان کے نیچے کرسیاں، عرش کی قندیلیں، ملائکہ، حور وغلماں اور بچے سب خوشی سے وجدوسرور میں آجائیں گے اور جنت کی کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سورۂ یٰسٓ اور سورۂ طٰہٰ کی تلاوت پر آپ کی آواز کی نغمگی اور حسن سے نہ جھومتی ہوگی۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے

گا:''اے میرے محبوب بندو! کیا تم نے کبھی اس سے زیادہ اچھی آواز سنی تھی؟'' وہ عرض کریں گے: ''تیری عزت وجلال کی قسم! جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی اور اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز سے زیادہ میٹھی آواز کسی کی نہیں سنی۔''

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سورۂ انعام سنائے گا:

پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا، ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں تمہیں اس سے بھی زیادہ میٹھی اور سریلی آواز سناؤں گا۔'' پھر اللّٰہ تبارک وتعالیٰ خود سورۂ اِنْعَام سنائے گا۔ جب جنتی حق تبارک وتعالیٰ کا کلام سنیں گے تو وجد و مستی میں ہوش وحواس کھو بیٹھیں گے۔ تمام مال واسباب، پردے، حجابات، محلات، درخت، حوریں اور نور کے سمندر بے قرار ہو جائیں گے۔ باغات جھوم اٹھیں گے۔ تمام درخت اور نہریں، کلامِ عزیز وغفّار کی مٹھاس سے وجد کرنے لگیں گی۔ جنت بھی وجد میں آجائے گی۔ اس کے ستون خوشی سے لہرائیں گے۔ عرش، کرسی، ملائکہ سب جھومنے لگیں گے اور جنت اپنے تمام ساز وسامان سمیت محبت وشوق سے وارفتہ ہو جائے گی۔

جنت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت کبریٰ:

اس کے بعد اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اور بندوں کے درمیان حائل حجاب اٹھا دے گا اور ارشاد فرمائے گا: ''اے میرے بندو! میں کون ہوں؟'' لوگ عرض کریں گے: ''تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، ہمارے رزق کا مالک ہے۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اے میرے بندو! میں سلام (یعنی سلامتی دینے والا) ہوں اور تم مسلمان ہو۔ میں مومن

(یعنی امان دینے والا) ہوں اور تم مؤمنین ہو۔ میں حبیب ہوں اور تم مُحِبِّین (یعنی محبت کرنے والے) ہو۔ یہ میرا کلام ہے تم اِسے سنو۔ یہ میرا نور ہے تم اِسے دیکھو اور میرا دیدار کرو۔''

اس وقت سب جنتی اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیدار بغیر واسطے اور بغیر حجاب کے کریں گے، جب حق تعالیٰ کا نور ان کے چہروں پر پڑے گا تو ان کے چہرے نور سے جگمگا اٹھیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے لطف اندوز ہوں گے اور 300 سال تک اس طرح نظر جمائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کرتے رہیں گے کہ دیدار کی بے انتہا لذت کی وجہ سے ان میں کسی کو یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ پلک بھی جھپک سکے۔ وہ اپنے دیکھنے کی لذّت سے اس کے جمال میں محو ہو جائیں گے اور ان کی نگاہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفتِ کمال پر جمی ہوں گی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ لذّت بھرے خطاب کے ساتھ انہیں مخاطب کر کے فرمائے گا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اے میرے محبوب بندو! آج تم جتنا چاہو مجھ سے فیض حاصل کرو اور خوب سیراب ہو جاؤ تمہارے لئے حجابات اٹھا دیئے گئے ہیں۔'' پھر حق تبارک وتعالیٰ ہر مرد و عورت کو ایک ایک انار عطا فرمائے گا جس کا چھلکا سونے کا ہوگا۔ اس کے اندر انار کے دانوں کی جگہ کئی اقسام کے رنگ برنگے حُلّے ہوں گے۔ ایک حلّہ سبز، ایک زرد، ایک سفید اور ایک حلہ سونے سے کڑھا ہوا ہوگا۔

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ (اپنے اور بندوں کے درمیان) حجاب کو حائل کر کے ارشاد فرمائے گا: ''اے میرے بندو! اپنے ٹھکانوں پر چلے جاؤ۔ **مَیں تم سے راضی ہوں** اور میں نے تمہارے حسن میں 70 گنا اضافہ کر دیا ہے۔''

تمام مرد اور عورتیں ایک ہی مکان میں ہوں گے لیکن ان کے درمیان نور کا ایک حجاب ہوگا جس سے ایک دوسرے کی بیویوں کو نہ دیکھیں گے۔ مردوں کے لئے جو اعزاز ہوگا اُتنا ہی اعزاز عورتوں کے لئے بھی ہوگا۔ جب حق تبارک وتعالیٰ تجلی فرمائے گا تو تمام مرد وعورتیں اس طرح ایک ساتھ مشاہدۂ حق تعالیٰ کریں گے جیسے سورج کو تمام لوگ ایک ہی وقت میں دیکھتے ہیں اور بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ تشبیہ دیئے جانے سے پاک ہے اور نہ کوئی اس کے مشابہ ومثل ہوسکتا ہے۔

بازارِ معرفت کی سیر اور دوستوں کی پہچان:

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اے میرے فرشتو! میرے بندے جن سواریوں پر آئے تھے اِنہیں اُن کے علاوہ نئی سواریاں پیش کرو۔'' ملائکہ انہیں سرخ یاقوت کے گھوڑے پیش کریں گے جن کی زینیں بھی سرخ ہوں گی اور ان کے بازو سبز ہوں گے جو کہ سبز حُلّوں سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے فرمائے گا: ''بازارِ معرفت (یعنی ایک دوسرے کی پہچان کے بازار) کی سیر کرو۔'' تو وہ وہاں سیر کرتے ہوئے ایک دوسرے سے گفتگو کریں گے تو کوئی کسی کو کہے گا: ''یہ تو وہی ہے، اے میرے بھائی! تم جنت میں کس جگہ رہتے ہو؟'' تو دوسرا جواب دے گا کہ ''میں فلاں باغ میں فلاں جگہ رہتا ہوں۔'' اس طرح ایک دوسرے سے متعارَف ہوں گے۔ ملائکہ کہیں گے: ''جب تم دنیا کے بازار میں جاتے تھے اور تمہیں کوئی کپڑا یا کوئی چیز پسند آجاتی تو قیمت ادا کئے بغیر تم اسے نہیں لے سکتے تھے مگر تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے اس بازار میں ہر شے رکھوا دی ہے جس چیز کی تمہیں خواہش ہو قیمت ادا کئے بغیر لے سکتے ہو۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید ارشاد فرمایا: پھر وہ بچھونوں، قالینوں، مختلف رنگ کے تکیوں، حُلّوں اور برتنوں کی طرف دیکھیں گے تو جو کوئی کسی چیز کا ارادہ کرتے ہوئے اس پر نظر ڈالے گا تو اس کے پیچھے آنے والے فرشتے اس شے کو اٹھالیں گے پھر ان کا گزر انسانی تصاویر پر ہوگا تو جو صورت جنّتی کی آنکھ میں اپنے چہرے سے زیادہ بھلی معلوم ہوگی تو ابھی وہ اسے دیکھتا ہی ہوگا کہ اس کا چہرہ بھی اسی جیسا ہو جائے گا اور جس صورت کو بھی چاہے گا وہ زیب و زینت اور حسن میں اس کی صورت ہو جائے گی اور (قدرتِ الٰہیہ سے) وہ (سابقہ) صورت اس سے زائل ہو جائے گی۔ پھر جنّتی، بازار میں مختلف حُلّوں اور پَروں کو دیکھیں گے۔ فرشتے کہیں گے: ''جسے بھی اُڑنے کی خواہش ہو وہ ان پَروں اور حُلّوں کو پہن کر اڑ سکتا ہے۔'' چنانچہ، وہ اِن پَروں کو پہن لیں گے اور وہ جہاں چاہیں گے پر انہیں لے کر اُڑیں گے۔

انوارِ الٰہی سے چمکتے دمکتے چہرے:

بازار کی سیر کے بعد وہ اپنے ٹھکانوں کو روانہ ہو جائیں گے اور جب اپنے محل میں داخل ہوں گے تو (ہر کسی کی) بیوی اس سے کہے گی: ''آج آپ کے حسن میں کس قدر اضافہ ہو گیا اور آپ کا نور کتنا بڑھ گیا ہے۔'' وہ کہے گا: ''آج میں نے اپنے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا **دیدار** کیا تو میرے چہرے پر میرے ربِ کریم کا نور واقع ہوا۔'' پھر شوہر، بیوی سے کہے گا: ''عظمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تمہارے چہرے کا نور اور حسن بھی تو کچھ کم نہیں۔'' زوجہ کہے گی: ''میرا چہرہ نور سے کیوں نہ جگمگائے کہ اس پر بھی میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا نور واقع ہوا ہے۔'' تو

یوں جنتیوں کے چہرے انوارِ الٰہی سے چمکتے دمکتے رہیں گے اور یہ نعمتیں دَارُالْقَرَار (یعنی جنت) میں ان کے لئے دائمی اور ابدی ہوں گی۔

{٣٥} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام۔ (پ ١٣، الرعد: ٢٩)

طوبٰی درخت اور اس میں موجود نعمتیں:

(128)......حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''طوبٰی جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ میرے گھر میں اور ٹہنیاں جنت کے محلات پر سایہ فگن ہیں۔ جنت میں کوئی گھر اور کوئی محل ایسا نہیں جس پر اس کی ایک ٹہنی نہ ہو۔ ہر ٹہنی تمام اقسام کے دنیاوی پھل اٹھائے ہوئے ہے اور ہر ٹہنی پر تمام دنیاوی کلیاں موجود ہیں مگر اس ٹہنی کے پھل اور کلیاں، دنیاوی پھلوں اور کلیوں سے زیادہ خوبصورت، عمدہ اور وافر مقدار میں ہیں۔ طوبٰی درخت میں انگور لگے ہوئے ہیں۔ ہر خوشۂ انگور کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت ہے اور اس کا دانہ پانی سے بھرے ہوئے مشکیزے کی مانند ہے۔'' کسی نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ایک دانہ مجھے، میرے گھر والوں اور میرے خاندان کو کافی ہوگا؟'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ایک دانہ تجھے، تیرے گھر والوں اور تیری قوم کے 10 افراد کے لئے کفایت کرے گا۔''

اورطوبیٰ درخت میں کھجوریں بھی ہیں۔ ہر کھجور مشکیزے کے برابر ہے ہر دو کھجوروں کا وزن ایک اونٹ جتنا ہے اور وہ سورج کی طرح چمکتی ہیں۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مزید ارشاد فرمایا: ''اس میں بِہی (سیب کے مشابہ ایک پھل)، سیب، انار، آڑو اور خوبانیاں بھی ہیں۔ ہر دو پھلوں کا وزن اونٹ کے بوجھ کے برابر ہے۔اس درخت کو پیدا کرنے والے کے علاوہ اس کے اوصاف حقیقتاً کوئی بھی نہیں جانتا۔ جنت میں ہر مومن کے لئے اس درخت کی ایک ٹہنی ہوگی اور اس کا نام اس ٹہنی پر لکھا ہوا ہوگا اور اس ٹہنی پر ہر قسم کے پھل موجود ہوں گے۔حتی کہ وہ گھوڑوں کو اپنی زینوں کے ساتھ، اونٹوں کو اپنی نکیلوں کے ساتھ اور خدمت گار مردوں اور عورتوں کو اٹھائے ہوئے ہوگی۔ ہر شاخ میں ہار، کنگن، انگوٹھیاں، تاج اور اشیاءِ خورد ونوش سے بھرے ٹوکرے بھی ہوں گے اور یہ سب شاخ کے پتوں کی جگہ پر ہوں گے۔ جب بھی کوئی مومن ایک ٹوکرا توڑے گا اس کی جگہ دو ٹوکرے اور آجائیں گے اور اگر ایک پھل توڑے گا تو اُس کی جگہ دو پھل اور لگ جائے گے۔

طوبیٰ درخت کے نیچے بہت سے میدان ہیں۔اس کے سائے میں کوئی سوار اگر 100 سال تک چلتا رہے تو بھی اس کی مسافت ختم نہ ہوگی۔ ان میدانوں میں شرابِ طہور، دودھ اور شہد کی نہریں ہیں ۔ ان نہروں میں چھوٹی اور بڑی مچھلیاں ہیں جن کی جلد چاندی کی اور سِنّے (یعنی چھلکے) دینار کی طرح سونے کے ہیں۔ان کا گوشت بغیر ہڈی اور بغیر کانٹے کے برف سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم ہے۔ان نہروں میں سرخ یاقوت کی سواریاں ہیں جن پر سوار ہوکر اولیاء کرام اُن میدانوں میں اپنے محلات کی سیر کریں گے۔

جنت کے عالی شان محلات:

پہلے محل کی دیواریں سبز، دوسرے کی زرد، تیسرے کی سرخ اور چوتھے محل کی دیواریں سفید ہوں گی۔ چاشت کے وقت سب محلات کے رنگ ایک ہی طرح کے ہو جائیں گے اور تمام محلات کا رنگ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔ جب ظہر کا وقت ہوگا تو ان محلات کی عمارتیں سونے، چاندی، یاقوت اور موتی کی ہو جائیں گی اور عصر کے وقت کوئی دیوار زرد تو کوئی سفید ہو جائے گی۔ یہ محلات اس کی قدرت سے رنگ بدلتے رہیں گے جو کسی چیز کو فرماتا ہے: کُنْ (یعنی ہو جا) تو وہ ہو جاتی ہے۔ اہلِ جنت اس رنگ برنگی تبدیلی سے بڑے خوش ہوں گے اور جنت میں ہر مومن کے لئے ٹھکانے، گھر اور عظیم الشان اَملاک ہوں گی۔ ان پر اور ان کے دروازوں پر جنّتی کا نام لکھا ہوگا اور اُن میں اس کے لئے خدّام اور حور و غلماں ہوں گے جو کلمہ طیبہ اور تکبیر کہتے ہوئے اس کا استقبال کریں گے اور وہ جنتی وہاں آنے پر بہت خوش ہوگا۔

جنت میں ولی کی حور سے گفتگو:

(خازنِ جنت حضرت) رضوان (عَلَیْہِ السَّلَام) آکر اولیاءِ کرام کو تنہائی مہیا کریں گے۔ ان میں سے ہر ولی کے لئے ایک خیمہ اور دلہن ہوگی جس کے جسم پر حُلّے اور زیور ہوں گے۔ وہ اس سے کہے گی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! مجھے کافی عرصے سے آپ کی ملاقات کا شوق تھا۔ تمام خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہم دونوں کو ایک جگہ اکٹھا فرمایا۔'' بندۂ مومن کہے گا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی! تو مجھے کیسے جانتی ہے حالانکہ آج سے پہلے تو نے مجھے کبھی نہیں دیکھا؟'' وہ کہے گی:

''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کے لئے پیدا فرمایا اور آپ کا نام میرے سینے پر لکھا اور یہ مکانات بنا کر ان کے دروازوں پر آپ کا نام لکھ دیا اور یہ تمام حور و غلماں بھی آپ کے لئے پیدا کئے ہیں اور ان کے رخساروں پر آپ کا نام اس خوبصورتی سے لکھ دیا ہے کہ وہ نام چہرے پر تل سے زیادہ خوبصورت لگتا ہے اور یہ (سب) اس وقت ہوا جب آپ دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے، نماز پڑھتے اور طویل دن میں روزہ رکھتے تھے۔ پس اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ، خازنِ جنت حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرماتا کہ ''وہ ہمیں (یعنی حوروں کو) اپنے پروں پر اٹھا کر لے جائے تاکہ ہم آپ کا دیدار کریں اور آپ کے اچھے اعمال دیکھیں۔'' تو حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام ہم سے فرماتے: ''یہ تمہارا سردار ہے۔'' اس وقت ہم نے آپ کو دیکھا اور پہچان لیا اور جب کبھی ہمیں آپ کے دیدار کا شوق ہوتا تو ہم محلات کے دروازوں سے نکل کر حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام سے کہتیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم اپنے محلات میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گی جب تک اپنے سرداروں کا دیدار نہ کرلیں۔'' تو وہ ہمیں آسمانِ دنیا کی طرف لے جاتے اور ہر حور اپنے سردار کو دیکھ لیتی لیکن اُسے (یعنی سردار کو) اِس دیکھنے کا علم نہ ہوتا تھا۔''

اگر وہ حور اپنے سردار کو رات کی تاریکی میں نماز پڑھتا دیکھتی تو خوش ہو کر کہتی: ''اطاعت کئے جاؤ تاکہ تمہاری خدمت ہو اور کھیتی اُگائے جاؤ تاکہ کاٹ سکو۔ اے میرے سردار! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی اطاعت کو قبول فرمائے خدا عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں فنا ہونے اور طویل عمر گزارنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور آپ کو ملا دے گا اور میں آپ سے ملنے کے شوق میں آس

لگائے بیٹھی ہوں۔ پھر ہم جنت میں اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ جاتی تھیں اور آپ اس معاملے سے بے خبر دنیا ہی میں ہوتے۔'' اور دنیا میں کوئی بھی مومن ایسا نہیں جس کے لئے جنت میں خدّام اور حور وغلماں نہ ہوں جو اسے دیکھتے ہیں اور وہ ان سے بے خبر ہوتا ہے اور جب وہ اس کو عبادت میں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور (عبادت سے) غافل دیکھ کر غمگین ہوتے ہیں۔

روزانہ پانچ ہدیے ملیں گے:

پھر جنتیوں کو ان کے باغات سے پھل پیش کئے جائیں گے۔ ایک اور فرشتہ داخل ہوگا اس کے ساتھ ایک گٹھڑی ہوگی جس میں سونے کے نقش ونگار والے حُلّے ہوں گے۔ جن پر ان کے عظیم نام لکھے ہوں گے۔ وہ فرشتہ کہے گا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! ان حُلّوں کو دیکھئے اگر ان کی صورت پسند ہے تو ٹھیک ورنہ میں اسے آپ کی پسندیدہ صورت میں تبدیل کردوں۔'' پھر دوسرا فرشتہ اپنے ساتھ مختلف قسم کے زیورات لے کر آئے گا۔ دنیا کے زیورات تو شور پیدا کرتے ہیں لیکن آخرت کے زیورات ایسی آواز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے جس سے سامعین کو راحت وخوشی ہوگی۔ نعمتوں پر مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے سجدۂ شکر بجالائے گا۔ پھر وہ فرشتے جو نمازِ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے ہدیے لے کر آئے ہوں گے وہ اسے سلام کرتے ہوئے ہدیے پیش کریں گے۔ جب فرشتے اس کو ہدیے دے کر فارغ ہوں گے تو بندۂ مومن تمام خالی برتنوں کو جمع کرکے فرشتوں کے حوالے کرے گا۔ یہ دیکھ کر فرشتے مسکراتے ہوئے اس سے کہیں گے: ''تم ابھی تک خود کو دنیا میں گمان کر رہے ہو کہ ہدیہ کھا کر (یا لے کر) برتن صاحبِ

ہدیہ کو دے دیا کرتے تھے۔ دنیا میں تو ہدیہ دینے والے کو ان برتنوں کی قلّت کی وجہ سے ان کی محتاجی ہوتی تھی جبکہ یہ برتن ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہیں جو غنی اور عزت وکرم والا ہے۔ اس کی ملکیت میں کوئی کمی نہیں آتی، نہ اس کے خزانے فنا ہونے والے ہیں اور اس کی ذات اقدس وہ ہے جو کسی چیز کو فرماتا ہے: کُنْ (یعنی ہوجا) تو وہ ہوجاتی ہے۔ پس یہ برتن اور جو کچھ اس میں ہے سب تمہارے لئے ہے کیونکہ تم دنیا میں روزانہ پانچ نمازیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کرتے تھے۔ اب تم کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جزا کے طور پر روزانہ **پانچ ہدیے ملیں گے** اور جو دنیا میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے فرائض ونوافل کی کثرت کرتا تھا تو حق تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بطورِ جزا اس کے عمل کے مطابق ان پانچ ہدایا سے زیادہ بھی عطا فرمائے جائیں گے۔''

اے میرے بھائی! جس نے رب تعالیٰ کی عبادت کی جنت میں اس کی خدمت کی جائے گی، جس نے کھیتی اُگائی وہی کاٹے گا اور جو خسارے میں رہا وہ شرمندہ ہوگا۔

کیا جنت میں دن اور رات ہوں گے؟

صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنت میں دن اور رات ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''جنت میں کبھی بھی اندھیرا نہ ہوگا اور جس طرح آسمان، دنیا کی چھت ہے اسی طرح عرش، جنت کی چھت ہے اور عرش نور سے لبریز ہے اور اس کی تخلیق سبز، سرخ، زرد اور سفید نور سے ہوئی ہے اور عرش کے نور کے رنگوں سے دنیا اور آخرت

میں موجود تمام نوروں کی زردی، سبزی، سرخی اور سفیدی قائم ہے اور دنیا کے سورج میں موجود نور، عرش کے نور سے رائی کے دانہ برابر ہے۔ لیکن (جنت میں) دن اور رات کی پہچان اس طرح ہوگی کہ رات کے وقت محلات کے دروازے بند ہو جائیں گے اور پردے لٹکا دیئے جائیں گے اور مومن اپنی اَزواج کے ساتھ پردے میں اور حورعین کے ساتھ خلوت وتنہائی میں رات بسر کرے گا اور بعض جنتی ایسے بھی ہوں گے جو تنہائی میں بخشش فرمانے والے مالک ومولیٰ عَزَّوَجَلَّ کے مشاہدے میں مستغرق ہوں گے۔ دن ہوتے ہی محلات کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ پردے اٹھا دیئے جائیں گے اور پرندے چہچہاتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کریں گے۔ فرشتے جنتیوں کو سلام کریں گے۔ پھر حق تبارک وتعالیٰ کے حکم سے تحائف لائیں گے اور ان کی اولاد، بہن بھائی اور رشتے دار ان سے ملاقات کو آئیں گے۔''

افسوس ہے اس شخص پر جو جہنم میں گیا اور ایسی دائمی نعمتوں سے محروم ہوگیا۔ جب مومن اپنے کسی دوست کو دیکھنا چاہے گا تو ایسا تخت اس کو لے چلے گا جس کی رفتار (آنکھوں کو) اُچک لینے والی بجلی سے بھی زیادہ تیز ہوگی اور جب دل میں کسی دوسرے دوست کو دیکھنے کی خواہش ہوگی تو وہ تخت اس کو اعلیٰ قسم کے گھوڑے کی رفتار میں لے جائے گا اور دونوں دوست جنت کے میدانوں میں ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور اس کے باغات میں ایک دوسرے سے گفتگو کر کے بے حد خوش ہوں گے پھر دونوں واپس اپنی جگہ اپنے محلات کی طرف لوٹ جائیں گے۔

اونٹ کی مثل سبز پرندے:

ہر جنّتی محل کے کمرے بڑے بڑے ہیں۔ ہر کمرے کے 70 دروازے ہیں۔

ہر دروازے کے دونوں پٹ سونے کے ہیں۔ ہر دروازے پر ایسا درخت ہے جس کا تنا سرخ مرجان کا ہے۔اس میں 70 ہزار ٹہنیاں ہیں۔ ہر ٹہنی 70 ہزار موتیوں سے بھری ہوئی ہے۔بعض موتی انڈے کے برابر۔بعض چنے کے برابر اور دوسرے بعض اس سے بھی چھوٹے ہیں۔جنتی چھوٹے بڑے موتیوں میں سے جو بھی لینا چاہیں گے توڑ لیں گے۔ جب بھی جنتی کوئی موتی توڑے گا تو اس کی جگہ دو موتی اور نکل آئیں گے۔کوئی درخت زمرد سے لدا ہوا ہوگا تو کوئی یاقوت سے بھرا ہوگا۔جنتیوں کو جس کی چاہت ہوگی اسے لے کر (بطورِ زیور) پہنیں گے اور ان درختوں پر سبز پرندے ہوں گے۔ ہر پرندہ اُونٹ کے برابر ہوگا اور اس درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کرتا ہوگا اور کہتا ہوگا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! جنت کے پھلوں سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیؤ کہ یہ سب اپنی ہی ملکیت ہے۔''

پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے وہ پرندہ دسترخوان پر پیش ہو جائے گا اور مختلف اقسام میں اس کا کچھ حصہ بھنا ہوا، کچھ تلا ہوا، کچھ میٹھا اور کچھ نمکین و ترش پکا ہوا ہوگا۔مؤمنین مرد و عورت اور حور عین اس میں سے کھائیں گے یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں باقی رہ جائیں گی۔ پھر وہ پرندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت سے پہلے کی طرح (زندہ) ہو جائے گا اور ٹہنی پر بیٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرنا شروع کر دے گا اور وہ حُلّے (یعنی لباس) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء کے اشتیاق میں ہیں کہ کب وہ ان کو پہنیں گے اور بے شک محلات اور تمام جواہر اسی ذات کے بنائے ہوئے ہیں جو کسی شے کو فرماتا ہے: ''کُن یعنی ہو جا۔'' تو وہ ہو جاتی ہے۔جنت کے محلات میں کوئی جوڑ توڑ نہ ہوگا۔مومن 70 سال تک ان (محلات) میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرے گا۔ایک محل سے دوسرے محل، ایک باغ سے دوسرے باغ مزے کرتا،

گھومتا رہے گا۔

سرخ یاقوت کے گھوڑے اور سفید اونٹ:

جنت الفردوس کے گھوڑے سرخ یاقوت کے ہیں۔ان کی زینیں سبز زمرد کی، پَر سونے کے اور رانیں چاندی کی ہیں اور جنتی گھوڑے کے دو ہاتھ اور دو پاؤں ہوں گے۔وہ کہے گا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! مجھ پر سوار ہو جایئے۔'' اگر جنّتی چلنے کا ارادہ کرے گا تو وہ چلے گا اور اُڑنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اُڑنے لگے گا۔اسی طرح اُونٹنیاں اور اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ بھی ہوں گے۔ جب مومن ان گھوڑوں میں سے کسی پر سوار ہوگا تو وہ باقی سواریوں پر فخر کرے گا اور مومن اپنی بیویوں اور خادماؤں میں سے جسے چاہے گا اپنے ساتھ سوار کرے گا۔وہ گھوڑا انہیں سیر کراتے ہوئے ایک ساعت میں 70 سال کی مسافت طے کر کے جنت کے وسط میں پہنچ جائے گا۔پھر وہ سونے اور موتی کا ایک ایسا محل دیکھیں گے جس میں جواہر (یعنی موتیوں) کا ایک درخت ہوگا جو عمدہ پوشاکیں (یعنی لباس) اٹھائے ہوئے ہوگا۔اس کے پتے زیورات (یعنی سونے چاندی) کے ہوں گے۔اس میں بے شمار پھل ہوں گے۔ ہر پھل مشکیزے کے برابر ہوگا اور وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے۔ جب وہ اس پھل کو کھائیں گے تو بیج باقی رہ جائے گا ہر بیج میں سے ایک باندی یا غلام نکلے گا۔اس کے رخسار پر اس کے مالک کا نام ایسے لکھا ہوگا کہ چہرے پر تل سے زیادہ خوبصورت دکھائی دے گا۔وہ باندی کہے گی: ''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! مَیں تو عرصۂ دراز سے آپ کے اشتیاق میں تھی۔''

پھر وہ ان محلات کے درمیان دودھ اور صاف شفاف شہد کی نہریں دیکھیں

گے۔ان نہروں پر یاقوت، مرجان اور موتی کے خیمے ہیں جن میں خدّام اور حُور و غِلماں کی کثرت ہے۔وہ سب کہیں گے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! ہم طویل عرصے سے آپ کے مشتاق ہیں۔'' **مومن** اپنی بیویوں کے ساتھ نعمتوں اور لذتوں میں رہے گا۔وہ بیوی کے حسن و جمال سے لطف اندوز ہوگا اور بیوی اس کے حسن و جمال سے لطف اندوز ہوگی۔شوہر کا نام بیوی کے اور بیوی کا نام شوہر کے سینے پر لکھا ہوگا جو تِل سے زیادہ خوبصورت لگے گا۔اور **انوار و تجلیات** کی وجہ سے شوہر اپنا چہرہ بیوی کے چہرے اور سینے کے نور میں دیکھے گا اور بیوی اپنا چہرہ شوہر کے چہرے اور سینے کے نور میں دیکھے گی۔

جنّتی اسی حال میں ہوں گے کہ ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے ہدیے آئیں گے اور فرشتے کہیں گے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَوْلِیَاءَ اللّٰہِ! (یعنی اے اللہ تعالیٰ کے دوستو! تم پر سلامتی ہو) یہ ہدیہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔''

{۳۶} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ (پ ۱۳، الرعد: ۲۴)

ترجمۂ کنز الایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

خدّام دسترخوان لائیں گے۔بعض موتی کے، بعض یاقوت اور بعض سونے کے ہوں گے۔ان پر ایسے برتن ہوں گے جن میں مختلف اقسام کے کھانے ہوں گے۔

{۳۷} (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ (پ ۲۷، الواقعہ: ۲۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔

ان دستر خوانوں پر موتیوں سے جڑے سبز رومال ہوں گے۔جنّتی اوراس کی بیوی (جو دنیا میں تھی) ایک ساتھ کھانا کھائیں گے کیونکہ (جو ہدیہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آئے گا) وہ نصف تو شوہر کے لئے ہوگا اور نصف بیوی کے لئے ہوگا کیونکہ اس نے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں زندگی گزاری تھی۔

اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیدار سے لذت حاصل کریں گے اور وہ دستر خوان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی، اس کی زوجہ، حور وغلماں اور خدّام کے لئے کافی ہوں گے۔ نہ ان میں سے کچھ کم ہوگا اور نہ ان میں تغیُّر واقع ہوگا۔ان کے سروں کے اوپر ٹہنیوں پر پرندے ایسی آواز میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا اور بزرگی بیان کریں گے جس سے جنّتی وجد میں آجائیں گے اور سننے والوں نے اس سے زیادہ اچھی آواز نہ سنی ہوگی۔فرشتے دائیں اور بائیں جانب آکر ان سے گفتگو کرتے ہوں گے اوران کو رب عَزَّوَجَلَّ کی بشارتیں سنائیں گے۔وہ کھانا کھائیں گے مگر ان کا کھانا بغیر بھوک کے (محض لذّت کے لئے) ہوگا اور جب وہ سیر ہوجائیں گے تو انہیں بول و براز کی حاجت نہ ہوگی بلکہ سیر ہونے کے بعد ان کو مُشک سے زیادہ خوشبودار اور پاکیزہ پسینہ آئے گا جسے ان کا لباس جذب کرلے گا۔ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے اور نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔ان کی نعمتیں عارضی نہ ہوں گی بلکہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی۔

دیدارِ الٰہی، مقام ومرتبہ کے اعتبار سے ہوگا:

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں ہر جمعہ کو اپنے دیدار کے لئے بلائے گا۔ان میں سے کچھ لوگوں کو سال میں ایک مرتبہ جبکہ کچھ کو ہر مہینے ایک مرتبہ بلائے گا اور کچھ ہر تین سال بعد مشاہدہ حق تعالیٰ کریں گے اور کچھ لوگوں کو تمام مدت میں

صرف ایک ہی مرتبہ دیدار ہوگا اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ان کے مقام ومرتبہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت اور دنیا میں اس کی عبادت کے اعتبار سے ہوگا۔ ہر جمعہ کو اس کا مشاہدہ کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی جوانی اور بلوغت سے موت کے دن تک تمام عمر اس کی عبادت میں صرف کردی اور ہر مہینے ایک مرتبہ اس کا دیدار کرنے والے لوگ وہ ہوں گے کہ جب تک ان میں جوانی کی رمق موجود تھی انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی اور ہر سال ایک مرتبہ اس کی زیارت کرنے والے لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی اور فقط ایک مرتبہ دیدارِ حق کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی عمر نافرمانیوں میں گزار دی تو انہیں ان کے رب تعالیٰ نے پسند نہ فرمایا لیکن انہوں نے (مرنے سے پہلے) توبہ کرلی تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو بھی محروم نہ رکھے گا اور وہ لوگ دوسرے اہل جنت سے درجے میں کم ہوں گے۔ تو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! اپنی جوانی کے دنوں کو اطاعتِ خداوندی میں گزارنے میں سبقت لے جاؤ اور اپنے رب تعالیٰ کے دیدار کے شوق میں خوب عبادت کرو کیونکہ ایک دن ایسا ہوگا جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اولیاء پر تجلّی فرمائے گا۔ وہ یوں کہ جب جمعہ کا دن ہوگا جس کا نام اہلِ جنت کے ہاں ''یَوْمُ الْمَزِیْد'' ہے۔ چنانچہ،

سیب سے حور نکل آئے گی:

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام محلات کے دروازوں پر سیب بھیجے گا۔ ہر ولی کو ایک ایک سیب دیا جائے گا۔ جب وہ اسے اپنے ہاتھ میں پکڑ لے گا تو اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے اور درمیان سے ایک حور نکل آئے گی جس کے پاس مُہر کیا ہوا ایک خط

ہوگا۔ وہ کہے گی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اپنے سلام سے نوازتا ہے اور یہ تمہارے نام اس کا خط ہے۔'' جب وہ اس کو کھولے گا تو اس میں یہ لکھا ہوگا: ''**یہ خط اللہ عزیز وعلیم کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام ہے۔ میں تمہاری ملاقات کا مشتاق ہوں اور اگر تم بھی میری ملاقات کا شوق رکھتے ہو تو میری زیارت کے لئے آجاؤ۔**'' (خط پڑھ کر) وہ کہے گا: ''میری کیا حیثیت کہ وہ مجھ سے پوچھے یہ تو محض اس کا فضل وکرم ہے۔ جب میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ملاقات کا مشتاق ہے تو میں بھی اس کے دیدار کا بے حد شوق رکھتا ہوں۔''

دیدارِ الٰہی کے لئے جلوس:

پھر مرد اعلیٰ قسم کے اونٹوں پر اور عورتیں کجاوے میں سوار ہو جائیں گی۔ تمام مرد ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اور تمام عورتیں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حضور حاضر ہونے کے لئے چل پڑیں گی۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم براق پر سوار ہوں گے۔ آپ کے لئے لِوَاءُ الْحَمْد لہرایا جائے گا اور وہ جھنڈا 4 ہزار سبز ریشم کے کپڑوں کا ہوگا۔ اس پر نور سے لکھا ہوگا، ''اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ یعنی اُمت گناہ گار ہے اور رب عَزَّوَجَلَّ بخشنے والا ہے۔'' ملائکہ اس جھنڈے کو نوری ستونوں پر باندھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سرِ اقدس پر بلند کر کے لہرائیں گے۔ اس جھنڈے کے پیچھے پیچھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے ساداتِ کرام کا عظیم لشکر اپنے گھوڑوں پر سوار ہاتھوں میں ''رَایَاتُ الْوِصَال'' یعنی قرب ووصال کے جھنڈے لئے چلیں گے۔ یہاں تک کہ حضرت سیِّدُنا آدم صفی اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا

وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے محل تک پہنچ جائیں گے۔ حضرت سیّدُ نا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام استفسار فرمائیں گے: ''یہ کون ہیں؟'' ملائکہ عرض کریں گے: ''یہ آپ کے بیٹے حضرت سیّدُ نا محمدِ مصطفٰی، احمد مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اِن کی اُمت ہے۔ اِن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دیدار کے لئے بلایا ہے۔''

حضرت سیّدُ نا آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کہیں گے: ''اے میرے محبوب! اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے آنے تک ٹھہریئے کہ اللہ تبارک وتعالٰی نے مجھے بھی بلایا ہے۔'' چنانچہ، آپ عَلَیۡہِ السَّلَام تشریف لائیں گے اور آپ کی اولاد سے حضرت سیّدُ نا شیث، حضرت سیّدُ نا ادریس عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نیز حضرت سیّدُ نا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ اور نیک لوگ گھوڑوں پر سوار ہو جائیں گے اور سب حضرت سیّدُ نا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف چلیں گے۔ حضرت سیّدُ نا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام گھوڑوں کے ہنہنانے اور ملائکہ کے پروں کی آواز سن کر پوچھیں گے: ''یہ کون ہیں؟'' ملائکہ عرض کریں گے: ''یہ آپ کے بھائی حضرت سیّدُ نا محمدِ مصطفٰی، احمد مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔'' حضرت سیّدُ نا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کہیں گے: ''اے میرے محبوب! اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے آنے تک ذرا رُک جایئے میں بھی چلتا ہوں اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالٰی نے مجھے بھی بلایا ہے۔'' تو حضرت سیّدُ نا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام اور آپ کی قوم کے نیک لوگ ساتھ ہو جائیں گے اور حضرت سیّدُ نا عیسیٰ روح اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس پہنچیں گے۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام بھی دریافت فرمائیں گے: ''یہ آواز کیسی ہے؟'' ملائکہ عرض کریں گے: ''یہ حضرت سیّدُ نا محمد

مصطفٰی، احمد مجتبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سواری (کی آواز) ہے۔ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی زیارت کے لئے بلایا ہے۔'' حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اپنے محل سے جھانک کرکہیں گے:''ٹھہریئے! میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بھی دیدار کی دعوت دی ہے۔''

پھر یہ سب حضور انور، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جھنڈے کے نیچے حق تبارک وتعالیٰ کے دیدار کے لئے چلیں گے۔مرد گھوڑوں پر اور عورتیں کجاوں میں سوار ہوں گی۔جب اپنی منزل پر پہنچیں گے تو فرشتے عورتوں کو حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے حضور لے چلیں گے اور مرد حضور نبئ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قرب ہی میں رہیں گے۔سب ایسے میدان میں اُتریں گے جس کی زمین مشک کی ہوگی۔اس کا نام حَضْرَۃُ الْقُدُس ہے۔اس میں یاقوت اور سونے چاندی کی کرسیاں رکھی ہوں گی۔کرسیوں کے اوپر سبز چادریں ہوں گی اور کچھ کرسیاں نور کی ہوں گی۔پھر فرشتے ہاتھ تھام کر ہر کسی کو اس کے مرتبے کے مطابق بٹھائیں گے۔کچھ لوگ تو ان کرسیوں پر بیٹھیں گے اور کچھ اپنے درجہ ومقام کے مطابق مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مرد اور ہر عورت کو جدا جدا سلام سے نوازے گا۔ تمام نیک عورتیں طوبٰی درخت کے نیچے سفید موتی کے محل میں حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس بیٹھی ہوں گی۔ان کے لئے بھی ان کے مقام ومرتبہ کے مطابق کرسیاں رکھی جائیں گی۔

ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بھی اپنے فضل وکرم سے اس نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمائے۔

(اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

فرشتے مہمان نوازی کریں گے:

اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مرد اور عورت کو سلام کے بعد فرمائے گا: ''میرے اولیاء اور **مطیع وفرماں بردار** بندوں کو ''مَرْحَبَا'' اے میرے فرشتو! ان کی مہمان نوازی کرو۔'' فرشتے موتی کے دستر خوان پیش کریں گے جن پر مختلف اقسام کے کھانے ہوں گے۔ جب وہ کھا چکیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میرے بندوں کو ''مَرْحَبَا!'' اے میرے فرشتو! ان کو پلا کر سیراب کرو۔'' ملائکہ سونے کے پیالے پیش کریں گے۔ ہر پیالہ 70 موتیوں سے جڑا ہوگا اور شیشے کے پیالے پیش کریں گے جو سرخ یاقوت سے جڑے ہوں گے۔ ہر پیالے میں شرابِ طہور کی ایک علیحدہ قسم ہوگی۔

{۳۸} اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی۔ (پ ۲۹، الدھر: ۲۱)

ان میں سے ہر کوئی ایک ایک پیالہ لے کر شرابِ طہور نوش کرے گا یہاں تک کہ سیر ہو جائے گا تو پیالہ اس سے کہے گا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! اگر آپ نے مجھ سے دودھ نوش فرمالیا تو اب شرابِ طہور نوش فرمائیے اور اگر شرابِ طہور پی چکے ہیں تو اب صاف ستھرا شہد نوش کیجئے۔'' تو وہ اس سے پئے گا یہاں

تک کہ سیراب ہوجائے گا۔ پھر ملائکہ کہیں گے: ''ہمیں ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے کہ ہم ان پیالوں سے آپ کو انواع واقسام کی 70 ذائقوں کی شرابِ طہور سے سیراب کریں۔'' ان میں سے ہر ایک کا ذائقہ دوسرے سے زیادہ لذیذ ہوگا۔ جب وہ سیراب ہوجائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''میرے **مطیع وفرماں بردار** اور مجھ سے محبت کرنے والے بندوں کو ''مَرْحَبًا!'' اے میرے فرشتو! اب پھلوں سے ان کی تواضع کرو۔'' فرشتے سونے کے طباقوں میں مختلف اقسام اور مختلف ذائقوں کے پھل پیش کریں گے۔ جب وہ کھا چکیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میرے **مطیع ومحبوب** بندوں کو ''مَرْحَبًا!'' اے میرے فرشتو! انہیں خوشبو سے مہکاؤ۔'' فرشتے عرش کے نیچے سے سفید مشکِ اَذفر لے کر اُسے جنتیوں پر چھڑک دیں گے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میرے مطیع وفرماں بردار بندوں کو ''مَرْحَبًا'' اے میرے فرشتو! انہیں لباس پہناؤ۔'' تو فرشتے نورِ رحمٰن سے چمکتے ہوئے سبز، زرد، سرخ اور سفید رنگ کے جُبّے پیش کریں گے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی آنکھوں کی حفاظت نہ فرمائے تو اِس لباس کے نور سے ان کی بصارت ضائع ہوجائے۔ ہر جنتی ایک ایک جُبّہ پہن لے گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''میرے فرماں بردار اور مجھ سے محبت کرنے والے بندوں کو ''مَرْحَبًا!'' اے میرے فرشتو! انہیں زیورات سے زینت دو۔'' تو فرشتے ہر قسم کے زیورات حاضر کردیں گے۔

نعمتوں سے محرومی:

بعض حوروں کو ان کے سرداروں سے روکے جانے کا سبب ان حوروں کا

اُن کے تمام احوال کی اطلاع پاتا ہے۔ چنانچہ، ایک حور دوسری سے کہتی ہے: ''تم نے اپنے سردار کو کیا عمل کرتے ہوئے پایا؟'' جواب میں دوسری کہتی ہے: ''میں نے ان کو نماز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتے ہوئے پایا۔'' تو پہلی کہتی ہے: ''میں نے تو اپنے سردار کو نیند کے عالَم میں پایا۔'' اس پر دوسری کہتی ہے: ''میرا سردار تو کثرت سے مجاہدے کرتا ہے اور تیرا سردار تو اِنتہائی غفلت میں ہے۔ قریب ہے کہ تم بھی میرے سردار کی میراث بن جاؤ۔'' تو پہلی کہتی ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے کہ میرا آقا مجھ سے جدا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے اور اس کے درمیان کبھی جدائی نہ ڈالے اور نہ اس کو محروم کرے۔'' اب اگر بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت سے منہ موڑ کر معصیت (یعنی گناہ) کا رخ کرتا ہے تو اس کا نام محلات سے مٹا دیا جاتا ہے اور دوسرے جنتیوں کو اس کے مراتب اور خدام کا وارث بنا دیا جاتا ہے اور اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ اطاعت کرتا رہے تو دائمی نعمتوں کا مستحق ہو جائے گا۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے **بندو! حق تعالیٰ** کے دروازے کو ہمیشہ کے لئے تھام لو اور وقتاً فوقتاً توبہ کرتے رہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتے رہو تا کہ جنت میں اپنے دوستوں کی ملاقات سے محظوظ ہو سکو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

۞۞۞۞۞۞۞

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ

174 کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب ورسائل

{شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت }

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل) (کل صفحات:561)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاہِم فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاہِم) (کل صفحات:199)

3......فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْہَارُ الْحَقِّ الْجَلِي) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ہِلَال) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ) (کل صفحات:60)

9......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْد فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْد) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات 47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات 31)

عربی کتب:

15، 16، 17، 18، 19......جَدُّ الْمُمْتَارعَلٰی رَدِّالْمُحْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

20...... اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃ (کل صفحات:93)

21...... تَمْہِیْدُ الْاِیْمَان ۔ (کل صفحات:77)

22......کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاہِمُ (کل صفحات:74)

23...... اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

24......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ (کل صفحات:60)

25...... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)

26......اَلْفَضْلُ الْمَوْہَبِیُّ (کل صفحات:46)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارعَلٰی رَدِّالْمُحْتَار (المجلدالسادس)

2......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

{شعبہ تراجمِ کتب}

عنقریب آنے والی کتب

1......اصلاحِ اعمال (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ شَرْحُ الطَّرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ) 2......شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہ)

{شعبہ درسی کتب}

1...... مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات:241)

2......الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (کل صفحات:155)

3 ...... اصول الشاشی مع احسن الحواشی(کل صفحات:299)

4......الفرح الکامل علی شرح مئة عامل(کل صفحات: 158)

5...... اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسه(کل صفحات:325)

6......صرف بھائی مع حاشیه صرف بنائی(کل صفحات :55)

7......نورالایضاح مع حاشیةالنوروالضیاء (کل صفحات392)

8......شرح العقائد مع حاشیةجمع الفرائد(کل صفحات384)

9......عنایة النحو فی شرح هدایة النحو(کل صفحات:175)

10......مقدمةالشیخ مع التحفةالمرضیة (کل صفحات:119)

11......دروس البلاغة مع شموس البراعة(کل صفحات:241)

12......نزهة النظر شرح نخبة الفکر (کل صفحات:280)

13......نحو میرمع حاشیه نحو منیر(کل صفحات:203)

14......گلدسته عقائد واعمال (کل صفحات : 180)

15......تلخیص اصول الشاشی(کل صفحات144)

16......نصاب اصولِ حدیث(کل صفحات95)

17...... المحادثة العربیة(کل صفحات:101)

18......نصاب الصرف (کل صفحات:343)

19......شرح مئة عامل(کل صفحات:44)

20......نصاب المنطق(کل صفحات:168)

21......تعریفاتِ نحویه (کل صفحات:45)

22......نصاب التجوید (کل صفحات:79)

23......نصاب النحو(کل صفحات:288)

عنقریب آنے والی کتب

1...... قصیده برده مع شرح خرپوتی　　2......خاصیات ابواب　　3...... انوارالحدیث

{شعبہ تخریج}

1......بہارِشریعت، جلداوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات1360)　　2......جنتی زیور (کل صفحات:679)

3......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)　　4...... بہارِشریعت (سولھواں حصہ، کل صفحات 312)

5......صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کا عشقِ رسول (کل صفحات:274)

6......علم القرآن (کل صفحات:244)　　7......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)

8......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)　　9......تحقیقات (کل صفحات:142)

عنقریب آنے والی کتب

{ شعبہ اصلاحی کتب }

{شعبہ امیر اہلسنت}

عنقریب آنے والے رسائل

1......اعتکاف کی بہاریں (قسط1)
2......V.C.D کی مدنی بہاریں قسط3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)

{شعبہ مدنی مذاکرہ}

عنقریب آنے والے رسائل

1......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
2......دعوت اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net